بسم الله الرحمن الرحيم

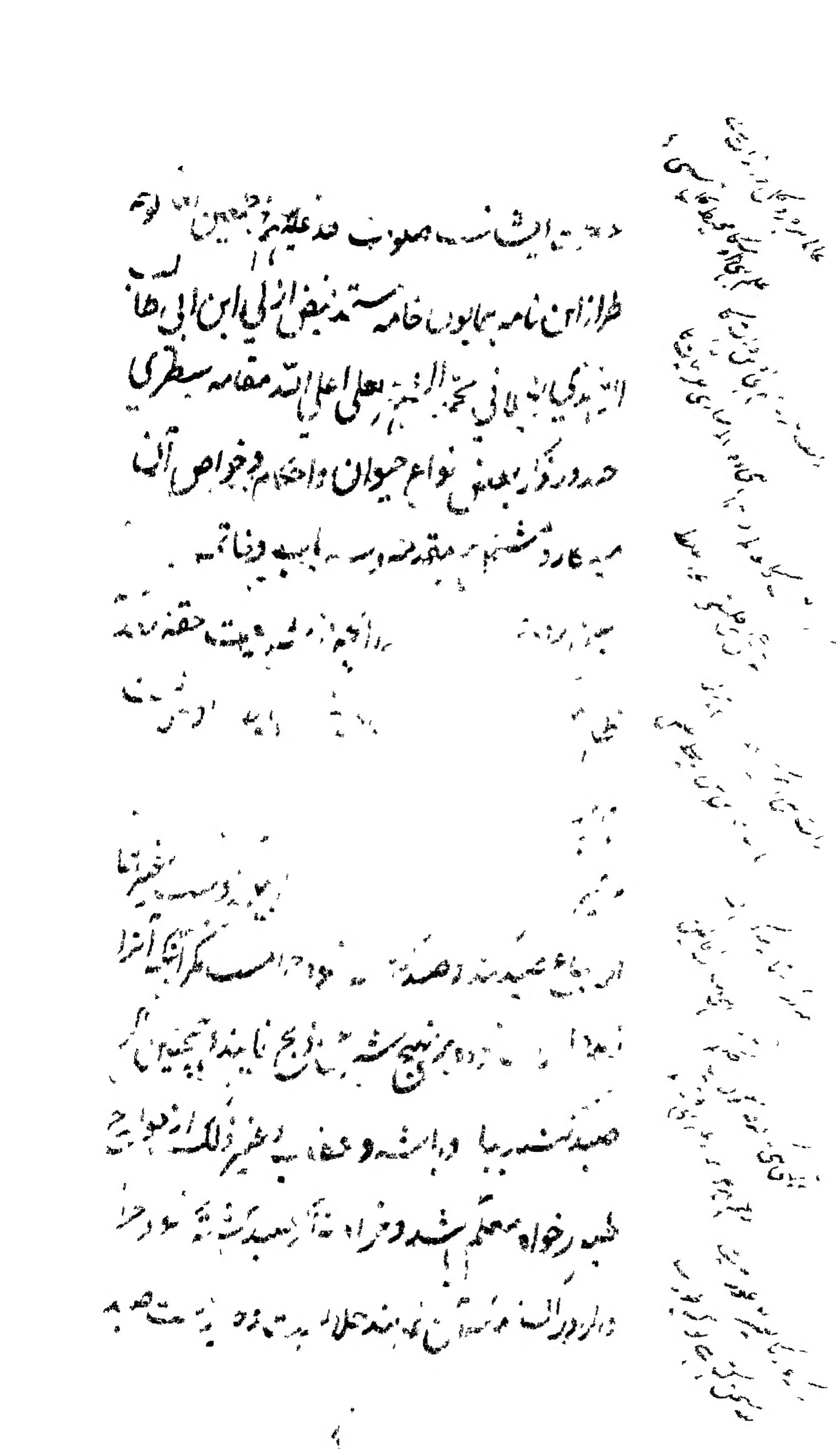

نزل

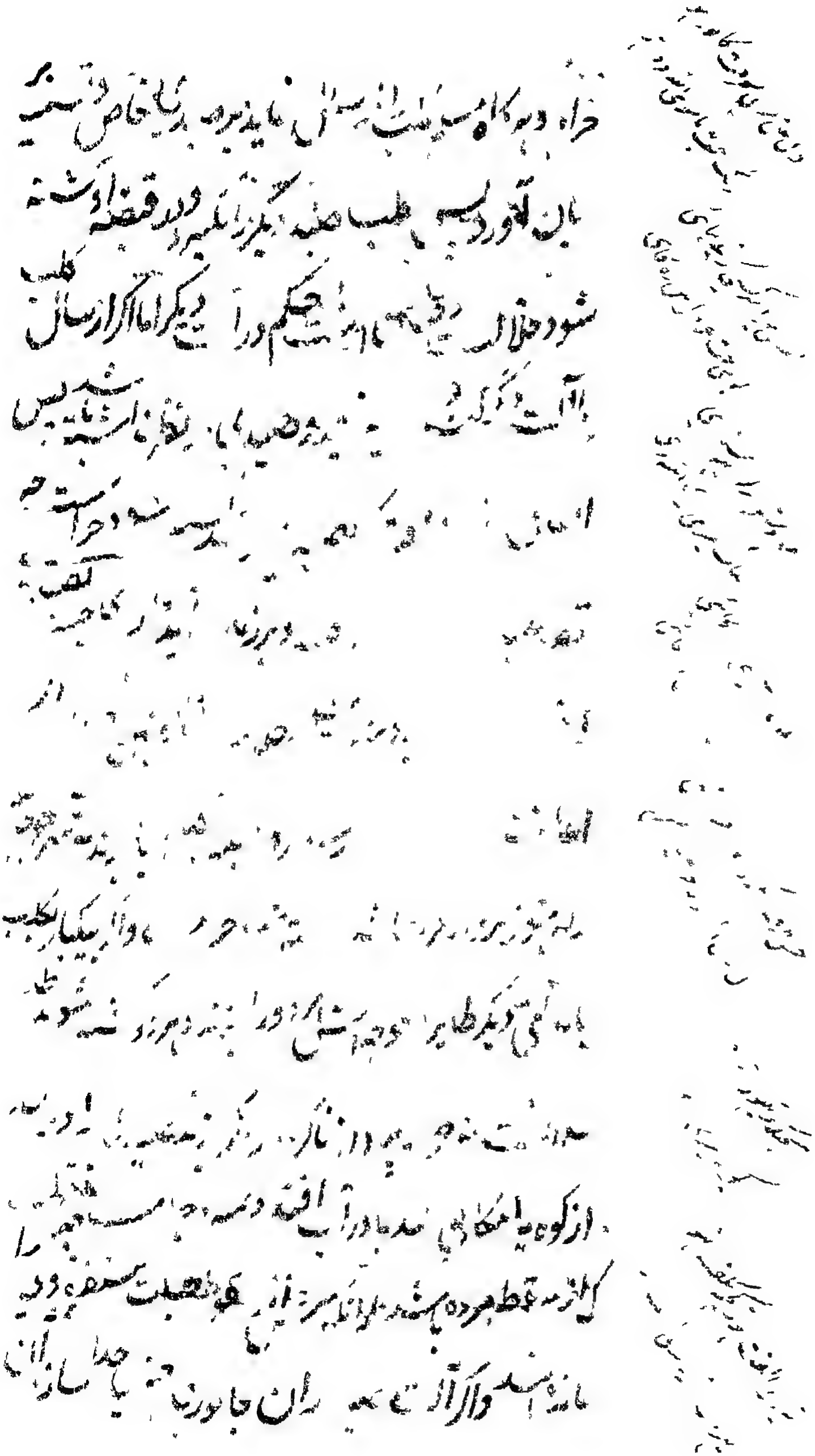

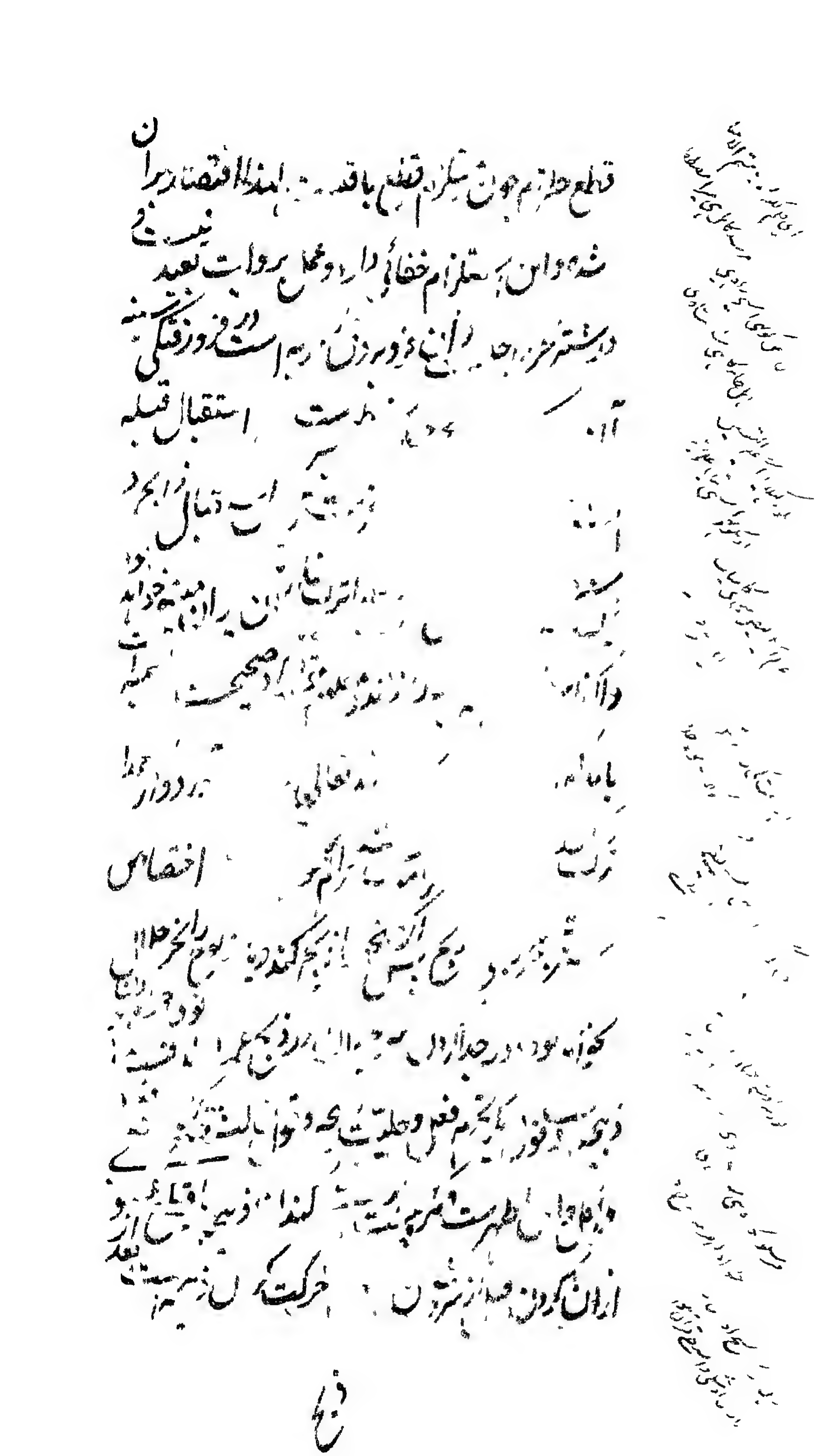

فصل

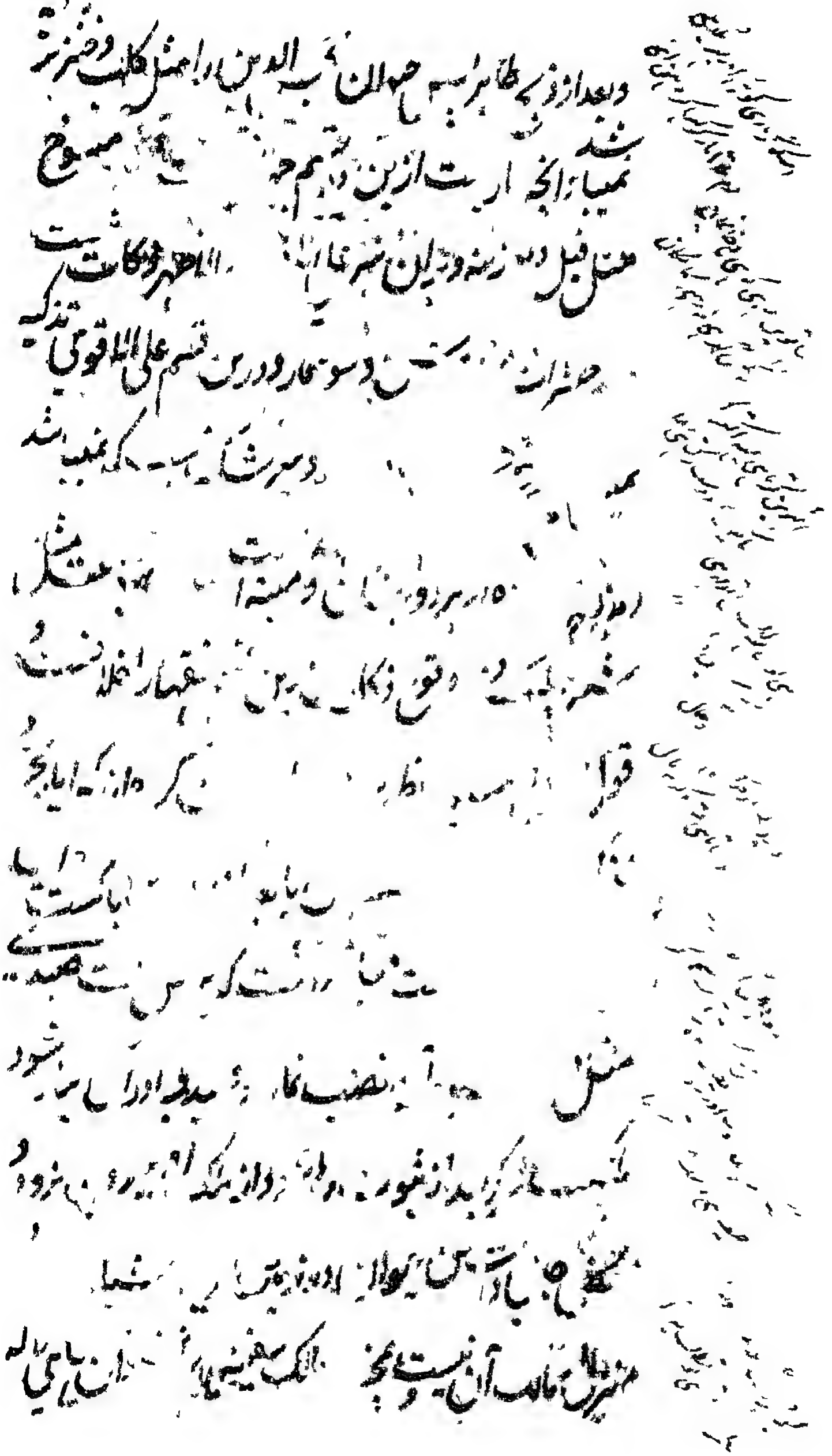

قوله

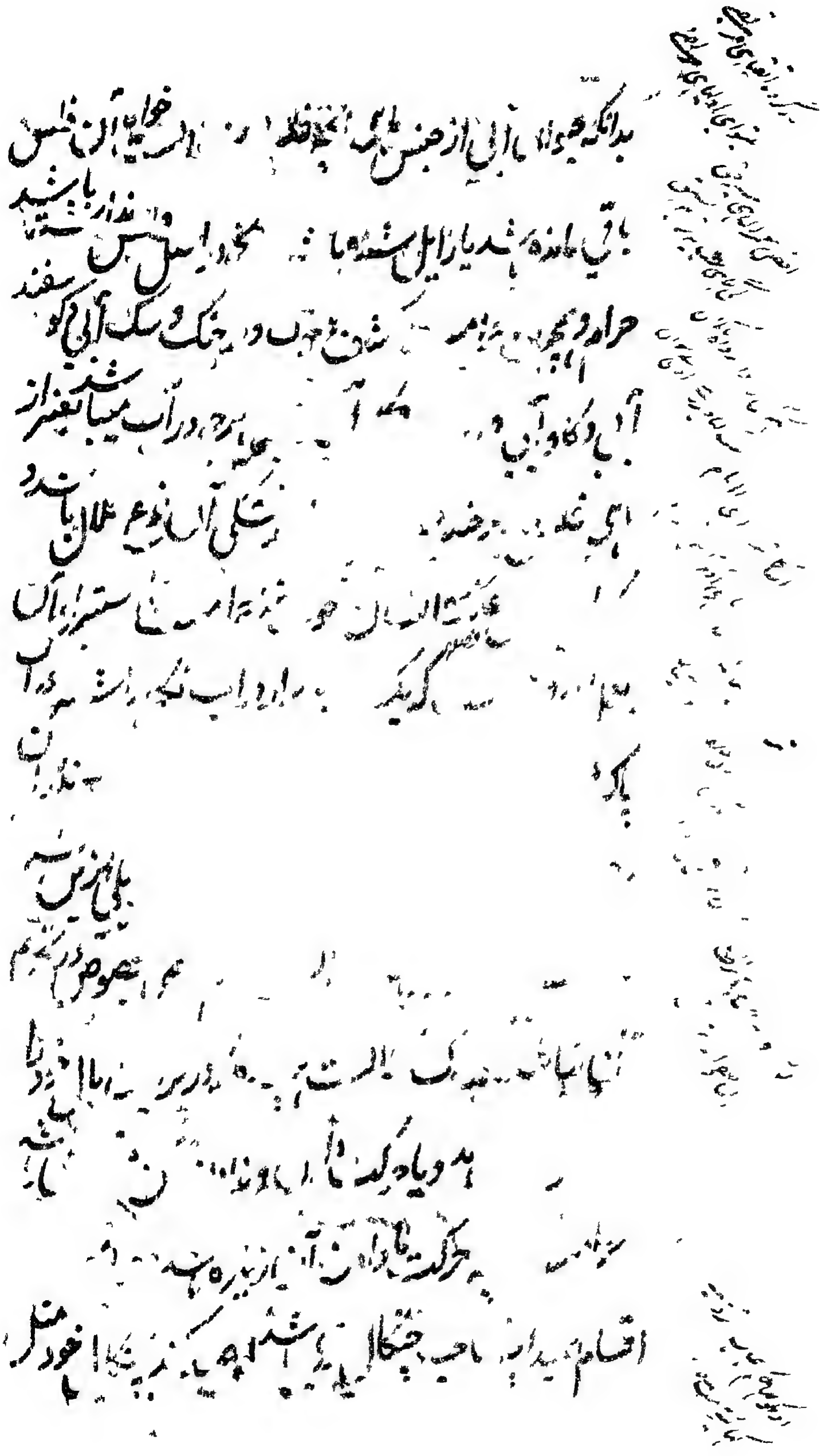

DER
ALL

مقدمه

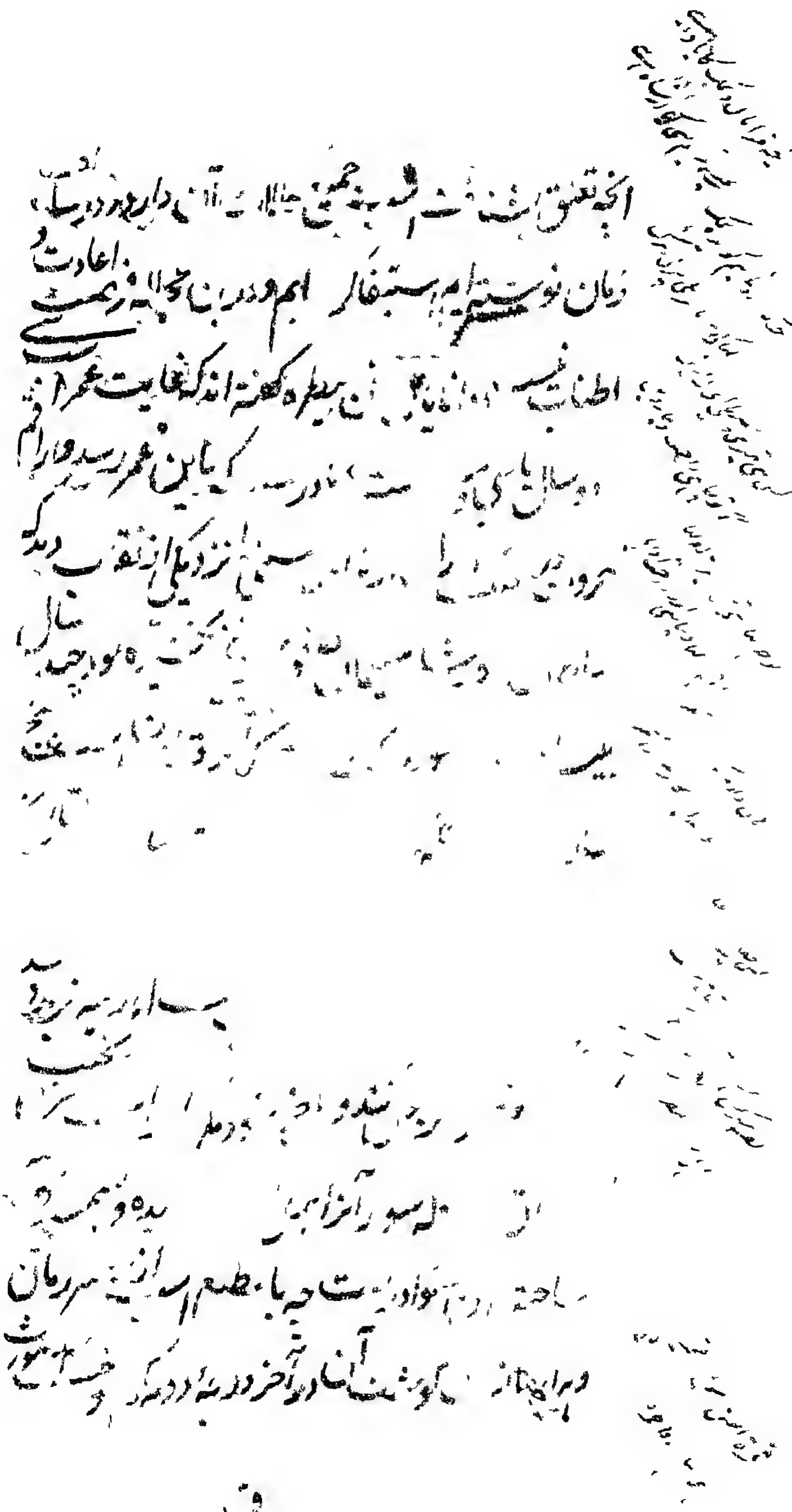

پشاور

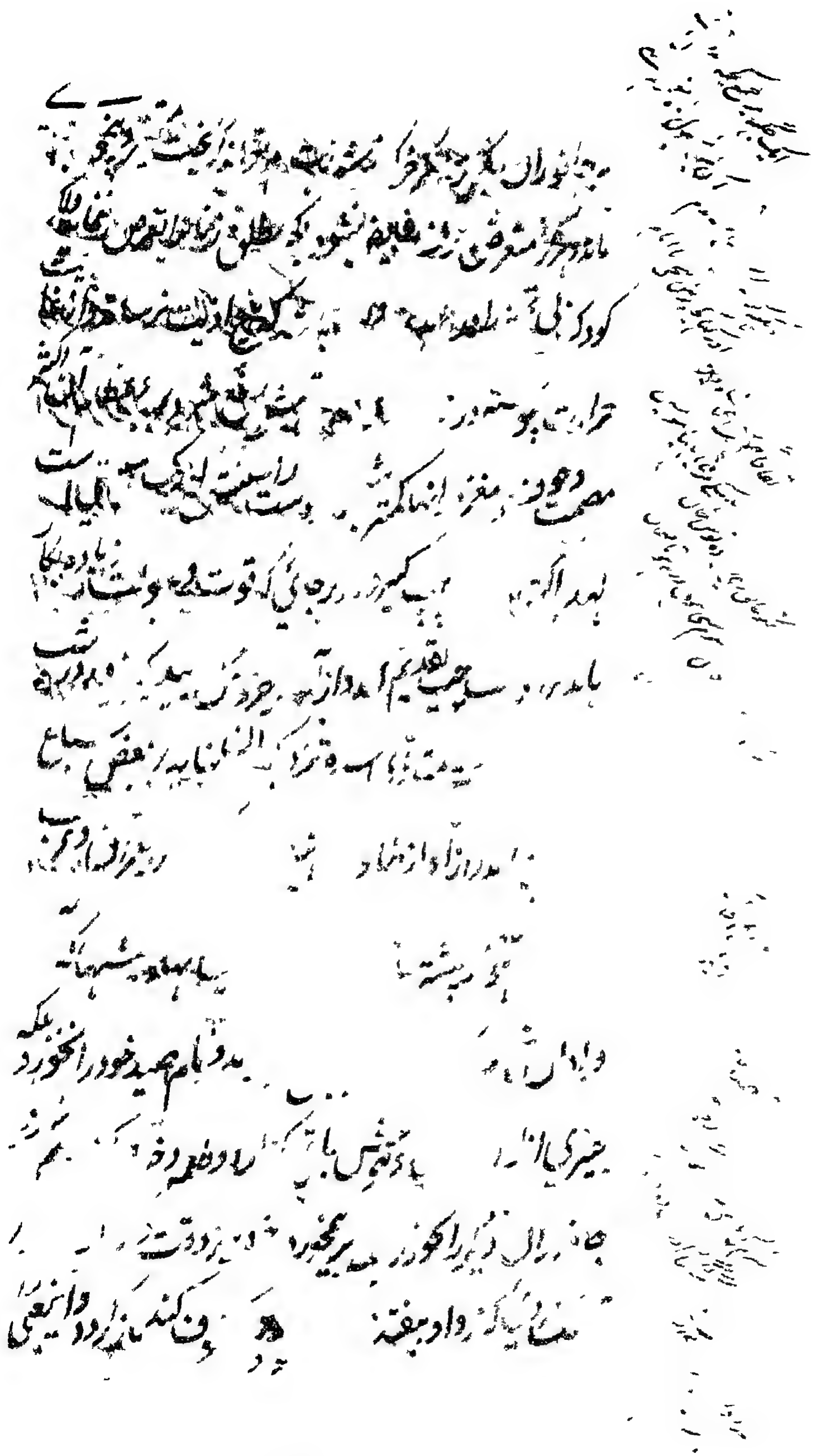

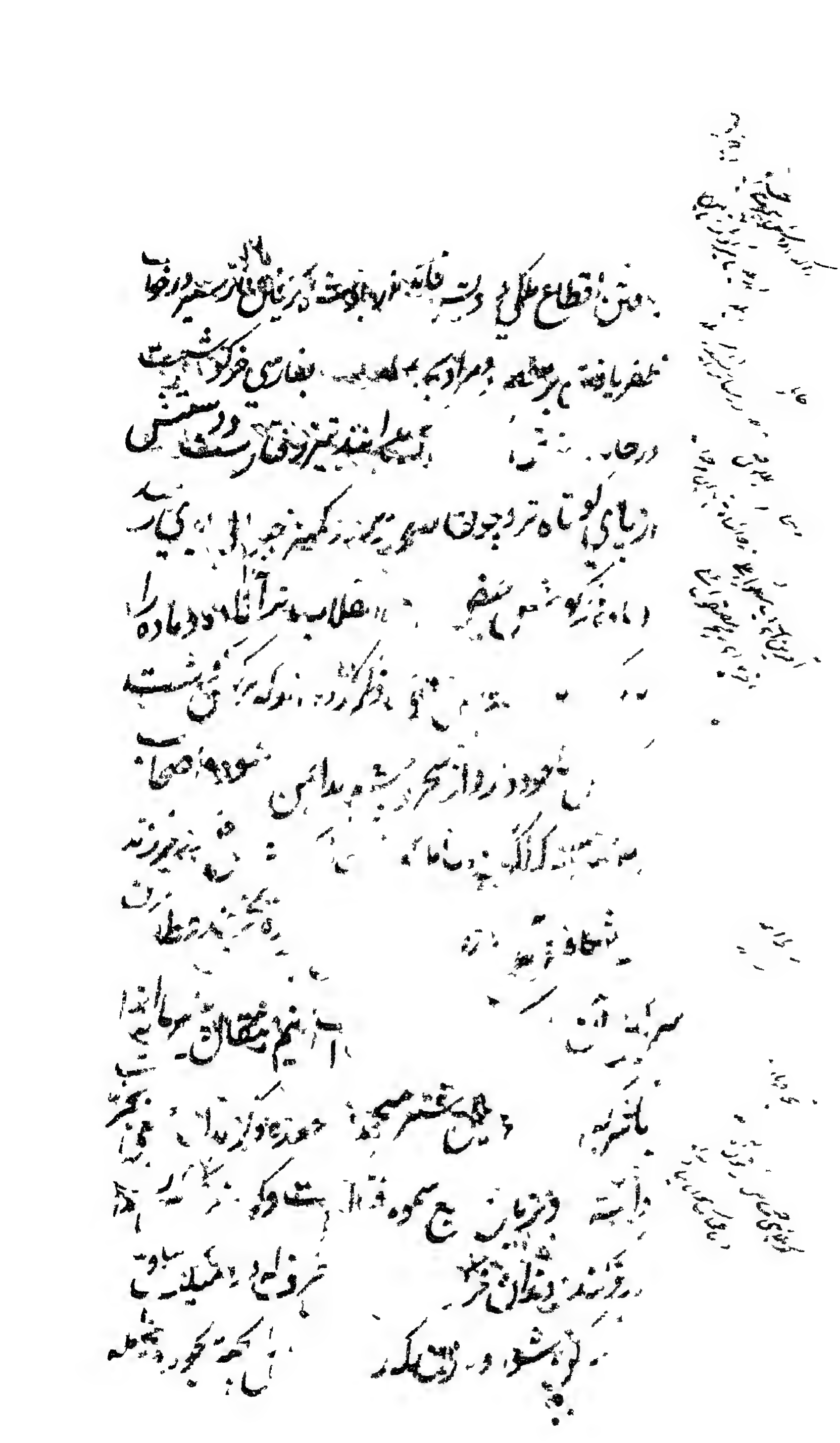

شافعی

نمایی

وصل

همزه ضم نام گویند عقاب را چون نزدیک آفتاب
آفتاب نگاه دارد از آب نظر تواند کرد و
نتواند کشود و اگر
تا شاه برای تحصیل طعمه پرواز نماید
گذراند و از خواص اوست که
حرام است نزدیک
بنزد پادشاه
باز صید نکند عمل
کرکی یابد از
در پرده
نزد امام
و سبل حلال است
بند دارد صید
کرده

علی نبینا و علی نوح السلام روز شنبه از کردن عقرب نخورند
بفارسی کلاغ کبود بمذهب امامیه کلاغ خورد دانه میخورد
و در زرا عتها میشد کراهت دارد بمذهب مالک حرام
اصناف آنرا حلال دانند بمذهب شافعی کلاغ که دانه میخورد
حلال است و آنکه مردار میخورد حرام است بمذهب حنفی
و بمذهب حنبلی حرام است خوردن سیاه و ماکیان کبود
حسن و در کلام حنابله احتمال حلال است و در کلام
ابن کنه دراست و هر گرسنه
بشه در گیرد رخصت انتقام بکند و در اینجا باب
بجز دوست آنست که مردم را
تا چهار صد سال نیز تفاق شد
دوش خوک ترسد از خواص وی آنست که گاه
بجمله بر فیل را کشد بخورند قریه شود و گاه
سایده در چشم کند

نیست

در نقص و کمال و جبت با خلاف در مزاج هوا مستعد و مزاج آن
استحقاق فیضان صور مزاجی را بحسب ذات و اختلاف امزجه را
بتفاوت در تشابه چه هر مزاج که مشابه ران زیادتر است بوحدت
نزدیکتر و استعداد قبول صور کاملتر در هر چه تشابه آن
کمتر بحدت دورتر و با خلاف و تضاد اقرب تا بدرجه که
فایضه آنرا بالضروره ناقص تر بیند از شدت و ضعف
نسبت بزید بعد اجزای عناصر است تم در بیت آن
کیفیت بوریه فقد پس اگر فوق هر بیت آن
هر یک معتدل باشد و لیکن معتدل بحقیقی
بحسب کم و کیف و مقدار اثیر و اثیر بنیه یکدیگر مساوی باشد
محالست اما بعد انکه بر بیت هوای تربت معتدل
یقین بر یکدیگر خواهد بود و مراد شیخ از اعتدال معنی
یکست که در مزاج هر نوع از موالید آن مقدار از کیفیات اربعه
باشد که مقتضی آن نوع باشد و کمال در کار ست آنرا معتدل

در نقطه

بسم الله الرحمن الرحيم

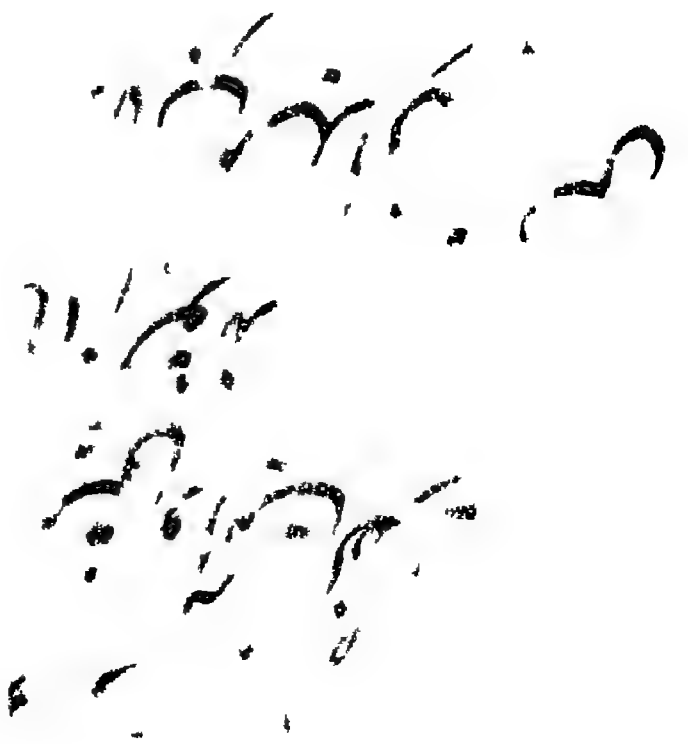

زایرندا [illegible] بر در حلقه بزن
میرسد آواز بستم فا وخلقه وا [illegible]

[illegible] لطف همی کرمودی دربان

ای سریر سروری درد پاه تو ما

و بگو نشیر پرده از نام تو نام

حمزه آقا

بازش را احترام

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

بالفتح بمعنى ظاهر الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

قبل ان خلقت السموات والارضين والعرش والكرسي الجنة والنار
اين كنت انت قال يا موسى كنت على درة بيضاء خلقتها قبل العرش
والكرسي السموات والارضين وخلق طولها مسيرة خمسمائة عام
وعرضها مثل ذلك فقال يا رب فمن قبل ان خلقت الماء والريح كنت
قال يا موسى كنت في القدرة كما انا اليوم ان اصنع المطر في
الهواء السحاب بين السماء والارض ملاحين وكم من الدرة نار تعلو
وماء وصاعد ما عظمت الى الماء من الدرة فعلوة لا
دخانها وضرب موجها بالذبذبة فجعلت من الاخضر اخضر
ومن الماء الاخضر ومن الموج الجبال الحمر
من بعضها ازبد الكروبيون تو آسمانها ورين
كفت اوكاز تعالى چون سرى كه براق وشفشع
چنانچى اوه
دانم بانه
بر خود بلرزيد
وجود
من بيدا
كوهها

نام کتاب - برق لامعه

مصنف - مرزا جعفر علی خیبر

مرتب - محمد میرزا

مثنوی برق لامع

از

مرزا صفر علی فصیح

یہ دونوں کتب دینی ہیں
یہ دونوں ترجمہ عوض نہیں ہیں

یہ ہیں مثل اصحاح کے نمونہ
فضایل اونہی ہیں عالم کے علوم

صراح ستہ میں قول ہی ہے
مقرر بات کا ہر ماضی ہے

کہ فرمایا رسول ہستی نے
لہ جب خالق ارض و سما نے

میسر نہ ہا یہ ہی معنی یہ
کریں کیا دیں ہی ہے۔ لوگو

بسبب نظم کا ہونے مرقوم

بیان کرتا ہوں یہ تازہ نگارش
ہی ایک ملعون شخص کی تشبیہ

لکھی ہیں اوس نے ناموزوں کچھ باتیں
غلط ہا نہیں حد بینی اوس کی

بنایم ستھیان ال ما
ہزاروں گالیاں لکھی اوس نے

ہزاروں میں جہلا میں اہل بدعت
یوں کرتا ہیں ایسی شقاوت

کہا سبکی نا طعن اوس پر
کہا سبکی نا طعن اوس پر

لکھی وہ کندہ پر زہ لندہ ہوتا
لکھی وہ کندہ پر زہ لندہ ہوتا

نفس اوسکے ہوئم اشقا ہے
نفس اوسکے ہوئم اشقا ہے

ہمیشہ ہیں گدھی اوسکی سکونت
ہمیشہ ہیں گدھی اوسکی سکونت

بسم الله الرحمن الرحيم

پس از نعت رسول پاک و معصوم — پس از حمد خدای حی و قیوم
زبان خامه ہوتی گنگ یہ یارا — رقم کرتا ہوں مدح آل اطہار
نبی کا جانشین شیر خدا ہے — ثنا میں جس کی نازل ہل اتی ہے
وہ ہے اور مخالف سب ہیں اکا دکا — ہی اوسکی ثنا میں نعت مولا
عیاں ہی مثل خورشید درخشاں — بیان اہل اہل کہکشاں ہے
لہا حق نبی اوسی نفس ہمبر — نبی ہی شہر علم اور وہی حیدر
میں نہ ہی ہوں پیرو لسی نداں — غلام خاندان مصطفا ہوں
خطاب ائمہ خیر النساء — فضایل میں زبان مرتضی ہی
دل کیا رتبہ شیر شیر — وہ درج نبوت کی ہیں گوہر

طریق شاعری کا ہوئیں سالکہ ۔ معانی کی خزن کا ہوئیں مالکہ

سخن ہی صاف مثل آب کوثر ۔ زبان ہی پاک مثل موج کوثر

نہ تا تو گفتگو کرنی ولی بل ۔ نہوتا ہیں نبی تجسی مقابل

کرو لیوں میرزا یہ رہبان آیا ۔ لڑی ہی ابن بوسفیانسی ہوا

خدا میرا معین ہی ذوالجلال ۔ علی و فاطمہ شیر شیر

رقم ہوتا ہی یہی قول نابکے ۔ پھر اوسکی بعد ہوگی شرمسار

یہ قول ہستی ولی آبروئی

کہوں میں شکر یہ لائق ہوں سزا کا ۔ کہ جو خالق ہی سب ارض و سما کا

کیی میں وشہ یہی اوسنے سیدا ۔ نبی مرسل کیا اوسنے ہویدا

کیا یا دین ہدایت ہوں نکو تر ۔ عبادت میں رہیں حق کی وہ یکسر

جواب شیعیان نیک دھی

یہہ کیا کہتا ہی تو اے دشمن عقل ۔ تا مل ہیں عقاید اپنی اکسنتا

اگر تو اشعری سنی ہی احمق ۔ تو ہی یہہ بات کہہ تجکو ہی لایق

طریقہ میں تیری ائی دشمن رب ۔ نہ واہی ہمکو کرنی اسطرح کب

نظر لی سنی جو تو نے مثنوی پر
نہ ارزوں نعت ہی ہو اور منقبت ہی پر

نہا لیجہ ہو بیاں مدلول اوسکا رد کا
خوشی تیرا جواب اوس بحر و کا

کرو لی کہا للہ اسپہ یہ رد
کہ احمق کوی ہوتا ہی نا تد

مخاطب ہیں یہاں سنی مدعی

سن اے ہستی میرا مولا علی ہے
تیرا مقتدا یونہی لکھا ہے

علی کا فضل ہی ایسا نہیں زیادہ
تیرا مرشد تو ہی اوسکی مادہ

تجی پر اوسکی تو سفیان جو ہوتا
تیرا ہی نام تو اوسکی مراد ہے

نہ خوف یوں ملک کا تو ہی کرتا
تیرا ہی نام تو اوسکی مراد ہے

تو نہا تجسی ہی سالا خشک مجکو
ہی اکسی ہندو فی نام بگلو

تو کو مالوم اور معجز ہیں کیا ہیں
تو تو ہے اور طوطی ہند ستان کا

تو ہی حاتم علیخان و فا حت
ہیں ہوتا کیسا ہوتا حاتم طی

ہیں ہیں ہوں تجسا تو ایک حقیر ہی
ہیں ہوں تجسا تو ایک حقیر ہی

کدا ہی تو ہیں سلطان تخت ہوں
تو تو اور ہیں علیخان تخت ہوں

اگر تو ہیں تو ای بیچ ہے
ہیں ہوں تو ہی میرا مولا علی ہے

در اتصاف کردن احمق آن — که مومن کردن او کردن کافر

اگر نبود یقین عالم اوصیا — تو کیا جانے حقیقت نبی کی

یہ قول سنی کا آگے ہے

پھر اس کو سنی بعد بعثت سمجھے — کہ وہ خیر البشر ہے یہ خیر الامم ہے

وہ ہی خیر البشر اور یہ ہی ہے — وہ خیر الامم پر نہیں ان کی تہمت

جواب بیان نمبر ۲ کا

نہیں خیر الامم معنی وہ سب کار — کریں جو ملک پیغمبر کا انکار

نہ لائے وہ کبھی معجز کوئی خاص — نہ فرمائی خیر البشر ہی منہ پر اس کے

نہ للہ نبی وہ وصی نا وسیلہ — نہ دینی وہ وفات و وحدہ اور ساتھ

کریں بہتان ہذیان جو بنی یہ — کریں لعنت نہ لیویں نام اس کا حق پر

حدیث الکوثر اس کو کر یاد — ہوا ہی احمد مرسل ہی اس کا

نہ کہتے قوم کو نبی مرسل ہی تھے — کیوں خیر الامم کیوں نام اونچا

جو ہوتے ہشت دیں تیرے ہی ہمراہ — نہ فرماتا علی کو امت میری

تو ان میں ہی نبی ہارون ہی تھے — وصی موسی کا تھا جیسا وہ ان کا

کہ فعل حق معلل ہوں بأغراض — نہیں لازم ہی ان باتوں ہی اعراض

ہدایت لو الزاماً ہی مرسل — تو فعل حق غرض سے ہیں معلل

کتابو نسبی تیری ہوا ہی لاج — کہ جائز ہی کری حق کر قیاج

کیا تیری امو انی یہ تحقیق — تو واہی کر ری کاذب کی تحقیق

معاذ اللہ جائز ہو یہ بات — نبوت کا ہیت مشکل ہی اثبات

اگر گمراہ صوفی ہی تو ای سز — تو ہی اس راہ سی ہی تو غلط ہے

تیرا مرشد نہیں اہل تحقیق ہے — حقیقت سی وہ تا جی ظاہر

کہ موجودی ہی مبتلائے خدا ہے — خدا ہی وجود اتنا ہی بورہا ہے

کہا منصور حق نی انا الحق — ولی تو خلق سمجھا ہی تو اسق

ہی قول بایزیدی عوا کمرہ — نہیں جنید نی میری غیر اللہ

وہی لہجی ہی سب صوفی ہمیشہ — وہی دشمن ہی حق اور دوست دو

وہی ہی دیر و ناقوس و کرشنا — وہی ہی عندلیب و خار و گلشن

وہی ہی گاو میش و خر و خنزیر — وہی ہی مار و مور و شیر و شیر

وہی ہی آدم و حوا و شیطان — وہی ہی موسی و فرعون و یاجوج

یہ آیت آل نبی حق میں ہی نازل — کیا اصحاب کو کیوں تو نے شامل

نہیں تفسیر سنی میں بھی یہ بابت — تو کس توجیہ سے کرتا ہی اثبات

ارے جھوٹو کی جھوٹی جلد تسلا — ترو گے میں تمہی پانی سا پتلا

منگا کر دیکھہ و تفسیر اساقف — کہ ظاہر ہو غلط کہتا ہی یوصاف

منگا مرداں تو تفسیر سیوطی — کہ جھوٹی کی تو ہے پردہ ہی جھوٹی

پکڑ مرغی ذرا قاضی کا بیضا — بتا تا لہہ کہا نہ ہو جا و یا بیضا

کبیر فخر رازی ہاتھہ میں لے — اگر جی چاہی تو کو دور کر دے

تو یہی قرآن کا شکر ای فلانے — غلط کرتا ہی الفاظ و معانے

کہا ان آل نبی کی عترت و شان — کہاں یہ بت اور طاغوت سا

کہیں کی خیلو ہی کچھہ عقل و ادراک — جو نسبت ان کو با عالم پاک

یہ قول حسنی بی اردو ہی

تلامی کیا مہا حبر نحور اتقیا — وہ اوس خیر البشر کی دلسی ہی تار

خدا کی راہ میں جلم نہی سہے — ذرا کرتی تہی مال و جان جی سے

جواب شیعیان نیکخو ہی

محبت جو کہ رکھتے ہیں علی سے ۔۔۔ رہیں خیر الانام ہمکو ہی سے
جواد سکی دشمن جانی ہیں کمرہ ۔۔۔ وہ ہے موسی کی امت سی میں آشہ
نبی و مرتضی میں دیکھا ہی دون ۔۔۔ ہی ثابت نسبت موسی و ہارون
یہ کیا تقریر ہی انی ناحافت ۔۔۔ رہو خیر الانام پر ہیں حق ہیت
نہیں لائق کہی قرآن سی تو آگاہ ۔۔۔ کہی کیون نہ ہی انی تو گمراہ
زبان ہندسی کرتا ہیں ترجمہ ۔۔۔ یا کیون حق اپنا تو نی ظاہر

یہ قول سنی کی اروای

خصوصاً ہیں جو اوسکی آل و اصحاب ۔۔۔ کہ اونکا فضل ہی روشن تر احباب
انہونکی شان میں حق نی کہا ہی ۔۔۔ لذہب عنکم الرجس ہم سنا ہے

جواب شیعان نیکو ہی

کیا یہ ای شقی تو نی غضب کیا ۔۔۔ غلط لایا ہی کلام اللہ کا کیا
کہ یہہ ر زلام ہی یہاں ان مقید ۔۔۔ مخاطب یا ہی تمسوت اجر
ارے ملعون یہ کیا کافری ہی ۔۔۔ کہاں کا نصب تو نا عرفی ہے
یہ ہم کی ہی نہایت بی محل ہے ۔۔۔ کہ اہل بی ہوں نا مطلع میں شامل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد ہیں محمود ان کے مہ ہیں والد ماہ کے

طٰہٰ و یٰسٓ و مزمل پر لاکھوں سلام

شمع بزمِ ہدیٰ پنجتن پاک پر لاکھوں سلام

جس کے ماتھے پہ چمکتا ہو اجالا نور کا

اس شہِ والا صفت بے مثل و بے ہمتا پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے کی شکن ہے کفر و باطل کی شکست

اس شہِ ذی جاہ و استغنا پہ لاکھوں سلام

جس کی ٹھوکر سے ہوا ٹکڑے ہوا ابلیس کا

اس شہِ عالی حسب والا نسب والا پہ لاکھوں سلام

جس کے در کا ہر گدا ہے صاحبِ تاج و نگیں

اس شہِ والا گہر والا حشم

غلط بہتا ہی یوسف جلم میں یارو — بڑا جھیڑا ہی سب کتب جلم میں ہے
پیمبر کی تلاشہ ہو نی کر یارو — نہ کر نی علم پیغمبر سے انکار
صحیحین حمیدی سی ہی یہ نقل — کہ سنکر جسکو ہووی تیز عقل
کہا یوں بوہرہ سی نی سیانے — کہ تو لیو نکریہ جا کر سناوے
نہ جو طلبہ کا یہاں ہووے گا قایل — وہ لی پرسش جنا نہیں ہوگا داخل
سنی سب بوہرہ لی یہ گفتار — اگا کو گو نہ کرنی کی انکار
عمر فی سب سنی اوسکی پیر تقریر — تو دور اخوف سے رہا لی سابلی پیر
جڑی آیک ہوا در گرد نکو ہو شا — لگا یا نان کر جہاتی میں گھونسا
گرا وہ اپنی ہاتی کو پکڑ کر — لگا کہنی عمر ایک لات جڑ کر
نہ کیجو پھر کبھی لوگون کو اکاہ — کہ ہو جاوے نبی پرسش سنی گمراہ
ذرا انصاف کر ای مرد سادہ — عمر دانا نہا احمد سے زیادہ
خلاف مصلحت رای نبی ہو — نا لیق ہے نہ نبا ہے غیب ہو
سیان حکم کا مانع جو ہووے — وہ اوسکی حکم پر کیا جان دیوے
طاقہ کس لڑای میں نہ لہا — بھگوڑونکی سدا رہتی ہی ایسے

غلط کرتا ہی ابھی مضمون یہ کہنا تھا
تب حکم تیسرے دن دفن ہو یہ فرمایا

غرا سی بہا کتی ہی جسد وہ بہت میں
یکلخت کہتی ہی ختم النبیین تھا

یہ ہوتا تھا لوہیں خوف زدہ گشت
خبر کرتی ہی تب جا یہ گفت

ہی ہا ہو حکم خدا ہے
نہ لاتا ہی یہ قول کسی کا ہے

یہ قول کسی کی آبرو ہی

کہا حق نی رضی اللہ عنکم
موعد سی ہی ہو لشکم

جواب شیعیان نیکچہ ہی

کہا ہی تی کو کیوں تو لی سید
ہی با صفی تا لی محمد

تو دشمن ہی ید کا مسلمان
و کر خون خدا کا نہ قرآن

تیرے عثمان کا ہی یہا ہی ہڈا
مقرر ہی تو اوس مردود کا قول

کہاں تغییر دیکھی تجھ سے نبی نی
کہا تغییر ہی تا ہی تعلیمی نی

کہ اکثر سے یہ کہتا تھا عثمان
غلط قرآن میں ہی ان ہذان

کہا لوگون نی یہان اصلاح
غلط قول خدا رہی نہ بیچے

یا رہی دو یونہیں کیا ضرور ہے
یہ ہی لفظی خطا کیا اسکا ذکر ہے

جواب شیعیان جواب شیعیان سنیوں کی طرف سے

کہا یہ سن کے تو فوراً ہی سب نے ہار وہ کافر ہی سبھی ہی انکار

نبی کی آل اور اصحاب کے الگر یقین ہی ہمکو ہین مقبول دونو

نہین تیری ہی اللہ کو نہیں درکار لیکن ہی سابق لونکا حال الحمد

صحاح ستہ مین ہی تیرہ روایت مرضی کی سب ہی

گئی منہ پر انکے یہ شاہ ابرار ہوئی حاضر مہاجر انصار

کہی حمد و ثنا پہلی بعد اسکے اور اپنی نعت عداوت کے

کہا سب سے ای اصحاب وفادار اسنا سب کیا ہی مین سردار

کیا تم سنکو اوسکا میں محلو نفر پانچ خاص ہی موقوف

اسنا سکی کرو تم سب اطاعت واجب جانی مرا اوسکی اٹھانا

کرو لازم سکو رفاقت مین عزائم کرو حج رفاقت سوا دائم

کرو وقت تحریم کو انسی رکو جبا کرو وہ کافر انسی

ہوئی راضی جو ہی تقسیم پر حق بگر سنکو ہی ساری ہی نماز

کہی مفسد جو ہی اون سب نے اظلم لگی کرنا یہ وہ تقریر باہم

جسی شک ہو نبوت میں ہی کے کہ کوئی تو مدعی نبوت کا ہے

ہوا اضی ضد الشی سی کیونکر نبوت میں جو شک کرتا تھا اکثر

نکر تشبیہ کو میرے دیکھ ہرگز جو شک لاتا تھا منہ پر ابو بکر تھا

نثار ان میں ہی یہ اضداد ہیں کیا اگر کو خواہ غضب سی ہو بیدار

تر ما لم یعرا لی ہی جو ضد ہو تھی احیاء العلوم ایک العوق سی ہو

کہ ہی او سی او سی اوس سی ہیں جا خذیفہ سی عمر یوں تو کہتا تھا

منافق شبہ میں تم جا ہی ہو تو ایک کے سکا تم کہا ہے تو

تا سی ہی ہی لی او سے نافق ہی ہو ہے

تا کوا ہی خطبہ تم ہو صادق میں ہی ہوں منافق نا موفق

نثار ان شبہ ہی سی عین ہے تو شبہ تو شبہ انی کہاں ہے

او سی کہنا تھا دیو تا تھا نظر ان و نہ ری میں سر ا ہے

جو ہو ایمان سی ہی ایسی حالت وہ کیو کر نہ ہو ری شامل

تو قول مصنف ان آنہ ہی

خذیفہ ہی ہی لی ہی کی علامت بتانا ان کو منافق ہو انکر

تہا عقل ہی پر یہ اوپر | اسامہ کو لڑکا جو بیٹا ہے زید
کہ ہم اشرف ہیں وہ ہے زادہ | ہوا ہی کیا ہمیں کا ارادہ
تمر بھیجی رسول خدا نے کو | کہ یوں کہا ہوں اشیا کو
جو چھوڑیا اسامہ کی خاطر | مدام اللہ کی ہو اس پہ لعنت
لشکر ہوا امیر جب تر | تہا کہ تر پیش ہر شب
نظر آئی سحر کی جب وہ آثار | ہوئی لشکر پہ ہر طرح یلغار
یہ آتی ہیں خبر ہی غفلت کو | کہ حال ہی ہی خبر الت کو
چلا لشکر کو لشکر ہی روانہ | ہوا ابوبکر اور عمر ہمراہ
ہی مفسد ہی ہمراہ شقی کی | خدا کی غضب اور لعنت ہی ہے
چلی وہ سب کی ہمراہی اوتے | حضور سعید مختار آئے
یا جیش اسامہ بہ تکلف | ہوئی شاملان لعنت با تکلف
بنی جبر کی لعنت خدا کی | ہو حال ہو لیا ان شقیا
کہ ای خزرج و انصار و مہاجر | ہوئی تم پر لعنت وہ کافر

یہ قول سنی نبی آزر جی

وگرنہ ہا نادانی گیرد

وہ غیبت حرمتوں نہ اگر

نہیں ہی کر میر

اگر ہی اعتکر کوئی

جواب باصواب

اگر راضی صحابہ ہی خدا

کیا عثمان نے یوں

زبیر و طلحہ نی کی بلکہ

معاذ الله بی لیلا و میان ـ بی آیه

وین مالک رنگی نیست ـ بی اصا

کیا خبر بت لی وی ـ جوز لی کو ما

تمام علوم کفر و ـ ری کافر صلب

بی وسله ـ جی تمنی تشنوان ملک آن

نه بید جو مس غبر ـ عدالی فضل ـ ظاهر

نبا تصلف ترا ی سیه کار ـ الرولی زیر ـ از

بهلا کی وسی زنا تیز ـ تو

غزش چو دشمن آن ـ بی تی

برا تسمی این ا ـ جو ـ ش

بی کا ـ سلو ـ ی

برا الهی ـ ی

جهاز ـ ی

طلب و ما یا اسباب ـ

یہ فرمانی شنکر ... تا شنیدہ
نہ لکھنی بابی ... ہوی بدا ... شایت
ذرا منصف ہو ... فہر خدا ... رراکرشر روح مصطفی ہی
کہی خدا عالم الغیب ... کلام مصطفی ہی ... بالاریب
سر عجم ہنرہا ... عجب ہی یہ تو ہوا ... توان
خدا الی علم ... ہدایت او ... نعمت
وہ تاویل خاہتا ہوں ... نہ لکھنی وہی ... الو

یہ قول سنی معقل دوزبانی

اگر تماندو غفلت ہی ... نہی وہ نوشتہ
وہ ... ہر کہو ... ہوا زنہی ... ہوی دشمن ... نی وہ
ازہی ... نی ہی ... نی تیر اردو
ہمچہ کرا ... تو ... ہوا ... کا سند
خداوندان ... ی کو تہا ... علم
اگر وہ ... ہی ... آخر کا ... تو تعریف ... کی کہون

خ او نیلم تعزیہ ۔۔۔ مدت لیا کوتی ہو انو صیف

جنہون ا ناحکم خدا سے ۔۔۔ فدا علی رضا سے

وا و نظیر محمد بن تبری نادان ۔۔۔ ہو کوئی سا فریضہ ایمان ۃ

جواب شیعیان لمخوت ہے

نہایت ہے بتواسی دعوی مین کاذب ۔۔۔ کی ہی ۔۔۔

کبھی ا ظاہر لزوہ ایمان ۔۔۔ صدی ہی آیہ لفرد صیان ۃ

میر ۔۔۔ ہی قرآن ناطق ۔۔۔ بہت آیات ہی بہت شافی

نعاف او ہا و ہی ہیان تہا ۔۔۔ ہو بیان اول ہی طمان تہا

نبی برکہی تہی تہا ۔۔۔ لی و سوا ہی ہہ دشمن جان

فرار اثر حیدہ ۔۔۔ لسی کیا ق ۔۔۔ ہمیشہ رنج کو وا ۔۔۔ ہم

ہوئی ہی وہ شقی کنہ ن مسلمان ۔۔۔ کہ لرتی بعد حضرت ایمان

نہ ناحق اہل حق ر ہوسہ ۔۔۔ کہ ۔۔۔ ہی قتل ا علی ہیت

مضر او محدث شیعہ ۔۔۔ طمع نا سدکی ہ ہیں ہی

ہمیشہ ہی رہی ستی جو حاکم ۔۔۔ نہایت ہی وہ جابر او ظالم ۃ

یہ فوائد ہی لی اردو ہی

تف ہی نادان باہیں ناسمجھی تو — باہیں حق تلفی وذلیل رحمی تو

جواب شیوا ل اردو ہی

غلط ہیں لفظ و معنی تیری ملعون — تاسف ہے تجھ کرتا ہی تو موزون

خلیفہ ہی جو تیری تو ہی شیطان — ہمیشہ ہی کیا تجھ کو پیر سا ان

وہی اسپر ہی شتر سوار اوندھا — اتھی کر دیا تو ر دا ر اوندھا

زوال ہی نایا اوس کو تو نے — بلا آخر اس سی سب اسلاف اچھا

بہت چیلا ہے تو بھی نیک بد کا — گو ہو سن کہیں ہو تی ہیں مرتد

ہی اگر ہی تی کو نصیحت — کرو نگا جب ا ہیں دنیا سی رخصت

کہ فرمایا علی امر تصدق ۔۔۔ بزیر سلطنہ ان عاشقیہ

نہایت پاکی ہے صحبت کی ۔۔۔ رکھونگا انسی کی تیا قیامت

علی کی دین ہو جیسا ۔۔۔ کریں ہم صاف ویسا ہی اپنا سینہ

جو تیرا فاطمہ زہرا غصہ ہے ۔۔۔ نہ تو فی لیت بہر عصیہ پاک

نہ اونسی ہو تو کیونکر ۔۔۔ کہ اونسی ہی شاہ مدینہ

قول حسنؑ قول ابو رافع

تو لا اگر اونسی اضافت ہی تو ۔۔۔ تبرا بھی زبان پہ ہی بجا رہ

جواب سلیمان بن جریر

جو ہیں نیک اونسی واجب ہے ولا ۔۔۔ ہو بیتا اونسی لازم ہی تبرا

تو لا ہے کور حسن سے ۔۔۔ تبرا ہے سلیمان شیطانسی سے

جبھی تا قیل میں ہوگی محبت ۔۔۔ اوسی تا قیل ہی ہووے گا عترت

یہ ہی قطع ہے لیا ہے ۔۔۔ لڑن فرعونسی ہر دم ہے تبرا

جو باہم حب ابو بکر و عمر ۔۔۔ کسی کو ہو ہیں مومن و مکرر

محبت ہے الرتا عمر سے ۔۔۔ تو نفرت چاہیے ہی ابو بکر سے

یہ قول ہے نبی بروھی

نہیں انصاف کچھ مدت سے یہ تیرا — نہیں ہمت ہوا مشہور ہے تیرے

بدل ہی تو عدو ہے بقا کا — سنا فوارہ لعنت سے ادا کا

جواب شیعیان نیکخو ھی

عدو ہی انبیا ہی جو زمانہ — رہی ہی تیر لعنت کا نشانہ

سبھی وصایہ ہیں انبیا ہیں — نبی آخر ہیں ختم الانبیا ہیں

کسی اونکی تقاوت ہیں ہوا کا — عبادت کا ہی انکی سب کو اقرا

زمانی پر ہی بابت انکی عصمت — عیان قرآن سی ہی انکی طہارت

بھلا جو ہو عدو ان انبیا کا — کہیں کیونکر ہم اوسی تیرا

ہیں کچھ نفس حلیہ حاجت باقی — عبادت اونکی سب اول سے ہے

ولی تو انبیا سبھی ہی نکو تر — انہیں ہم جانتی ہی اسی سے

محمد نی اور تیر کا چلایا — انہیں سب متقی تو نے بنایا

نبی جی کی ہیں لاکھ آیت — ہوی ثابت تجی اوسکا فضاوت

لڑی ہو بات تیر خدا سے — ہوی کشتہ حکم مصطفی سے

علی و عثمان سمجھی جو دیتے ۔ ابو بکر و عمر سی ہمو فی بیزار

جیسن سب بھی ہی ہی ہی ارکو ۔ زہ بتر اتی ان لعنت

ہو علی جمع پہ اضداد لیجب ۔ ساور بدی تو الا

دنیا ہمہ دشمنان اور ۔ یہ قول سنی نی اروکا ۔ ہزاروں لعنتی ہو

جواب شعیار

اب آیا راستی پہ ۔ یہی تو ہی ہمارا ہی مولا

جو ملعون و شمس الہی ہی ۔ یقیں ہی سو لعنت وہی ہی

او ہبر ہی ہی ولیں غلط ہی ۔ او ہیں پر کرتی ہیں وہ لعنت

فدک ہر اکا جس لعنتی جہا ۔ او تجھ پو بک سی ہم رہتی ہیں لعنت

جلاسی جسمی صحف ہی او ہی ۔ ہمیشہ دوزخ ہو اکشت کاری

تمرا ہی مجھی دون اہل تشیع ۔ سو جبر رات اور دن لعن پر سے

کہا تو نی جواس جا کہ یہ اوار ۔ اسی پہ ستہ دروی سو یہ کار

ابو بکر و عمر پہ ہیچ لعنت ۔ سو بطلحہ ہی ہیں عداوت

رہا ہی عائشہ سی ولیں نہ ۔ علی تا آل احمد کا سفینہ

عدو تو ہی ہے صحابہ اور ولی کا چہیتا دشمن ہی تو آل نبی کا

جواب باصواب سنی ہی

عدو بعضی صحابہ کا ہے دشمن جو تھی اعدا ہے دین خاتم مرسل

محب ہوں اونکا جو صابت ہیں عدو ہوں اونکا جو مرتد ہی اشرار

ابوبکر و عمر ہی ہی عداوت ہی مسلمان وانا فرض ہی محبت

مکر ہی جھوٹ بلا نیرنگ عادت گمراہی کذاب ہی شکوار ادت

نہ ہے مرتد للہ تو ولی تو تو لا اونسی مت رکھ ہی تلی تو

نہ دیتی کون تو ہوتی ولیاد تو تھی چرک کی تربولیا وہ

یہ قول سنی کی عقل و دین ہی

محبت کا ہی تو نے چودہ ڈالا اوسی میں اپنا سہ کرنا ہی کالا

جواب باصواب مومن ہی

محبت خوب دروہ جانے خسر لوری بلی یہ اچھی سمجھانے

کیا ہی مہر تو نے ہیا ہی کالا تو چاہی ہے تلاب گناہی بالا

یہ قول سنی کی ہے جہل ہی

ہو اعلم خدا رہ اپنی کتاب میں ۔ بھری آواز سے وہ یہ سورۃ پڑھتا

کیا راز پیمبر نے خضر فاش ۔ کہ اولاد ہے حسن کی وضع اس کی

رہی زہرا کی دشمن زندگی بھر ۔ نہ تا دم رانڈ ہی کا نام لیکر

تیری آل ہی وہ ہے بلقا وقت ۔ تیری دشمن پر لعنت لعنت

یہ قول سنی ہا آبروئی

نماز و صوم سے افضل ہی اتنا ۔ نہ فرد و لعنت یہ ہی ہا

خوب با جواب شیطان نیکوئی

الو بکر و عمر پر کرنی لعنت ۔ ہی مستحب ہی مذہب میں عباد

کہ اولاد پر لعن فاطمہ نی مرتضی نبی

صلوۃ و صوم سے افضل تو لعنت ۔ پڑھ لعنت ہے اور مستحب ہے

دلیل کی نماز نے کا نہ ۔ کہ اعدا پر لعنت کا اتنا

کیا حب پیمبر نی یہ کذا ت ۔ کہ نی تو نی تو مثل ان خلاب

غلط نا مدعی یہ تہمت تو نی اللہ ۔ نہایت کی شقاوت تو نی ہرا

یہ قول سنی ہی عقل و دین ہی

اگر تاریخ طبری میں تیری ہے بات — تو دیکھ اوس میں کہ کیا لکھتا ہے نام

ذرا تو دیکھ تو اپنی نوائے تلخ — نہ اہل سیر ز جور و تو ریز تلخ

تیری مرشد ہی لکھتا ہے اخبار — کہ بیعت کی تھی حیدر نے با چنار

ہے اس پر الحمد یا تیرا نام — یہ قصہ سارا لکھتا ہے وہ ظالم

کہ جب دنیا سے پیغمبر سدھارے — علی عالی یہ کہتے تھے پکارے

کہ کر جانیں ہوئی میری یاور — جہاد اوسوقت میں کرنا مقرر

یہ اگلی علی لکھتا ہے یہ عالم — در استکار تو شرمندہ ہو ظالم

کہ حضرت کی تھی بیعت انکار — ہوئی در پی یہاں تک جنگ و پیکار

بدستوری علی آئی ہے کر راہ — بہت حضرت کو تھا بیعت کا اکراہ

محدث جوہری کی ہے یہ مشہور — وفات فصہ لوبوں کرنا ہے مذکور

نکالا ہے سی حدیث کو طبرسی — نہیں بیعت کی تھی معنی ہے اس کا

لپٹتی تھی گلے میں یعنی چادر — نکالا استعارے یہ کہا ہے شاعر

لکھا ہے واقدی نے اسطرح بھی — عمر آیا جب در پر فاطمہ کے

تھی اوسدم ساتھ دو یار اور علی آ — کہ اسعد ایک تھا ایک بن اسلم

دلیل اسکی تو گر چاہی اری خر — کہوں ایسی کہ تو دم ہو سکے کر
دلیلیں لوح ہیں تیری تو صدہا — ولیکن ایکدو لکھتا ہوں اسجا
امیر المومنین یعنی وہ حیدر — کہ غالب جن غالب تھا وہ سرور
سوا اوسکی حقیقی پیر فاضل کہ — کتابوں نے جنکی ہیں تا بصدتاب
کہ بیت کی ہی اوس شیر حق کر — مکرلای ہی اصحاب غضب ہو
گلی ہے ڈال رسی کہ بیچ لائے — تبصد خواری وہ مجمع بیچ آئے
مدد ولسی لوائی اسکی بیعت — مکر تو اوسکی حقیقی ایسی تہمت

جواب شیعیان ملحوظے

اری سنی تو کیا کتابی وہ ہے — تو نہ لی مثامت روسیاہ ہے
لکھی ہی سینوں ہی لی ہے لیتر — نہیں کچھ سینیوں کی آمن تقصیر
ہی لو سینیوں کی رد مکر تو — مکذب اوکو ای مرتد مکر تو
نہ اپنی عالموں کو لیتے ہیو — تقویب ہی نہ ہیں ایسا بہی اندھا
بخاری اور مسلم کیہی ہیں — کہ اسلام اجز ہو کچھ نہ علم
کتابیں دیا تا بنج وقت میں — تہم تلیوں بجکو شرمے

نہ جہلا شیعیوں پر جا پاری ۔ ہمرنجا بیروں نی تیر می تاخ ای
ثرانس لیا چیز ہی ای بجیا تو ۔ سوا بیجا عمر کی ہی گیا تو

بہ قول سنی ای عقل و دین ہی

سنو تم تو سرا ہتان یار و ۔ تحا ثر جو تہان جہولی کی مار و
کہ حضرت فاطمہ آن و پاک ۔ بہن جا در بہشتی سر اور اخاک
چلیں آیں جہاں ہی مع اصحاب ۔ کہا یوں اونسی اونسی ہو کی جناب
کیہ مجھسی تم سر جہینو باغ میرا ۔ کر و مت غضب یہ میرا ہی ورثا
کلمی ہی کشتیوں عمر میں رو آپ ۔ تحا ہا و پیشوا ای اہل بدعت

جواب صواب مومنین ہی

سنو ای صاحبو نا اہل و اوباش ۔ کہ کیا کیا بوج کتا ہی یہ ناپاک
کتا ہی لیہ ہی تاریخ و سیر میں ۔ رقم ہی نسخہ ہای معتبر میں
ہی انکہ یو بکر احمد پر فاضل ۔ محدث سنیو نا ہی وہ کامل
تذکرہ ہی اور نہایت ما اوقات ۔ کتب میں جوہری اوسکا لقب ہے
ہیت مشہور ہی ایک اوسکی تصنیف ۔ کہ سنی جسکی سب کرتی ہیں تعریف

URD MSS
891.4391
FAS

پکارا وہ پہ آگر یوں وہ بدخو — کہ نکلو آگ ہو گا وہ بنا کو
غرض میں بھی بعینہ ای بہ مذکور — یہ نسخہ بھی بہت معروف و مشہور
عقد میں بھی اسکی ہی مشابہ — رقم کرتا ہی ابن عبد ربہ
کہ حضرت فاطمہ کی گھر والدہ — ہم بنی ہی تھی عباس اور حیدر
لیا دیکر نی تا آنی لو فرمان — کہ لاوہ تو نلو بیت ای نبی یہاں
اگر وہ تو کرن انکار بیعت — تو اوہ نلو قتل کرنا جہور و مست
غم آنا نبی ہمراہ تشش — ارادہ انہا بلاوی گھر لو سر کشی
لہا زہرانی وسدم ہوں بیتاب — جلو گا میرا گھر انی خطاب
لہا ان ہی ای میرا ارادہ — سنم لیا ہی ہو دیگا یا دہ
علل میں اسطرح ہی قول لشم — بہت ہو اس نسخہ کا ہی نام
تحریک ضرب ہی مدوجزر یہ ہی — ہوا استقاط محسن واد ربعا
علی ہی یا غرض بیعت باجبار — وہ کرنی ہی بہت بیعت ای انکار
تمہ وہ پیشوا دین کی لکھا ہی — عبث شیعہ یہ تہمت اس پہ ہی
کتابہ لسی نو اس ہو تو آگاہ — بہک بیتا ہقدر او غرض گمراہ

کہ بجا ہے حضرت مکتوم لو ہی
یا حضرت علی سی جہن کر وا ہے

عمر نی اوسکو لہر نی بیچ ڈالا
یہ یعقوب کلینی نی ہی لکہا ہے

غضب ہی فرج اہل بیت اوپر
یہ پہلا ظلم ہی اونپر سراسر ہے

اری ای راوضی یہ بتا مرے تیری اس کید سی کیا مقصود ہے

کہ ہو ثابت ستم ارفع اصحاب
یہ سب بید ادیان ہون عادت ہے

تف ہی کید ی بانی پہ خونہی تو
کہ سب سب اا مصطفی ہو

یہ تو بی بغض اصحاب نی ناوان
تلف اپنا لیا ماحق کو ایمان

جواب شیعیان نیکو ہی

لگا کر نی بہت ایسا ہی اودوا
بجہی ڈر ہی زنا نا تو نہ بن جاے

کہین بچری تیری تیرے بہ اوتے
کہین علت عمر کی ہو نہ جاوے

غلط لہتا ہی تو یہ بات ایشوم
نہین ثابت ہی عقد ام کلثوم

اگر بعضی خبر واحد ہو ی دال
وقوع عقد پر ای دشمن آل

یقین جانہ دل نہو کا اوسی رہا
تواتر تو نہین پہنچی ہین اخبار

مفید او مرتضی عالم ہماری
سپہر علم کی روشن ستارے

برائی اپنی نزدیک و مکاری بتہ — کہا ہی لوہیں زیبت نہ ہر اکا طلبہ
قدک کا ماجرا ہی اوسیں سنا — عیاں ہی اوس ہی دعوا کا
کہ چادر دورہ کرمت ہمیشہ — کہی رد ہوئی مسجد کی اندر
کیا بوبکر سی دعوا قدک کا — دیا اوسی نہ ہرا حق نہ ہرا
مرتب ہی جو مسعودی تصنیف — سیر اوسکی ہی ہر جا یہ تعریف
ہوا حق اوسیں اس خطبہ کا مذکور — یہ خطبہ بنت نبا بوہیں ہی مشہور
ہی لکہا ابن اثیر انکا بڑا پیر — کہ سنی اوسکی سب ترکی ہیں تو قیر
نہایت یوں وہ اس خطبہ کا اکثر — رقم کرتا ہی لفظ بہ لفظ یہ خطبہ
نہیں کرتا کوئی خطبہ کا انکار — کہ ہی صحیح کا اسکی سبہوں اقرار
مصنف کشف غمہ کا ہی ساتہ — اوسی نے بہی ای جا یہ نہ لکہا حق
وہ کرتا جوہری سی یہ روایت — اوسی نے بہی نہ کی طرفہ اس بدعت
خدا کی واسطے سب ملکی یہ پڑہو — بڑا تر جو تیاں چولی کو مارو

یہ قول سنی بی بی خدیجہ کی

سنو تم تیسری تہمت کی تقریر — کہ جہل مارتی تہی کنکی دیوار

خلاف سلطنت ہو ملحض اکبار ہوا ہے منصدا قبع سو انکار اید

من ہی سنی نہایت منی و معقل مثال اسکی ہے ازبی اسماعیل نقل

کہ ایک سلطان عالی خاندان ہو مقرر اسکی خدمت کا جہان ہو

اور ایک لم اصل و نیلدار ہووے ترا نیفدہ اور اسمار ہووے

اوسی دنیا لی ہووی خدمت جاہ اوسی پیا و عقد و خدمت شاہ

اور اوس سلطان کی ہووے زاد و جاہ تبوں اسکی امر کا ہوا وسیہ دستوار

تبوں ترک میں اوسکی خلق ہو فساد و فتنہ و جنگ و جدل ہو

سبب ہو مملکت کی بربادی کا ز فساد و مصیبت ہو رعایا کا

سبا جیا ہی نہ دہ ہووے کلمہ زبان تا بیتے جبل ہووی ز خدمت

بلا شبہ ہی اسجا ہی حال کیا ہا ہا رق ہی شہ لی اقبال

ز اتو کان و سر کرسن م کفار عمر کردین کا تمالی ہر ہر اقرار

نماز و روزہ کرنا تا حد فوت مسلمان نا اوسی جالی خلایق

علاوہ اسکی نہا ملعون خلیفہ تبی اوسکی تبعی اہل سقیفہ

کان نہا کر کر تا عقد مولا فساد و فتنہ ہوتا تازہ دیا

نہیں اس عقدہ کی تاویل ہم زنہار — کیا ہی اسطرح دیوبندی اظہار
کہ اصل این روایت بیدار است — کہ نقلش از زبیر این بکار است
عدو ہے وہ علی خیر البشر کا — سگ دنیا ہی او بندہ عمر کا
دروغ و دشمنی عیاں ہے — سخن ہر ناروا کی غرض ہے
روایت یوں ہی کرتا ہی وہ — کہ حیدر نی یا ہا عقدہ کا تو م
کبھی ہرگز یوں نہ ہوتا ہی نسا ئی — کہ ہی اس عقدہ کی منکر عیاں
کبھی ایسا نہ ہوا حیدر کرار — ہوا یہ امر آخر ہو بہ اجبار
کبھی ایسا ہوا ہی ہوا ہی — کیا یہ عقد حیدر نی یہ ثبت
تناقض اس خبر نا سر لیکر ہی — خبر اسطور کی کب معتبر ہے
غلط کہتا ہی دشمن ہی وہ مغرور — آیات نی علی کی اسو منظور
معوری بات کا جسکی ٹھکانا — ہلاکت ما قاون نی اسکو مانا

جواب اعتراض موسین ہی

اگر بالفرض صحیح ہو یہ روایت — ہو اگر خبر ہی تو اخبار قبل حست
کہ حضرت تو تو انکار و الراۃ — بہت دریا ہی ہو اسو ہی وہ

نہ زینب کو چھڑایا اوسنے زہار — کہ تھی ختم الرسل مغلوب نالہ زار
تامل کرتوای اُلو کی دُم وہ — کہ تھی حیدر سے احمد سی زیادہ
پیمبر کو کہا مغلوب سنتے — رکھا پاس نبوت خوب سنتے
کلام اللہ میں کہتا ہی قیوم — خلاصہ جسکا یہان ہوتا ہی مرقوم
کہ حضرت اوطہ پیغمبر تکو کار — یہ بعید نہیں سی کہتوا ہی بکثرار
پیمبر زادیو سنی عقد زینب — پڑی کا مونکی تم مت مرتکب ہو
صلاح وقت یوں سمجھا تہا مرسل — ہدایت تہی اوسی منجملہ تنزیل
سنا اب حال تو نی انبیا کا — بعینہ حال ہی یہ اوصیا کا
ہی داہو بی عثمان حوسفاک — جسی کہتی ہیں ذوالنورین نا پاک
ہمیرا کہتی تہی ملعون دایہ حمر — ہمیشہ بھتی تہی لعن اوسپر
کہی کہتی تہی اس نعثل نو مارو — کہی کہتی ہی مرتن سی اوتارو
ہوا لعنت سبی صدیقہ پی ظاہر — کہ تہا وہ تیسرا ملعون پی کافر
اگر شاید یہان تو ہو کرو لیش — کہی ہوتی تہا پیغمبر کا وہ خویش
تہا لعنت تبہا ملک کی سزاوار — بعینہ ترتی تہیں صدیقہ پہ بار

خدا جانے کہ کیا تیرا ارادہ ہے ترا مولیٰ
ترا اوتار کیا ہوگا ترا کردار کیا ہوگا

کیا یہ مصلحت کی بنا مطابق
کہ تیرا نام احمد نام ہوگا

جو معنی جبر کی سمجھا ہی تو یہاں
تجھے ہر کوئی دشمن اہل مروا

نہ جا کر تجھے لایا وہ صحرا
تجھے بھی نہیں ہوا ہی یہ تو

نہیں ہوتا عقد اگر حضرت کو منظور
تو کیا مقدور بی بی آمنہ کا

بیان وضع و دخل ابی بن سلول لعین

حسن ای مرد کہ نہایت ہی تو ناہم
تجھ کو دی یہ تجھے احمد تجھی وہم

کہ حضرت نے جو کی تجھ سے عمری
نہیں ہی وہ شقی اہل مقر سے

نہ اس نسبت سی سکو خود تجھ پہ
نہ ہو حرمت اوسکو اوس رشتہ سی پہچان

کہ تھی اوسکی ابی دو دا باد کا مر
کتب تی سنیوں کی ہی یہ ظاہر

کہ وہد کہتی نہ تھی ایمان و اسلام
ابو العاص اور تھی ابی لہب نام

کہ وا ہی اسطرحی اوسمیں نکلا
ہی تاریخ خمیس ایک نسخہ مشہور

رہا زینب کا شوہر ابو العاص
مسلمان ہوئی کو غنم اور خاص

پیمبر نی نہ رکھا اوسی مجرے کام
کہ تھا کافر پس از تشہیر اسلام

او سے ہم جانتی ہیں اپنا آقا — مگر کہتی ہیں بندہ خدا کا
خدا ہی غالب و قاہر — تسلط جسکا ہی ہر شی پہ ظاہر
عدو اوسکی ہوئی نظارہ ابتر — کیا اگر خداوندی کا انکار نے
کہا فرعون مرتبہ نے انا اللہ — کہی جسکا خوشہ چیں منہ موکرا ہ
عدو اللہ ہی شیطان کیسا — مخالف حق سہی ہر آن کیسا
اشد ہوا کفر میں بندہ اوسا — کہ کرتا تھا الوہیت کا دعوا
تہا کیا اوس پہ غالب رب عزت — تبی کیوں مر گئی کہا دیکھو ملت
براق مصلحت تہا انبیا کا — وہ نر تہی پر تیون چار دن کیا بال
علی مخلوق ہی خالق نہیں ہی — مگر محبوب خلاق یقین ہے
ہی کا حال ہی کچھ کہو معلوم — کہ تہی تاریخ میں اسطرح مرقوم
کہ ابن بو معیط بے حیا نے — لعین و بدترین اتقیا نے
کلی میں ڈال کر آنچل ردا کا — کیا تہا وہم خفا اوس پیشوا کا
عجب لٹا کر دہی کا اوسکی اثر — گلا مذبوح پر رسن سی لپٹکا
تبی کو بو لہب بی مار الیک تہا — ہوا جسے مبارک خونبی کا نمد

کہو کا ہیں کہ صدیقہ تھی بیدین — کہ کی عثمان پہ ناحق لعن و نفرین
اسی چھوڑا اوسی لعنت کروگا — تجھی وا اسی ہر صورت رہگا
اوسی ملعون سمجھہ یا اوسکو بیدین — اٹ اوسپر لعن کر یا اوسکو نفرین
ہمارا ہر طرح ہی تجھپہ الزام — جدہر ہی قتل ہووی ہووا السلام
ستمگر خوا غفلت سی ذرا چونک — نہ کہتی کی طرح بیجا یہ بہونک
نہ اپنی عمر کہو غفلت سی جس عمر تین — بنا ہمرہ نا صبا کی ستر تین
نہ اخوان الشیاطین کی تا کر — ذرا غفلت سی اپنی چشم وا کر

یہ قول حسنی بی آبروهی

یہ ظاہر بین تیری بہتان نباہی — ہین اسپر ہی جواب اوسکی سنا سے
ذرا تو غور سی سن یہ مطالب — کہ جو غالب علی ہو کل غالب
برون باطنی اور ظاہری ہو — باجماع قبایل ہمسری ہو
سوا ایسا شخص یون ہو جاوی بہوکا — جلی اوسجا نہ اوسکا کچھہ ذرا زور

جواب شیعیان نیکخو هی

لعین یہ بات تو نی بیچ کہی ہی — کہ ہر غالب پہ غالب ولی هی

ہی اسمیں تشبیہ خطبہ ایسا کہ جسکی صاف ظاہر ہی تب ۔ را
ثنا نہ کی بہت ہی اوصیا بتفصیح ہوئی ہی ولی بیدینی کی تصریح
یہ ملعون دلہکرا اوسکو جلایا جلی دلی بیوی بہوڑتا سیے

طریقہ تیسرہ طرائقہ انبیا کا تیسرہ دین ہی شیر خدا کا
لگیا قاضی نی جھیادی کی اندر نیقہ لڑتی تہی موسی ہمیشہ
خدا لڑتا ہی اوسکی ساتھ ایکجا جو موسی آلہ فرعون کی تہا
کہ وہ رہتا تہا تجھ بیچا ایمان ٹیری کی تقدیر ماتا بدھی قرآن
اگر کہتی ہو سبھہ سینو تم او ہی آپ کہیر ہو جیسی ہی تم

یہ قول سنی بی آبرو کی

نیقہ دری کر جنبیہ وہ را تو کتا رونسی کا ہیلو وہ را
مقابل شا میہ نکی ہوڑی کیون مکر اپنی تی بروہ لڑی کیون

جواب شعیون نیکو کی

جواب کا ہی سن بجہنی نعشا نے ہی کر یہ نقشکاری کی کو کا نے
نبی کہ حال پر چلتا تا ہو لے رہا ہر حال مین پیروی کا

مواخذ کب ہوئی اوسی پیمبر ؛ کیا صبر و تحمل اس جفا پر ؛
علی نبی ہی اسی صورتسی ایکبر ؛ جفا ہوئی پر سا ابوبکر کی ؛
پیمبر کا عدو ہووی ابوجہل ؛ شیعہ والی وقت سجدہ نا اہل
لڑی وہی نروہ صاحب عمل ؛ صلاح وقت سمجھا ہوتا مل ؛
زبونی کیا تحمل میں علی کی ؛ فواید ہیں تامل میں علی کی
وہان بوجہل تہا اور یہاں ابوبکر ؛ وہاں ہی جیسا ہی اور یہاں ہر
تشفی ہووی تجھہ سنی لعین کے ؛ تاریخ دیکھہ لی لا معین کے

یہ قول سنی سیل مومن ہی

بنا دانی تو شاید یوں ہی کر ؛ تقیہ وہاں سا حضرت نی جابر
تیری تو معتقد نی ایسے کار ؛ کلہاج البلاغہ میں یہ تقریر
کہ نہیلی میں خطبہ یوں علی ہی ؛ تقیہ منع ہی نوت کرسی ہی

جواب نا صواب مومن ہی

غلط سمجہا ہی کاذب ہی مفہوم ؛ نہیں نہج البلاغہ میں یہ مذکور
ہوا اب مورد لعنت یہ کرارہ ؛ کہ ہی کاذب پہ لعنت اللہ

اگر تم ہماری باتیں یہود جانو — تمہارا یہ سخن کیونکر بھلاؤں
خرک جب ہو اوس شخص کا باپ — کہ لیجی اپنا پیغمبر سی آپ
کہا تمنے جہل اسکے ساتھ عزم — اگر پاؤں تو کرتا ہوں ابھی زم
ہی ابن ابو سعید انیف تر اعالم — کہا ہی اوسنی شر معدہ ہو ظالم

حکایت ہی خمیسا بد کھر لی

بسیاؤں میں تجی خرفہ حکایت — کہ جنکو سنکی لوگ تجھ نہایت
سیر ملا معین کی دیکھہ کمرا — کتابت متقی سی ہو تو کاہ

لکھا ہی یون کہ احمد قبل ہجرت — بہت کرتی تہی مخفی امر دعوت
مکہ و بیون تہا تا السنہ — کرو اظہار دعوت یا یہ بعضو
بہت اس امر مین کرتا تہا ہرار — مگر خم ار سل کرتی ہی ایکا
یہ فرماتی تہی کہ بن یار دیا ور — کرون ظاہر ابھی یونا سر یو نر
غرض کی ہو سانی بیہم یہ سنکر — کہ ایکی خرو ہی اسنا لطیخا
ہوئی راضی رسول پاک ظاہر — نواحی بن ہی مسجد کی ظاہر
ہوا یا آن کر مسجد مین اوسنے — لگا ایک خطبہ پڑہنی تلاوہ خیر مع

تو بجرات سی پہلی ای سپہ کار — لڑی کفار کتنی سی نہ زنہار
جبھی تک نا رہیں سدھاں بطحا — تقیہ کرتا رہی مانند موسیٰ
رہی شعب ابی طالب میں چیدے — نہی انصار جو اعدا سی لڑتے
ہوی جب مجتمع اعوان و انصار — لڑی اعدا ی دین سی نہ ابرار
اسی صورت سی کرا دل کو ور — نہ رکھتی تہی رفق اور غور و یاور
جو لڑتی جنگ لو بیر لعین سے — اطاعت دیتی تہی سو نین سی
الرحا لیس ہی انصا ہوتے — مجاہد حیدر کرار ہو سیتے
تیرا اوس ابن سفیان نا — علی کو للہ فی ایک بھی تہا طوعا

حمایت ہی یہ سفیان نا البیرل

کہ جب یہ خبر کو پہنچی خلاوت — تو فی تمنی بغض سی معاویت
زن و فرزند کو ہمراہ لیتے — پھری ہر ایک کی واری یہ آخر
کرن تا لہ امداد و اعانت — تو بھیجا وخیفہ کو اپنا نت
تسمی فی ہی اعانت کی تو زہار — ہوی وہ عمر ہی سی آخر دستبردار
الرحا تہ یہ ہوتی تو مقرر — ہر الایت ہوتا تہا یار مساوز

ہوا تھا لال منہ جیسی چندر — کہرا تھا بھیڑ یہ میں بوڑھا بندر
کہا تھا خطبہ تھر تھر کانپتا تھا — اکھڑا تھی صورت ہانپتا تھا
چھڑائی کب آتی تھی ہمیں — کہا فرزان سلک اور کوشش کر
کہاں تک بھی تھی اور وظیفہ — غرض بچالی صورت تھی خلیفہ

یہ قول سنی کی آبروئی

حسین ابن علی بھی کربلا میں — بہتر تن ساتھ تھی بھی وفا میں
تقیہ وہاں بظاہر وہ جو کرتی — تو کاہیکو مصیبت میں وہ پڑتی

جواب شیعان غلیظ ہی

یہ شبہہ بھی ترا باطل ہی ایجاد — جواب اسکا یہ ہی ہے سن مکان دھر کر
کہ حسنی انبیا اور اوصیا ہیں — ہمیشہ تابع حکم خدا ہیں
باوصاف سیدہ متصف ہیں — تکالیف انکا باحکم مختلف ہیں
تبا بھوا کر بھیا لوگی خبر — لڑی یہ شبہہ نعل مصطفی پر
نبی اور یہ تبھی کیا مقبولہ — ہوا راہ خدا میں کیسا مقتول
چھپی کیوں غار میں خیر النبیں — نہ تھی منظور خدا میں جان شیریں

یہ کفار کی حملہ جو کلیار ؛ تو بس ہو گیا ڈیڑھ لاکھی نہ مار ؛

کیا ابن ربیعہ نے بڑا جور ؛ نکالیں جو تیاں یا ولید شہ زور

لگا بوٹیوں کی سونہہ پر لگانے وہ بیچارہ لگا بوٹیں منہ لگانے

ترا تڑ روز زور ایسی لگائیں کہ اوسکی ناک اندر نہیں سمائیں

ہوا سونہہ سوج کر راہ ملا بلیا ہوا بر الٹ جبنی کی رخسار ؛

یہانتک ترجمہ نہایتی تکلف لب لعل شاعر و کاشی تعریف

کہ ہی اون جو تو نین نعل ایسی ہوا نہ سن جو لا نکا تو سن

او ہر ای ہی منہ او نعل ایسے نظر آتی جی سونہہ پہ یہ ایسے

ہوئی ہی سوج کر یہ بال جوڑے کہ جیسے نکا جوڑہ پہ جوڑیا

نتھی جہری یہ بیچی مبارک کہ اونی کو تن پہ بیٹھا ہو نیولا

ہوا تا سوج کر سونہہ یا دم ہم کہ کہیں دونوں بالکل ہو نہیں ہم

نہ دا ری ہی تو یہ سونہہ میں نظر کہ خیر ترا ہا ہو مر فقط تضا

الہا کال ہم تیب کا دیدہ تو ہی نظر لگ جنرت کی نہ دہ

یکی ہی چار دن طرفی سوئیہ ہوا بڑ کہ ہو گیا علامہ بیدل ؛

یہ قول سُنی کی آبروھی

تقیہ ھی منافق کی نشانی سو تو ہی ہیگا ملعون اوسکا ثانی

جواب شیعان نیکخو ھی

حلیم اللہ نے کی ایسی خلافی ہمیشہ ناتقیہ زندگانی
ہوا تو سامری سی کیوں موافق لگا مرسی لو ہی کیوں منافق
کہاں یاد آئی مجکو وہ بات کہ کہتا تھا یہ ہجڑا ایک سبز پات
یہ کلمہ ہی منافق کی نشانی ہوا ملعون تو ثانی کا ثانی
تقیہ ساچہ اور تو کہ سالہ ھی اور وہ سنسر تھا تو تو سالا ہی اوسکا

یہ قول اسنی معتقل ودین ھے

تقیہ کر کی تو جاتا ہی حج کو خدا سی مکر مت تیرا بڑا ھو

جواب باصواب مومنین ھے

تقیہ کو نہ ہر امکر فاسق کہ حلم الٰہی کی مسابق
پڑیگا تہلکہ میں وہ ہیولا جو لاتا قولوا یہ حلیم کو بھولا
تقیہ کیتو کہتا ہی ملعون کہ خوف قتل مکی ڈر تا ہی ملعون

خلیل اللہ تھا گو تیرا پیمبر — کیا جسنے سر قربان داور
نکلی احمدی کیوں اسطرح رفتار — بجا ہی ذبح ہی کیوں آل اطہار
جواب اسکا تو کیا دونگا انجام — سوا اسکے کہ دی ہے کیوں الزام
حقیقت میں یہ تیری طعن مردک — یہ ہو نجھتی ہیں ہی مصطفےٰ تک
غرض در پردہ اب تو اتنی ستمگر — لگا ہی طعن زنی مصطفےٰ پر
محبت کا عمر کی یہ ثمر ہے — کہ اب تو طاعن خیر البشر ہے
تیری ہے اوٹ لیتے ہی جو پیہم — کہ طاعن انبیا پر ہی ہمیشہ
خطائیں انبیا کی کرلی اظہار — صحابہ کی ہی کرتا ہی ہموار

یہ قول رہی بعینہٖ ودیعت

سن اے مردک تفیہ نا روا ہے — کہ شرعاً جھوٹ کہنا کب بجا ہی

جواب باصواب و متین ہے

نہ لہ مردک تفیہ نا روا ہے — کہ بیضاء میں بولیں للہ کیا ہی
تیرا وہ شیخ سعدی ہی جو ہر — گلستان جسکی تکرتا ہی از بر
وہ کہتا ہی جو سچ ہو فتنہ انگیز — تو اولیٰ ہی جھوٹ بہتر صلح انگیز

وہ آپس میں سراسر یوں تو باہم کہ جیسی چند تن ہوتی ہیں باہم

جواب باصواب مومنین ھی

سن اے لیدی یہ باتیں نا روا ہیں دلیلیں لچ بن یا در ہوا ہیں

امام عصر مشکل مرتضی تھا وہ سرور جانشین مصطفی تھا

غنائم میں تصرف کیون نہ کرتا امامہ مالک و مولا تھا سب کا

فضیلت اسمیں کیا ہی جبت مردک تو واھی بک رہے ہے

ثلاثہ لہر سی نکلی اس سفر میں سدا یارانہی میں تو نہ لہر ہے

گئی تھی لب سفر میں ساتھ حیدر حذر لہ یوح لوتی سی مجھ ہے

اگر بالفرض ہوتی ہمسفر بھی ثلاثہ کی تھی بھر اسمیں خوبی

نبی کی ہمسفر تھی متی فاسق رہی لیلی منافق کی منافق

علی کو اونسی تھی واللہ نفرت ہمیشہ بھیجتی تھی اونپہ لعنت

صحیح مسلم ایک نسخہ ہی ہو کہین سبکی صد تین پہلو منظور

روایت ھی عمر کہتا تھا ہر دم یہ عباس و علی سی ہو کی برہم

کہ تم بو بکر کو کب مانتے ہو مجھی تو اوسکو کاذب جانتے ہو

نہ ہے مثنوی میں نام اپنا — ذرا تحریر پہ بھی ازالہ اپنا
جبھیا یا نام کیوں تو لی بتاتو — تقیہ اوڑھ کر بیٹھی ہیں کسو

یہ قول سُنی بی عقل و دین ہے

وہاں بیعت جو کی حضرت علی نے — خوشی کی مانتے ہیں اُن و نے

جواب صواب مہ مبین ہے

غرض ہی بجیا ہی ختم تجھ پہ — رڈ ہی لعن و سب و شتم تجھ پر
بخاری اور مسلم نی بھی لکھا — کہ حق ان تک ہی دنیا میں رہا
کی بیعت علی مرتضیٰ نے — سی صورت سی کذرے چھپنے
او تھی دنیا سی جب جاتوں حبت — تو کی بو بکر سی حضرت نی بیعت
کرین عام تیری اظہار اجبار — کہا حضرت نی اُنکا ہے انکار
تو کہتا ہی خوشی سنی نی ہی بیعت — بری ہی اس دین اور ایمان پہ لعنت

یہ قول سنی بی عقل و دین ہے

دلیل اسکی نی میری پاس محکم — کہ حسبونبہو سنکو تیرا قوم
غنایم اُنی میں تھی اور نصرین — وہ باغ و بستان تھی حضرت

ہیں اکثر نیک و بد ہمنام آخر — نہو کا نام پر الزام اسما الجز
عمر بھر سینو نکا ایک نور بصر — دوم ہی قاتل سبط پیمبر
ہی اسم ابن بوسفیان جو ایجام — عرب میں ہی ہی کیتا کا بھی نام
بہت سی سنان زیاد ہیں — کہ شیعہ سی علی کی ہم نسب ہیں
خوارج سی ہی ہیں ہمنام سنی — لقائی سی بھلا کیا کام سنی
ذرا تو دیکھو ایں محدث — کونی ہی شمر کونی شیب خارجی
ہی تیرا با تجربہ ایک پیر انجام — نہ بد رو سیہ ہی وہ ہمنام
مطلنہ ہی کہ ہو یوں شبہ کو منظور — کہ اگر ہو برائی اونکی منظور پر
ہی ہیں جو اپنی اونکا اسما — کہ در پردہ کری اوسنی تبرا
نکلہا ہی خارجی ہو ایک سوی شام — کہ ہی سبطین سی ایں اوسی ہمنام
عداوت ہیں جو سبطین ہی سے — ہمیشہ یاد کرنا ہا ہی سے
خلاصہ با اصالت نام ہیں تو — سمجھی جہ بدن بد ہو معیوب

یہ قول سنی لی ابرو ہی

ارے تو جانتی ہیں مرد اور زن — کہ حضرت فاطمہ لی وقت مردن

ہم سمجھی ہو غادر اور خاین نہیں ہم ایسی ہم واللہ لیکن

یہ سُنکر جیب ہی عباس مولا دیا اوسکو جواب اسکا نہ صلا

سکوت شاہ سے ظاہر ہی یہ بات کہ سچ جانتی تہی اونکو بدذات

بھلا جنکو کہ کاذب جانتی ہوں اور اپنی خونکی اعدا جانتی ہوں

رہینگی اونسی ہمدم لبسطر حسی محبت ہوگی یا ہم کسطر حسی

کریگی لعن اونپر بلکہ دنرات جو کاذب اور خاین ہونگے ثابت

خدا نی لعن کی ہی کاذبون پر غرض لعنت ہی تیری صاحبون پر

اگر شاید کہی اسجا تو آئی نہ کاذب جانتی تہی اونکو حسدا

ہونگے ہیں کہ ہی جب بہی وہ کاذب علی پر افترا کرتا تہا عاجز

کیا بہتان علی پر منصری ہی غرض ہر طرح جہوٹا وہ شقی ہے

یہ قول سُنی بعضا وہ بولے

اونہیکی نام پر بیٹونکے لیئے رکہی تہی نام ہو خوشحال اوسنی

بروئے نام بہی اپنی پسر پر رکہی ہی منصفو کوئی بتا کر

جواب باصواب کوئی نہ دیسکے

لڑی نفس سے میں سے دو چار ۔ نہ جیتی جو رہتی ہی عرب و عجم بھر

جو کہتی کسی سے یہی جا کے ۔ زیادہ اسی کیا ہوگی برائے

طلب کر نیلو حق زہر اچوجائے ۔ تو او سیر طعن ناحق سناوے

نہ سوجھی عائشہ کی بچپنا ہی ۔ تف ای ماپاک یوسف کی بہا ہے

تعجب ہے جلد تو دم چراوی ۔ جہاں لشکا ہے یک یک مچار

جتنی ہی نسب میں تیری بنائے ۔ مضر رہی تو جتنی یا حرائے

تیری کیا عائشہ لکھتی ہی خالا ۔ وہ یا بوبکر لکھتا ہی سالا

جو ہی یہ ناظم سی بکو کیسے ۔ کمینہ ہی تو ای مردک کمینہ

یہ قول سنی معقل وین ہے

ہی نقص تیری جو ۔ ہر ایا بو سو بی معنی ہی وہ تو

امیر المومنین ہا ان جلالت ۔ سواد سکی منی جنی تو لکھت

خطا تو پاس کرال سے کما ۔ اوب تو لیہہ تو ان ہی کا

زبردستی نہیں ہی جہیں سکنا ۔ کسی بلیس کی ٹیٹو کوی بچا

یہ تیری منہہ ہی کیو لکھ بچنا ۔ بتان ہی دیوی وال طاہا

وصیت کی تھی اپنے وارثوں کو — بوقت شب مجھی تدفین کیجو
کہ تا قامت نہ کھلے کوئی میرے — ہووے تابوت پر ہی کل کی دھجیرے
جنازا بھی نہ اپنا جود کھاوے — سووہ کیونکر بھلا مجمع میں آوے

جواب شیعان نیکخصال

خبر بھی کچھ تجھے اپنی لی ہے — کہ کیوں زہرا لی یہ وصیت
سب آکا بخاری لی للہ ہے — زیادہ اس سے ظلم و جور کیا ہے
کہ بھی اس طرح ایسی خشمناک — نہ بولی بیت پر حضور پاک
بھلا جو اسقدر ازدہ دل ہو — جنازے پر بلاوے کیونکر اوسکو
ستم سہتی ہی بھی جو کہ مر جاوے — وصیت اسطرح کیونکر بجا لاوے
پس از مردن تجھی از بیکہ یار — کہاں دیکھے نہ پوچھے میری اشرار
سبب مجمع میں آنیکا یہی سن لو — کہ تابوت جو ہووے بطہ ایسیہ رو
کہی تجھ سے محبت کرنی انام — یقیں ہی لازم و واجب تجھے کام
سو تو کرتا ہی استبعاد استحیا — جمل کا ناحیر اگر یاد اس جا
کہ تیری عائشہ صدیقہ کیسی — سوار اشتر پہ ہو لڑنی کو نکلی

کیا تب کشف ساق یا عمر نے — نعوذ اللہ کیا جوتی نہیں اب ہو سے
علی کی تک و تب جانتی ہیں — پیمبر کو ستی کب مانتی ہیں
پیمبر کو نہی ٹہراتی ہوں معیوب — کہ عالب تھا ابو الشامس اور مغلوب
نہیں لیو تکر نہ حیدر کو وہ بڑھو — کہ ثانی نی لیا ملجا علی کو
یہ خود لکھتی ہی انکی کتب میں — بہر اولٹی ہم پہ ناحق تاعرانی
دراج سی یہ سنمل کم نہیں ہیں — چیہی دشمن علی کی یہ ہیں ہیں
علی کی کسطرح کرتی ہیں تحقیر — عمر کی خوبیاں کرتی ہیں تشہیر
معاذ اللہ کیا کیا مفتری ہیں — کہوں لیو کر مسلماں اہل نہیں ہیں
حدیثیں خود بنا لیا وضع لی ہیں — یہ سب انکی کتابوں میں بھری ہیں
پیمبر پر بھی کیسی کیسی بہتان — لگاتی ہیں یہ لعون تشکل شیطان
پیمبر نہیں سہ کرتی ہیں روایت — کہ جسمیں تنگ احمد تا نہایت
کہ کاندھے پہ چڑھا رہا تھا لیتو — دکھایا ناچ مردوں نا خوش خو
دکھایا ناچ اوسی حضرت کی تا دیر — لگی دیہی کیوں جی سیر
کہا اوسنی ابھی سیری نہیں ہے — اوترنی میں خوشی میری نہیں ہے

ہوئی معلوم تیری تو محبت — محبت ہی نہیں تو ہے سپہ لعنت
ارے او رافضی سن کر وار — پیمبر اور علی ہیں بھی برابر

جواب باصواب مومنین ہی

تو کیا بکتا ہی کر دلمیں ذرا فکر — نہ بردستی کا ہی لیا اس جگہہ ذکر
ہوا ہی ما نقدم میں بیان سب — کیا ما جرا تجھہ پر عیاں سب
ہیں معنی جبر کی اگر اہ حیدر — کہا نسبی جگہہ تا سمجھا تو اخیر
نہ کھلی کی ہماری منہہ سی بات — مگر ہا منتری سنتی ہی بد ذات
سنا وں اب تجکو تحیا ئی — علی سی کرتی ہیں کیا کیا برائی
لکھا ہی روضہ ابن حجر نے — روایت کی ہی شیطانی نے
عمر نی جب لیا پیغام شادی — ہوا راضی نہ وہ عالم کا ہادی
عمر نی بھی سند منگوس لایا — نہ تا عذرا و سنی سے رہا یا
کیا ملجا یہ بہکر شاہ دین کو — کہ بھیجو دیکھو کیا میری ہیں بیبی
علی نی ہو کی مضطر اخر کار — اوسی بھیجا عمر کی پاس نیجا
اور اسنے جاکے یوں ہی عرض کر — کہ بھیجا اوسی حیدر نی جاکر

سنی کو جب ترا بیون نصیبت ہو ۔ تو پھر حیدری کیا چیز زلزلت

غرض اس دین اوندھے پہ لعنت ۔ تف اسی سنی تیری نشہ پہ لعنت

نکر اسلام کو بدنام نا پاک ۔ نہ تی ایمان کا تو نام نا پاک

ارے او خارجی سنی کردار ۔ پیمبر اور علی ہین تجھہ سی بیزار

یہ قول سنی بعقل و دین ہی

تجھ کا نونہ تیرا ایک اور ۔ سنا تا ہون سنی کر تو بھید غور

حسین ابن علی کی غم مین ہو تو ۔ سیہ پوشی کری ہی ای سید تو

سنا ای کیدی یہ پوشش نا روا ہی ۔ یہ فعل شنیعان بیجا ہے

سیہ پوشی کیا کرتا ہا فرعون ۔ فضا را غم مین کی ہن سیہ پون

کیا کرتی جو ہوتا خوب تر ہیز ۔ تمامی آل و اصحاب پیمبر

جواب باصواب مومنین ہی

سیہ پوشاک ہی سا پن غم کا ۔ نشان ہی سوگ اور درد و الم کا

سیہ پوشی مین ہی لیا عیب کیدی ۔ سیہ پوشو تو بہت کچھ چیز ہی

کہ بیت اللہ بھی سیہ پوش ۔ تیری ہین لو دو الم خون اہل بیت

یہ رقاصونسی لی احمدنی کفارہ — کہ ناچی اوتم تھیو نہ زنہار
ابہی للّو تماشا دیکھتے چلے — تمہارا رقص کرنا دیکھتے چلے
رہی سوا روہ کاندہی یہ تماشا دیرہ — کہا اُوان اوتارو مین ہوی سیر
کلی یہ ہنس کی روی کوسنے لگی — سُہاک اینہ لی اوسلوحتا لی
یہ کہلی ہو چلی تہی پہلی سی سیر — کہ اسو اسطے کو جان کر دیرہ
کہ دیکھون ہی انہن کتنی میری چلہ — بہایت یہ ارتہا اللہ اللہ
یہ ہی انصاف لی جا العزیزو — ذرا منصف ہو الیا صاحب تمیزو
وہ پیمبر جو ہووی سب سے بہتر — دکہاوی ناچ وہ جورو کو لاکر
اُوسی ستف ربار یہ تہہاوی — عجب غضب ہی ناچ مردونکا دیکھے
بہلا اس جہوٹ کا ہی کچھ تہکانا — کہ پیمبر اوسی سنواہی کا نا
غرض سُنی ہین سب ہم روی نکہتو — نہ باقی ہین یہ جو دلی تھو
زبس لی شرک و غیرت ہین ہمارا — کرین کیونکر یہ تیکن شاہ لولاک
عجب لی بغض ہوتی ہی لڑوی — مگر میٹہی ہین یہ جو دلی ہیڑوی
صحابہ یہ سب ہین معتبر ہین — یہ اسمین بیچ تین سو تیرہ ہین

عجب بیر الیونکا سا نک دا ہی ہوا تھا پیوشش تم کہانسی مانگ لا ہی

بتی لی دی ہی تو یا ل ہم پر نے وہ باز نکو اکی دی مولا علی پر نے

اگر حضرت عمر لی دی ہی تو ہیلے وہ منلوا و نیلی اب زہر تمہیں بہنک

مرا و نلی تو ہی غرقی نتا و یے تے کہا تی لو نلی مقعد تو ہی نہ جہو تے

یہ قول مستی ای عقل و دین ہی

بنا کر ڈ ہول الیوں کر تا ہی ہم پیلی تا دی و یا کر تا ہی تو عم

جواب باصواب و متین ہی

ندی تو تعزیہ دار و نکو الزام بجا تی ڈ ہول ہی اسو سطی ہام

بیڈ لی ہی تو ہیں کہ ہی سنے تنا و تی ہی و نلی را ت سنے

علی و فاطمہ کا حق نتا یا نلا ئہ او خلیفہ کر نیا یا

کہیں ایسا نہ ہو ادا دت جہیا ڈ الیں شہید و نہ شہادت

کہا ں ہیں غم نتا نے ہندان کہ ہیں یہ اہل اطل حق نہ جہان

بزید و حسین ہو تی حالے کہ ہیں شہید او سکی نہ کہنے

اہی وہ بہی تو انکا پیر نزا ہے او نلی بدیں عمر سی بہی زیا دہ

خلیفہ تھی جو عباسی سنہ کی — اولوالامر اونکو بتاتی تو ای خر

سیہ پوشن پہنتی تھی سیہ — تبائین تو ای جو بیہ

فتاوا تھی جو عالمگیری ای خر — ہی اس نسخہ مین یہ مضمون مجرر

برای تعزیت ہوتا سیہ پوش — ہی مردونکی نہی مکروہ آرایش

مرعوبات اگر یہنی تو لازم — سیہ پوشی کرین یہ ہم روسا اس

کراہت تا ہوا بالفرض اثبات — ہی جایز بلا ضرورت جان بدات

کراہت اور تھی حرمت پہ لیجہ اور — فدا معنون نہین ان دونو نکی لرغور

سیہ پوشی مین تو یہ اک لاکھ — نقصان ایمان و بینا یا

بھلا ہم پوچہتی ہین تجھسی جاہل — کہ تو اور پیر و مرشد تیرے تو بہ

یہ کپڑی لیر دی ہین لیون نکالے — انیتون کی جان ہین لیوتے نالے

یہ روحانیہ کی آل کی ہین — یہ کافر جو سونا کی نالکی ہین

ہوی پیر اکبوتی جادی ہے — چڑہتی ہین ہم کی اوپر کریلی

ہوئی ہین بت پرستی سے یہ ہمرنگ — انہین اسلام کا لیانا اس اوپر ننگ

کنکوا کاندہ مین اور شاہ صاحب — سیک دنیا ہین اور دنیا سی تا بہ

میان اصحاب کا لیکے مرثیہ ہی — فدک لینی کا ذکر اوسمیں کیا ہی

جلا ہی مشعلی وہ مضمون کی پر — کہ اسکی پیروی ہوتی ہی تحقیر

لہاں کچھ سکتی ہی نہ مرثیہ گو — جو دین و دل میں لال ہی کہو

کہتا ہی کہ ہی یہ بہوت بہتان — نہ ہی ہی یہ شیطان این شیطان

کہتی ہی فکر عیب کی بیہودی — سنو کہو ایسی لغت سی نجات ہی

یہ ورد وہ حمایت کر رہا ہے — نہ کو نہ ملی رعایت کر رہا ہے

عبید اللہ ہی اس خرکار دا بن — ہی الفت اس سبب اوسی زیاد

جیا ہی ابن ملجم اس لعین کا — جو قاتل تہا امیر المومنین کا

جی اسکی نہایت تہی جمیلہ — وہ ہی ساری فسنہ کی قبیلہ

جلی یہ مرثیہ سنکر نہ کیوں کر — کہ اوسمیں عیب نکلتے ہیں سراسر

نہیں ہی تمک اہل بیت اصلا — کہ اوسکی صبر ہی دل ہمزہ جیا

یہ قول اسنو، ہو عقل زدہ ہے

نہیں مداح تو آل عبا کا — ہی ہیچ تو اہل جفا کا

جواب اسکا صواب مومنین ہے

یہ قول سُنی بعقل ودیں ہی

اَلّا یا ہی تو دہر میں مرثیہ ہیں روا کہ شرع میں ہیں ایسی باتیں
پڑھی ہی مرثیہ یا توہی گاتا روا تا ہی تو یا توہی رجھاتا

جواب باصواب مومنین ہی

ہہ دہر یت ادہیی دیوم لی کوز جلانی کو ہیا یا ہی تیری سوز
اگر گاتی تو ای یا یون قوال ابہی تو ناچتا تا تھی خیال
رولاتی ہیں سہو تو مرثیہ خوان مگر تو سنکہ دل لب ہو کا کربان
نہ تو ہر یہ بیچی کا یقین ہے کہ تیری دلمیں مخفی نا رکہیں ہی
تیرا جی جا بتا ہی لوہی کا وا بجی ڈہولک تا تو تہ کرتا الاوے
کبہی ناچی کبہی رومال جہٹکے کبہی حلیہ نین لی لی کی متکے

یہ قول سنی بعقل ودیں ہی

مرا یا مرثیہ میں حبّ دہ ہا ہما ہی اہلبیت اور یہ کہوٹن
نہ ہیں ہو ہتک اہل حرم کی حمایت دیں ہا اہل کرم کے

جواب باصواب مومنین ہی

لگا آب بولنا یہ جلسہ تمام ہوا — بڑھی یہیں تھی جو الظاہر حدیث الیا

ہوا ہے قصہ یہی مریم کا مذکورہ — زنا سی متہم کرنی ہی مقصود تھا

اگر مریم کی ہوتی اسمہ تحریر — تو کیوں تحریر فرق اہل تفسیر

کتاب میں حدیثوں کی ہر ایک جا — تجسس نام تیری عایشہ کا

کتب میں تیری جواہر جواہرات کا — ہی ہر ہر جا جواہر جواہرات کا

یہ قول ان سنی بعقل و دین کے

کہی کتوں نے ہی یہ حرکت — کہ تو ہو گئی وہی اوسی بیت

رواکب تم نے یہ ایسا ہی کذاب — کہ جیسی جا بنی سب اوس شہ کا آواب

جواب اصحاب مومنین سے

نہو گی مرتبہ میں شہ کی تحقیر — کہ ہی ہر جا بیان صبر شبیر

ہوئی ہیں جو جو ابتلا پر — سلف سی ہیں کتابوں میں مقرر

دیا امت نے کیا کیا کو آزار — کیا قتل اور ہی کو آخر کار

کسی مرسل کو آتش میں جلایا — کسی پر ظلم کا ارہ چلایا

تم نے انبیا پر جو — کئی ہیں انبیا جو بیر جو

ممنوع رضۃ الاحباب والاصحاب ترا نقطہ سطر ترا ہی کالا

کہیں پیشوا شیطان کا نانی نباہی جبکا تو بہت امی فلانے

تو لیتو کا ما تا بہت زہ خر بیاں زاتا الولی مع اکثر

تیرا کرتا نہالو کہیں دو بدو است تیرا فعل ہے ہر انیچ اونکی من ہات

تو تیتو کا دو بہت او مکالو نہیں ہی سک مرثیہ خانو کا یہ بات

عمر نی کی حفا آل عبا پر کیا ہیں زبان مصنف پر

سوا وسکی مدح تو کرنا ہی دشنام عبث کرنا ہی صرف قات تو

نہیں مداح توال عبا کا بنا ہی ہیلت تو اہل حفا کا

یہ قول سنی بی عقل و دانے

الربون فی المشاہ عمر دک خر تیری بیٹی بہن کا لو ہی آ

بہ بین مردمان لیو می الرام حفا ہیلو سلام تر دیو نکا دشنام

جواب باصواب موسوم بہ

جب الو کا پٹھا ہی ہیلا نے ہیلا کیا نام لیتی ہیں لو نے

کلام اللہ میں ہر جگہ ہی نام خدا کو اب لگا دینی تو ازام

محبت واقعی تجھ میں بڑی ہے — تیری بھی ذات فیضی تجھ پہ بھی ہے

جواب باصواب — مومن بھی

تیری جبہ پر نور و عمامہ ہے تیرا — نظام الدین و سنر و ہیبت و حشمت

ہوئے فی الفور جس تاریخ وہ غل — ہوا ہی عرس ہر سال کا معمول

نہا لیتے ہیں گو یہ لکھنے ہی بھر کو — زنا کار و گناہ گار نہیں ہوتا میں ان سے

کہ فوت حاجی تک دیر ہیں کا لے — یہ ہر اک مرد میں ہیں اوسلو جہاں سے

کہیں قوال گاتی ہیں ترانے — کہیں لڑتی ہیں پہلے کچھ زنانے

ہیں جتنی کسبیاں بھی ہیں مجرا — کہ پیر ہو ال ہی حضرت کا عجرا

کوئی گاتی ہے ٹھمری ہو کوئی کجری — مسلمانی ہے ناچتی ہیں مثال لاکر

ہر ایک جا کر زیارت کی بہانے — زنا کرتا ہی ہر دن کی ہر اک میں

شمائخ جا کے کرواتی ہیں غسلا — کہ ہوں جاکون اسکا ہم نام

شب شادی کا نہ ہو جی اور آ — کہ ہر دو امر ہا عالم ہو ایک

ہوئیں نزدیک جب بارہ و غائب — تو ہیں شمائیل دن عشر کی راتیں

آوہ دہلی فیض قدیم جسجا نظام کا — وہاں بھی جوش ان روزوں خوشی کا

کیا ان سیرتی یہ جو تحریر ہے ۔ نہیں کچھ انبیا کی اس میں تحقیر
مصیبت ہم پہ نہیں نہی بیان ہے ۔ فضیلت شاہ کی ہر جا عیاں ہے
کہ جی کی وہ ست ہوں دین او کو قوت ۔ کہ جی کی وہ ست ہوں دین او کو قوت
فضیلت ہیں ابوبکر لعلیں سے کے ۔ یہ کچھ تحریر ہی غلامیں کے
کہ او سنی جو تیاں مسجد میں کہائیں ۔ دو دوستی و نہ پہ کافر نی لکائیں
فضیلت جوتیاں کہانکی دیکھو ۔ بزرگی منہ کی سجوانی کی دیکھو
خلیفہ جسکو ٹھہراویں یہ نازنی ۔ فضیلت ہیں یا یوسن کا رہے
نتھی کیا او دنیا میں فضیلت ۔ جو مرشد کو کیا الیا فضیحت
وہ تھا سر دار اہل صدیقہ ۔ نہ تھا جب آداب خلیفہ
غرض یہ چار ہی ہیں عضب ہیں ۔ کیا رسوا اوسی کیا بی ادب ہیں

رسید مولی سخنی بہ قتل و دفن ہے

وقت مرگ اینو قریب کے ۔ مرا تی درد و قت نو نکا
ادھر بت کو یوں کیا نہیں ۔ بجا خن نہیں کیو نکر تا طاقت
وہاں تو کہ رفت کے تا مان ۔ ابراہیمی صدیقین سی او کہ ہل

سبب انکی خوشی کا هی یہ ظاهر — موسی یعنی رسول پاک ظاهر

خلافت پہنچی بلا فصل کو نا — یا محروم امیر المومنین کو

خلافت کی وصی تک ٹہرتی هی — ٹہرتی هی سنیم پر ٹہرتی هی

خوشی هی روز عاشورا بھی تمکو — کرو ہیون غم مجرم کی دم کو

تمہارا شیخ جیلانی وہ یا هی — رقم کرتا هی عینیہ بن حراسے

کہ عاشر الی دن سے غم کا رونا — یہ دنیا هی عبد کا تم غم کہانا

کہ رسم سبط پیمبر کا ماتم — کہ هی بو بکر سی رتبہ میں وہ هم

دوشنبہ کو مرا ابو بکر لیکن — نہیں کرتا هی ماتم کوئی اسدن

وہ تنہا فضل حسین ابن علی سے — وہ تنہا اکمل حیدر نبی سے

یہ تنہا شور ماتم هی عزا کی کرو تم — نہ اوسکی تعزیہ داری کرو تم

یہ فضل دستگیر سبحان هی — سراپا چشمہ رحمت عیان هی

یہ بیڑا دستگیر کا هی طرفدار — ابو بکر لعین کا هی مددگار

عدو هی خاندان مصطفی کا — معاند هی شہید کربلا کا

یہ سنی هی غلام اوس بیحیا کا — وہ آقا اسکا هی یہ لوسکا کا

وہ بنی ہیں نوبتیں ہی دھوم برپا
جدھر دیکھو تو ہی سامان طرب کا

ہزاروں رنڈیاں لاکھوں ہیں نوٹنکی
لو ہر تماز کیاں اور مت یوندی

کہیں تو بھینس لڑتی ہیں بھڑوے
کہیں اونٹ بہرتی ہیں بنی سانڈ

ہر ایک جا خانگی دھامی سی الگ
سرہ بیٹھی ہیں جلیبی لکا ڈھ

عیاں جلیبی سی یوں ہر ایک روشن
کہ ہو فانوس میں جوں شمع روشن

ہزاروں شمع لی ہوتی ہیں بیٹھے
بڑی بہرتی ہیں پروانو لی مانند

مشائخ ڈاڑھی والی یاں لہا کے
لہڑی ہیں الھو میں سرمہ لگا کے

بڑی کاندھو پہ شکرفی دھرے
نوی کی گل ہی پیشانی پہ سہرے

سروں پر تو بیاں کلدری کی
گلہ میں کاٹھی کنٹھی تسبیحوں کا لے

کوئی ہی ناصری کردیں ڈاڑھے
کہیں عیسٰی ہیں فخر الدین دوسرے

کہیں حضرت کہاری والی یاوہ
غرض بگڑا ضا اوکا آوہ

وہ لمبی وار ہیاں پیچھا ہنا چشم
مگر بت اردو نکی ساتھ عیب

لہڑی لونڈو نکو اید نا ہیں
بڑی گھوریلی صورت اپنی ہیں

مگر ساتھ سنو ہر دم ذکر اڑہ
لگی ہی جسطرح مردے کو گھڑنا

اگر منظور ہی یہ ابتلا دینے — نہ دیکھا تو مجھی نہ ستانے
محرم میں چلا لکھنؤ میں — صدا شیریں سنی ماتم کی دھومیں
نظر لر غور سے تو فغاں زار و رمد — نہ رونی لسطر ہیں سیہ دلسوز
ہر ایک شیم سی درد انگیز ہی — سحر سی تا فلک آہ و فغاں ہے
صدائی واحسینا ہر طرف ہی — اہلی ہیں سر تکلف بر طرف ہی
گریبان چاک ہیں کپڑے پھٹے ہیں — غبار و خاک میں چہرے اٹے ہیں
حرام اونپر ہی اومید یا نی — اونہیں ناشتا نہ دانا نہ پانی
حسین ابن علی کی ہی عزا داری — محب ہیں آل احمد کی وفاداری
یہ رونا اور دھونا اور فغاں کیا — صریحا ہی محبت کی نشانی
بلا ہی احمد حنبل نی آہی خبر — تجھی ایسم ہی کرنا اوسکا دار
اجو رونا یہ آتا ہی غم میں — خدا دیگا صلہ اوسکا ارم میں
لکھا مسلم نی یہی بس غم ہی رونا — لہذا بالا ہی بولی محزونا
لکھا ابن حجر نی ہی یہ مضمون — نہ بھولو رات بھر رونا لگاتار
نبی جب صبح یہ ظاہر ہوا ہی — لسارے طرف ہیں خوشی چھائی

خوشی نہ تا تہا عاشورا کو وہ خبر — یہ مرتدہی جہاں او سکی جلس پر
اسی منظور تھی تیجی وہ تدبیر — کہ او تہہ جاوے وہابی تلمیر شیر
نہ کوئی بعیر یہ لاوے نہ ریشہ کا ملہ فرار ہووے
محرم کی دہم کو ناچیز کا وین — کہ ین پہر لیا رہیں اور اللہ وین
جو ہوس ہیں وہ یہ لب بانتی ہیں — غم شبیر و اجب جانتی ہیں
ار نہیں غم کب ہو مرک اتربا کا — جنہیں ہو عشق شاہ کربلا کا
مری فرزند الر تو بہی نہ رووین — کہ اشکون اتا جانہ کہو دین
کہ مجلس ہیں حاضر ہوں معمو — کہ ین زاری برای شاہ مظلو
خوشی ہو تل کی دن جو کہ گمراہ — کہیں لی او سکی اوپر لعنت اللہ
تیری اس عید او شادی پہ افسوس — تیری او ین غوث لعنۃ اللہ علی ہے

یہ قول سنی عقل ودین ہے

محبت کی یہی ہی ایمان شانی — محبت ہی بدل یا ہہ زبانی

جواب ما سوا ب مومنین ہی

جو دعوی ہووی آتا ہی لب پر — جو کچہہ ہی طرف ین تیکی ہی ناظر

جو پیرو اونکی ہیں اعدا دین ہیں
پیمبر کی وہ دشمن بالیقین ہیں

کریں جو عید غدیر اللہ بیدین
پیمبر کی سدا ہیں اونپر نظر ہیں

سُن ای سنی تو سُنتے ہیں ہر جا
سبیل رسنہ ہے ایسا

عیوب غدر بیدین مت مٹا تو
نہ نبی کی طرح لہر کو چھپا تو

اگر رہتا ہی الفت وہی ہی بہتر
تو جا بغداد میں اور تبریز یا شیراز

لیا بغداد ہی جسنے نسی نادر
بہت بھوکا تہی عبد نماور

برا بھلا لی اہل حق تو ناحق
برا ہوا یا جیلانی تو احمق

لیا جیسا غرض ویسا ہی پایا
ہنگا پانی کا تیری مونہہ پہ آیا

یہ قول سنی بعقل دوین ہے

سخن تم مسئلہ ہاں اور واہے
کہ جسی انکی زبان ہی تا ہی

بجا جو روہی ہیں اعلام جایز
ولی جو حیض سی ہو وہ ناجایز

جواب باصواب موعنبر ہے

غلط تقریر کرتا ہی یہ بیدین
نہیں اہل تشیع کا یہ آئین

نہ حایض سی کہیں جایز ہی اعلام
یہ کہکر جھوٹ سچ دیتا ہی الزام

غرض اس قسم کی کوتاہ بینی
ولیکن موجب کمراہ بینی

سمجھتا ہی نہیں اصل و غرض کو
بعین آفت ہی اس طعون و تقلید

اگر تو چاہی یہ آفت ہو زائل
تو بیداری کا ساماں ہو فی الحال

محرم ہیں کنوئیں کے سفر کے
خوشی میں جین میں ہو سب ہی کے

وہاں ہی عید عاشورا کا ہر دن
یہاں ہر گونہ ہی حزن و تاسف

عوض ماتم کے شادی مردواں ہیں
بجائے رونے کے ہر دم خندہ زن ہیں

خوشی ہو کوئی بھی ہو وہ کیسی ہے
ہوئی فتح اور کی ہم ہیں خوشی کے

وہاں کی عورتیں مکر و ریا میں
یہاں مردوں کے سب پورے ہیں فن

عرس انصاف کی جا ہی خلا میں
بظاہر ہی عداوت کی نشانے

یہ قول اس کا بعقل و دین ہے

چھپاوں کس طرح سے میں برائی
عدو ہی تو بھی کاہم کی جدائی

پیا ہر گونہ ہے حد تو نہائی
نہ پایاں کا لیکن ہو نہ یہ آوے

جواب

مبنی حق

بجا کہتا ہے تو اے بد اندیش
جو خوش نہ تا ابد روز قیامت

کہ مالک جو امام و پیشوا تھا ۔۔۔ حلال اس فعل کو وہ جانتا تھا

یہ فتوی بھی تمہاری محکمہ کا ۔۔۔ سبب یا کون ہے حق سی زنا کا

ہی تفسیر وطی زیر زکور ۔۔۔ لہ ہی اس سی جو شہور

کسی نی مسئلہ یہ اوسی پوچھا ۔۔۔ کہ حق وطی دبر بھی جایز آیا

کہا اگر تا بھی نہا میں ہی مشغل ۔۔۔ فراغت کر لی کر یا ہو نیچل

بیر فخر راری ہی جو شہور ۔۔۔ ہی اوس تفسیر میں اسطر مذکور

بیان کر تا ہی نافع یہ حکایت ۔۔۔ ثمر کی بینی سی کر لی روایت

کہ یوں کہتا تہا وہ ممصحتو نبی ۔۔۔ کہ ہی اغلام جایز عورتو سی

یقین ہی سچ نہا اس عمر سے ۔۔۔ سنا ما در سی ہو کا اوس پیر نے

لیا ہی فخر بازی نی یہ تحریر ۔۔۔ کہ احمد سی عمر کر تا تہا تقریر

کتب خانو نو نہا کر کی بلیار ۔۔۔ ہوا میں نیست نی حاجت سی

نی تصنیف تفسیر وطی دبر منثور ۔۔۔ ہوا ہی اسطر حمی اوسمیں مذکور

طبیکہ کا یہ نہا ہوا تہا ۔۔۔ کسی نی مسئلہ یہ اوسی پوچھا

کہ کیا ہی وطی دبر میں وطی جایز ۔۔۔ نہا میں اس سعادت کا ہو فایز

کتابوں سے نکلی ہوئی یہ بات — کہ ہیں کتنی دنیا میں اختلافات
کیا بعضوں نے امت کا شکار — کتابوں سے ہے تا اشکار
کہا بعضوں نے — کہ جائز نہیں اگر احتیاط
مگر ہے کراہت سے خالی نہیں — مخالف کو شدید کہنا نہیں
یہ سن کر سنیو تم موافق آیا — کہ قرآں میں ہے ایسی آیا
بخاری کی سنی ہے تم نے تفسیر — کہ اس امت کی کیا کرامات ہے
روایت کی ہے یوں ابن عمر سے — کہ یوں کہتا تھا وہ ہر ایک شہر سے
اس آیت میں جو ای سنیو آیا — خدا نے اسطرح سے ہے جتایا
کہ دو نوبت میں تم عورت کے پاؤ — تمہیں دو نو طرح جائز ہے یارو
سو یہ ہے ہمہ تمنی قول باطل — کہ ہے عبد الحلیم ایک مرد نادان
وہ کہتا ہے یہ قول شافعی ہے — کہ وہ مرسل تمہارا واقعی ہے
نہیں اس امر میں کچھ بھی ممنوع — کہ ہے وطی دبر جائز کہ ممنوع
قیاس اپنا مگر یہ جا بتا ہے — کہ یہ بھی ہو جائز اور روا ہے
تمہارا ہے کتابوں سے یہ مستند — تو ہے اسطرح سے اوسمیں ندکہ

مجھی سب کو ہے تھوت زیادہ — کہ آیت جادہ ہی یہ ارادہ
دخول اوس میں ہے بسکہ مشتہر — لگایا منہی نے من جملہ کبائر

یہ قول کس کا ہے تحقیق نہیں ہوا

شرایع میں کلامی ہی یہ تہمت — کہ زوجہ کی اوسی از راہ تہوت
واظہر کرتی امر کسی باہم — نجاوی اوسکا روزہ کچھ نہیں لازم

جواب اس کا صواب ہے نہیں ہوا

غلط ہی یہ شرایع میں کہاں ہے — خلل کس میں اوس سے ہر زمان ہے
شرایع کو منکا کر دیکھو یا تو — بھلا ایک دخول تو ہووے کو نا رو
کہ اس مسئلہ کی ہی یہ تقریر — کیا ہے کس نے وہ یہ فی تحریر
کہ ہو فی ملتقی جسدہم خاتین — ملینی حیدہ ہی ما ہم خاتین
تو ہو کا روزہ مرد و زن کا باطل — اگر منزل نہ ہووے منی ہرگز
ما ذہب غیر فرج زن ہے مدخول — تو ہیں یہاں مختلف اقوال منقول
یہ ہی شرح وقایہ کی عبارت — ہی یوں اہل تسنن کو اشارت
کہ زنی میں ہو جس سنی کو شوہر — نہایت وطی کی ہو اوسکو واجب

الا ای دوستان دل وا جو اب — یہ تن کسقدر ہوتی ہیں کذاب
کہ ہی جا گواہی لانا نوار سکو — اتار دا فیہ نہتی ہیں جسکو
مصنف کون ہی اوسکا جانا م — مدرس کون ہی اوسکا تیا نا م
کتا بونمیں ا میر کی زہنمار — نہیں ہی وا فیہ مرا د از جہک ما ر
تہی تیری جستجو ہی بیشی سا ری — نہایت جہوتی تہی وہ ا یسی تی
ہمو اس مسئلہ کی ہی ا یہ تقریر — کتا بونمیں ہی اس صورت سے تحریر
ہوا ہی جدا یوں شا رع سا الحق — کری جسی لوا طہ کو ہی ا تفق
نہ اوسکی ما ں بہن کو ا ر میں ڈا لے — بہلا سالی کا یا نی کیا ذر سا لے
نہیں ہی شرع میں لیجہ عقل و دخل — نہیں احکا م میں کنجا ئش عقل
خدا جا نی کہ ہی یہوں مصلحت کیا — تو ای ذ ا نہ کہہ نا تا دیر کا
تعجب کیا ہو وی یہ شا رع کو — کہ غلطت ہو وی س عزت کے سطر
نہیں اس فعل سی تا لو ن فت — لوا طہ نہ سمجہی سہل خلقت
غرض کا فی ہی حکم شرع ای شو م — سبب اسکا نہو وی گرچہ معلوم
یہ تو جیہات ہی مذہب میں تیری — یہ تخریجات ہی مشرب میں تیرے

وہ اپنی بزم یاں تیں اوس نہ دوں
وہ اپنی بخشوں کی نہ ہیں کا دوں

تیرا جو مجتہد ملک ہی مالوں
رہا اعلام ملہا ہی وہ مالوں

تیرے یہ شرط ہی نہ ملوک
نواظہ اوتی اسی وہی مجاہوں

عجب کا نات تہا او عیلو نہایت
جو کی اعلام وہ لو سنوا جت

اگر چہ دنیلی ہی شیخ عیطا
مگر یہ سنکی ہی مالک سی بزار

یہ تہا مالک کی کرتا ہی وہ نیخ
نی اوسن نظم ہیں اصطبح صریح

کہ نہ زعبد کو رسوا نکر تو
ستمگر اہیں بندا ہیں ہو تو

یہ قول ستنی ہیقل و دین ہے

کتاب و فہم ہیں یوں لکہا ہی
تجہی ترا نا لوسکا مجا ہی

کہ جس لونڈی سی ترہتی ہی آغلام
ہوا اوسی سی حرمت سی لونڈم

کرنا عہد ہمشیر دسی او سلی
نہ ہی دو ہیزی ہی سلی المنکوسن

عجب نا تاد ہو کا نہ نیکالا
تیمہ واہیں تیں ہو نہ ہو وی کالا

نہیں ہی کیدی یا بیں دلیں
کہ از تو میکند ا تیں نفرتش

جواب یا صواب مو تیں ہی یا لیا

تف ای ملعون تیرے پر لعنت ۔ اس مجتہد پر لعنت

پھر اوس تفسیر میں کہتا ہی تو ۔ بیٹی کہتی ہی بی اوم دو از ے

یہ فرماتا ہی تیرا ابو حنیفہ ۔ کہ تین مہینے تک طہر

کہ مغرب میں ہو زن مشرق میں شوہر ۔ تو بھی عدت اس عورت کی

حنفی تم میں کر زورت یہ فرمند ۔ تو ہی اوس پر زنا شوہر کو لعنت

ذرا انصاف کرا ہی تو سوچو ۔ قباحت اسی کیا ہوئی زیادہ

ملائہ ۔ زن ہی بالا صالبتہ ۔ مگر شیطان نی ہوگی یا بت

وہ یا نطفہ کو کرتا ہوگا پیدا ۔ وہ صورت اسکا کرتی ہو نر مادہ

ہی کافور ہی نباتوں میں مشہور ۔ ہرا ہی مسئلہ یہ او سمیں مذکور

کہ ہو شوہر ہو غائب اپنی سے ۔ رہی کم دس برس اپنی وطن سے

تو ایک اور تیا زیادہ تفاوت ۔ جنی ہر سال بچا ہوں سنا ہے

جنی کی دوسری سی جنمی فرزند ۔ وہ ہوگی شوہر اول کی بیوی بند

یہ وارث وسل ہیں وہ بیٹا اسکا ۔ نہیں کچھ دور کا اثر وہ ہوا

غرض کیا ہی طریقہ حاجیوں کا ۔ عراقی کیوں نہ ہو سنی ہو یا ہو

فدا شرح ہدایہ پر یہ مقہور ۔۔۔ نہ یاد اس کو سلوں میں ہی رہ مذہب

کہ یوں فتوی بجاری کی یا کی ۔۔۔ جو تیرا شیخ بھی الو پٹوا دے

کہ ایسے سی کی بنی اب بنیا ۔۔۔ ہیں ایک کائی کا پروہ لجا

رضاع ان کو نہیں ثابت کی تا ۔۔۔ کرے کر حقہ ہم ہی پر عیب

لہ یاں تیری طرح اب میں ہی لعنا ۔۔۔ سنا وہ وجہ سکی تھوکا ہے

وہ لڑکی تیری اوس لونڈی کا تھا ۔۔۔ ہوئی بہ تا یہیں پلٹ بہ بشیر

تبا تھا ان پہ لڑکی یہ اوئی ۔۔۔ کہ وہ بھی تھی اوئی ملہ کیا ہی

وہ نہ ابھی تو وہ سالہا یا ۔۔۔ تا یہاں و نبلی کا ہمنی یا

وہی وہ سبعہ انہ لیوان جبکر ۔۔۔ کہ بکی انکا ہووی بیل دیکر

بھی سمیا تو وی کانت بیے ۔۔۔ کہ وہ خرچی گوتوری لقب بے

ہوای اہل حق پر معترض تو ۔۔۔ نہ ہی تو لونی سمیہ و

یہ ہی تفسیر رازی میں لطیفہ ۔۔۔ کہ لونی تیلہا فقیہ ہو حنیفہ

کہ تو ہو اہل سنت ان میں ہے ۔۔۔ نہ ہی پر خدا مدد تن

تھا تیلہا اوس سنی کو نہا ۔۔۔ تھی ہی سمن تھا یہ وہیا

یہ فتوی سب کو پہنچا تا ہے ۔ حاجی سلام ایک کو رکھا ہے

سمجھتا ہی منی کو شافی پاک ۔ روا شلمرغ و کنجا ہی جیا ک

زنا سی ہووی پیدا جیسی دختر ۔ روا ئی با ہوی کا تو ہر

یہ سب تفسیر راز ی میں ہی مرقوم ۔ کہ جسکا نام ہی عالم معلوم

ترا ہی بیز اما لک جز عامی ۔ یہ اوسکی خوبیاں لکھتا ہی جا

نمک و لرک و خار و لہسو و تیل ۔ پیاز و لر ک و بوم و ناریل

جو ہندو کھوپسہ جو ہی ہرس لنگور ۔ کنجا ی کنا ہجر ی سانپ ہیز

غرض ہین بہتی حیوا ن غیر خنزیر ۔ حلال اون کو کہتا ہی

بحس کہنا ہی سور ا فقط او ست ۔ سمجھتا ہی رد پیہ دو ہو ست

غرض کیا ہی سب نجو ا ک ۔ نقیہو نہ ا ہی یا ہی

یہ تفسیر راز ی میں فاخر ۔ امام اعظم تر الین ہا پیر

کہ اعضای وضو ہی جو کرنا ب ۔ نجس ہی وہ یقینی مثل پیشاب

ملاقی ہووی جو ہا نی سی کافر ۔ نجس ہر گز نہین ہی یا ن و طہا

یہ ہی شرح بخاری ہین لطیفہ ۔ یعنی پیروان ابو حنیفہ

رہی لوگوں پر بس سُنی بس صفر تمام ہو سیر ہر سال گہر ہیں :

یہ فتوا سنی سُنی بقیل و قال ہے

قبائح میں سے ہو یہ کہاں تک غرض تو لغتِ آسمیں نہیں تک

جواب بسوابِ مومنین ہے

لسان میں غنی کا ہونا کذاب سو تو کاذب ہی اسی کا معنی

خدا کی لعن ہی کاذب پہ ہمارے کلام اللہ میں ہوتا ہی ملعون

اگر حق دے علی جانب تو ہمارے تو شیخ علی اپنے مذہب کا مسائل

اما اعظم تو ابو حنیفہ ہے کہ تھا سنگ طالب دنیا ہی حنیفہ

یہ فتوی سب بود و تھا و ہے شرابی ہے سب پیو تم غیر انکے

جہاں اس مسئلہ کو مانتا ہی وقایہ اور ہدایہ میں لکھا ہے

رسالہ ہی در غزالی کا منحول ملا ہی وہیں اسی مابون کا

نماز ابو حنیفہ کا لچھا اہل نا سنا اور سکی لایا ہی وہ افوا

اگر بالفعل سنا دون تجھ کو اسی غوا جہاں اس نظم میں ہو جا و سکا ہوں

سمجھتا تا وہ سب ایسی کفایت دو تر سنبھالی ضم ضرورت

ابو یوسف امام اور محمد کا کہا — سکا اور سند نہیں جاری تمہاری ہوئی

غرض ماروں نی اسلوب یا یہ — جو یہ اور دوا تمہیں ست بنایا

دیا فتوی ابو یوسف نی اور محمد — کہ اوسکو شوق سی راہ پر لیجاہیں غم

نہیں ہی معتبر یورت ظاہرا — واو سلم بات پر معتبر نہ ہیا

قیاس سی نکلوں تیری کیا تعلق — غرض تا نغمتی ہی کیجاہیں ہیں شتر

یہ قول سنی بعقل دوں ہے

تیرہ نیتی صفت وہ ہنکی اعلا یہ — کہ جس سی ہی ضلالت تیری پیدا

نہیں ہوتا کبی ہستی خدا قرآن — رہیں ہی تو سیہ نامہ اوسیاں

جواب جواب مومنین ہی

نہیں ہی آدمی احمق تو خر ہے — عرلی حافظہ نا کچھ خبر ہے

ہوا تاریخ میں یہ اسطرح زد — بقہ احفظ اوس عرب نا قلم

یکایہ بس ہیں حفظ سورا — کہاتہا یا مصحف اوسکو پورا

کہی ہی مخبر ازرقی جو تفسیر — یہ اوس تفسیر میں قصہ ہی تحریر

حمر فی پڑہ لی خطبہ لیا یہ گفتار — نہ لیں عورات پڑہتی مہر زنہا

یہ لہتے ہیں جو شہرت سی ہا — مشہ آ ما رنی ہن او سکو جا یز
یہ جا مع یہ نا ہی ی ر ز ا یکر — تجھی لا رم ی کر نا او سکا او ر
کہ یعنی خر نہ یہ ہو حنیفہ : — زقم بر آ ہین یہ طرفہ لطیفہ
ہی استحای غا لیط ای یہ نہ — کری آ نگی د ر ہین بہر نظیر
یہ او پیشوا می ابن حنبل : — مجسم حق کو سمجھا می وہ اجہا
یہ کرتا می بیان وہ اسیا یتا — کہ نہ ما ہی خدا جسم ا ب
یہ نہ ہی ا ہل زبا سی جا نا ذ یہ — تجیز نا می سب عرش تیر
خبر کہ نا ہی تو کہہ ہی ہن لے — نکاح ا نا سی ہا ہی کر تی ہن ۔
جلال الدین سیوطی نہا حوالی یہ — و یہو ن ا ریخ ہن کر نا ہی تحریر
کہ ہا رون الر شید نہ ت ب — لگا ا سر ہو نی ما نی پہ ا ب
وہ رخ ہر ہی ہا رون لی مدر — وا پیٹ نی غر ا سیر پیٹ
یہ ہا رو نسی او سنی عو ت لی ہا — کہ ہا تیر ا پیر جھی کر فت
مگر ہا رون پر تہا نفس غا لب — یہ سنکر ہی ہوا جملت طالب
لگا تجو یز کر نی ولیں وہ لید — کہ میری ما نہہ یعنی جا وی نہ تہ

سیر میں نہیں ہوتی آیہ آیہ کا ۔ وفا میں ایک دن بیچتا ہے

نمازِ پنجگانہ تھی جو واجب ۔ پڑھے کوئی تو اس صورت کو اصلا

ذرا منصف ہو اے اہلِ ضلالت ۔ عمر کی حافظہ کی ہی یہ بالشفا

تکلف کیا ہوا تو کر یہ حافظ ۔ بہر صورت ہی بمعنی تو لافظ

بہت طوطی ہیں حق اللہ پڑھتے ۔ پہ آیات کلام اللہ پڑھتے

اگر تجھ سی ہی الو نی کیا یاد ۔ ہی بمعنی سے بیش آدمی زاد

کریں کیوں کر حفظ شیعہ اے غافلے ۔ کہ پڑھتی ہیں یہ تفسیر و متن نے

مگر محمد الکی تخصیص فی الرشجا ۔ کیا از برکاۃ اللہ سا ما ؟

اگر تجھ نے یتیمی کی دلائی ہو سلب ۔ چلا اکھیوں میں سکی مروت

تبرا تو نے پہلی آشکارا ۔ پھر اونسی ہوئی علام سارا

قول بعقل دین

نہی تی علم اطفے سی نصیبا ۔ نہیں ہما آج تک تجھ سی یکا

انسی ملاحت ترقا بل نہیں ولی کا ۔ ہی منکر ولسی فیضان نبی کا

جواب باصواب مومنین ہے

جو ہووی مہر زواج پیمبر ۔۔۔ تہینہ ابن صداق اوسکی برابر

کیا جبنی زنادہ مہر حاصل ۔۔۔ وہ بیب المال مین ہووی داخل

زبردستی مین اوسی جہین لوٹکا ۔۔۔ وہ میرا مال ھی کوڑی ندونگا

کیا ایک زن نی اوسدم ہوئی تیب ۔۔۔ یہ کیا کہتا ھی نوای اس خطاب

ذرا قرآن سی تو ھو خبردار ۔۔۔ وہ آیت دیلہ تو ھی جسمین فنطار

خدا نی ہمکو یہ نعمت عطا کیے ۔۔۔ تو کیون مانع ھی کیا ہمی خطا کے

نہ قرآن سی برعکس رفتار ۔۔۔ دی کو حق کی مت لی ہمہ زہار

غرض رنڈی نی جب الزام پایا ۔۔۔ تو اس بدجا فنطری سر جہکایا

ہوا حق برزبان اسطرح جاری ۔۔۔ عمری نڈبان افوقہ تی ساری

بخاری مین لکھا ھی ای سیہ رو ۔۔۔ ذرا یہ مسئلی تسرسندہ تو ہو تو

کیا ایک ایسا کہ یہان ملتا نہین اب ۔۔۔ ہواھون مین جب ای ابن سقا

بہ فرمایا جواب مسئلہ تب ۔۔۔ کہ ساقط ھی نکر ہرگز نماز اے

لہا عمار نی کیا کہتی ھو تم ۔۔۔ پڑہا پہر آپ نکم تیمم

ہوا تنزیل یہ شکر وہ احمق ۔۔۔ یہ آیت تہی نہ اوسکو یاد مطلق

کرین اس خیال نہیں وہ ہمیشہ — اگر ہی تو حضرت کی زیارت

جو ایسا تو تم نہیں ہو ولی — کہی یہ تو باش قطب اوسکو

ولی کو ولی کہو نہیں اوسکو ایجز — ولی حق وہ تو لعب بی وفی ہے

ولی ہو غضب کا جب یہ وجلال — تو پھر تم نہ کہو کیوں دشمن آل

ستو عرفان محی الدین کی نظر ہے — فصوص اپنی میں یوں کرتا ہی تحریر

کہ ہی حق اور آدم میں وحدت — نفس واحد ہی اونکی حالت

جماع آدم نہا حوا سے کرتا — جماع اوسکا کیا نفس ہو وہا

عجب یہ تو استغفر اللہ — ذرا اس بات سے ہوتا ہی آگاہ

کری قربت جو زن سے چار پیر سے — تو ہوتا اوسکے ہی اب ہاتھ سے

یہ پیر اہل سنت کی تقریر — اوسی عارف سمجھتے ہیں یہ پیر

تو انکا پیر ایک تعریف کریا — کہ کرتی ہیں بہت عورات اوسکی

یہ لکھتا ہی فرید الدین عطار — تو اوسکو مرد وہ مرد وفی ایثار

ستو وہ کہتی ہو ہم میں کی تہا ہے — کہ اسکو مثل تہا اپنا سمجھا ہے

تو ہرگز نہیں تہا ایسا ہرگز — نہ تو ثانی کہا ہے باوری تہا

غلط ہیں یہ لقب اس کے نہیں شایستہ اولیا کو
ولی اللہ ہے سلطان دلہا وہ یہ بہتر ہیں تاخوان اولیا کو
اویس اور حضرت عمار کا ہے وہ وہی اللہ کا کہتی ہیں سنیئے
یہ ہیں ہندل دانائی تاخوانا کہ حالق کا جسے حاصل تھا عرفاں
جو ہیں عارف ہیں اونچے مانو ہیں ولی تھا حق کا سید ابن طاہیں
سما احمد ولی حق کا عارف کہ حاصل تھا جسے حضرت معارف
تھا بن ابو یہ ایک حق کا طالب کہی حلی جسنے عرفان مطلب
یہ ہیں عارف ہیں ان کی ایسی الفت مگر کرتی ہیں سنیئے یہ لغت
او ہیں عارف کہیں ہاں کیونکہ ہیں یار جو احوال الشیخ جیلاں ہیں صنیعہ کار
از انجملہ ہی محی الدین بندات فصوص اوسکی ہی تصنیف اور فتوحا
کلیہ ہی سب نما سفیان کا بیٹا سراقہ ذات جو لا ابتہ
تم رنا ہی اوسکو قطب احمق توکلی ہی جسکا نام مشہور
حقوں دشمن حسین ابن علی کا عمر تھا سید ابن ایسی ولی کا
کیا تھا حکم اوسنے ملعون نے لکھا کہ کردیں تبر تو حضرت کی ہوا

کیا کرتا تیرا اشتہار اکو وعیہ — نہ ہوا کرتا تیرا خط نسخہ

یہ غیب کی خبر تجھ کو ہے کس نے دی — کہ تیرا پسر ہی ہوگا افضل

خلیفہ اہل سفیان کو سمجھا — کہا تھی وہ خلیفہ یا کچھ اور تھا

سمجھتا تا نہ تو بھی یہ عمل کو — کہ ساری عمر تو نسی رہی وہ افضل

حوالت میں ہوی آل مصطفی کا — وہ عارف سنہ میں تھی کہ اٹھا

یہ قول سنی بعقل دین ہے

تیری سب مجتہد کا ذب ہیں بیشک — مرا ہی خلق کو نی ہیں بدلنا

جواب باصواب مومنین ہے

تو ہے کذاب تجھ کو غم نہیں ہے — یہ بجز ہی پہ کلام نہیں ہے

عمر کرتا تیرا بغیر کو بدنام — کہ اقرار او نبوت کی دشنام

حوالت ہیں علوم مصطفی کی — وہ نہ ہیں بقول نبی یا

یہ کیا بکتا ہی ای اہل حسد تو — پڑا ہنی گا کیوں نی سند تو

یہاں تر عکس کرتا ہی تو تقریر — کہ ہی تو نی حرامی سب تیری یہ

دلیل اس بات کی تجکو بتاؤں — کتابہ میں تیری کا دکھاؤں

مسلمان کو تو ابھی تباہ ہے — غرض ہمارا سبکا غارت عمل ایمان

نہو مری دین کا جسکی تبکا ہے — ادھر ہے طرف لعینون کی ہی جانا

یہ سنی اون نہ دان دل ہو — کہ عارف جنکی غارت عمل ہو دین

ہی انکا اور ہمارا یہ طریقت — کہ وہ تشبیہ لعین ہی حقیقت

بہت کرتی ہیں سنی اوسکی تعریف — فریدالدین نی امی اوسی توصیف

کہی ہی اوسکی یہ طرفہ کرامت — کہ فی فرات وہ ناچا کیا گت

تھے بیٹھون نی یہ کرتا تھا ہو ہو — شجر یہ فاختہ کرتی ہی کو کو

رہا جب تک اوس قاسم کو جوش — ہوئی وہ فاختہ ہر گز نہ خاموش

درختون پر ادھر تھا وہ کرتا ہو — ادھر گانا تھا ہر رود اوسکے ہمرہ

غرض جڑ یا گا ایسا مانک ایسا — کہ ایسا رقص فی مرغ نہ کوئی دیکھا

رہا جب تک وہ فی یہ مرد دو کم ہی — یہ مرغابی رہی لوٹی دم ہی

ہیں انکی جتنی عارف میں عزیزی — ہنسانی کو یہ تھا وہ نسخہ بڑی

ہر اعارف ہی انکا غیب لفظ — مجسم حق کو جانا ہی وہ اعلم

لعین ہی جسکی مذہب ہی مرغوب — عیانی ہی کہ اوسکا شغل محبوب

جو امامی سنی کروں اب بیاہ — وہ تو ہے مجتہد مالک ہی کہ اگاہ
حرامی شافعی کو بھی سمجھ تو — وہی چار دینہ ود ہی اسپہ رو
ہی لبرا جمیع شافعی محمد کا — کہ بھی وہ مالکی پیرو عمر کا
یہ او کاتوں سنی اجایہ کہانے — کہ مدت حل کی ہی اختلاف
کہ مالک بیت میں تہا مالکی تک — رقم کرتا ہی پہر اقوال مردوک
خلاصہ بھی یہ قول واقدی کا — سہ سالہ رخت میں مالک ہوا تہا
یہی مدت رقد کوتہ ہی تیاک — او ابن خلکان مرقوم یا تھا
روایت پہر رقم کرتا ہی مردک — کہ مالک بیت میں تہا دس برس تک
کہ یہ اب شافعی کا کیا ہی قول — حقیقت نہ سمجہا جو جہلو معلول
کہ صفدی ایک عالم شافعی ہے — محب شافعی و مقرئ بھی ہے
یہ حق میں شافعی کی لکہہ گیا ہے — کہ وہ تہا برس بیاہ ہوا ہے
پر انصاف کرو تو ہی سمجہا — یہ تہا نسیان یا کینہ کی کایا
تو ہی انسان ہہ لطف انہی کیسے — رہیگا رحم میں نو دس مہینے
سمجہہ لیتا ہی تیری واہ رے تا — کہ تہا وہ دو برس کے پیٹ میں

ملی جب بندہ بی یار دل پیرا — عجب خوش وقت ہو لو سوقت تیارہ
خمایی اصل شہر دی آسقمی نی — نہوں کیوں اسمیں بانجوں غیب سیرے
ہوا ھی شہزادہ خمسہ خیسہ — لہی بیت لطف میں اسکی یار
غرض جس سال کا یہ نامہ لہا — کہ جسکا ترجمہ ہوتا ھی یکتا
شش حرفی جو ھی اسم آشکارا — ہوا ھی جہہ لعینو نیچا اتارا
عمر کی بات لمبا ھی کلبی — کہ ہشیاری ہی ایک ضحاکہ لبد
جبش سہی آنی تبی وہ کالی کلہی — نہی ماندر باشہ ہتوں نی رہی
جو ابن ریاح اگر شب او سہی — ہوا حد عمر پیدا تب لوسے
غرض رسوائیا تو نی عمر کو — بنی کلوا ہ مت مرا ہو
علی کا ہیں عبد جو لہ مرد ک — طمامی ہیں نہ زادی ہیں کنیب
ہوا جو دشمن آل پیمبر — وہ لطف حق زنا کا تو ادر

یہ قول شیخ بعقل دیں ہے

تہ امر عاقلیک بلک ھی تلبی — تو جبلی سامنی مرغی ہی تیں
اگرچہ تیرا اوسکا جواب ھی — ولیکن دونکا ایک ھی سبب ہے

خلاف عقل و نادرست قول یہ لغو ہے
کہ ہو نہ رحم میں بچہ تو ماں نہیں بنتی

نطفہ
نہیں سنتی دایہ کہا بھی تو سچ ہے
نجاست ان دونوں کی سچ ہے

نکالا کرتی ہونگی دونو یہ جب
منہ اپنی فرج سی مادر کی باہر

کہا دین بیٹ بہر کہا سن
تو ہووین بیٹ بان اندر تو آنا

نکلتی بیٹی ہونگی یہ شیطان
فلانی بیٹی ہونگی ماں کی ہر آن

تیرا ایک اور بیٹہ تھی سراسر
کہ ہی وہ اور ہی نوشیروان ثانی

مناسب ہیں رکھ کر اچھی تلبی
کہ مان ہی ہندہ اوسکی مالراو

سبب فاسو یہ مرتی ہی وہ قحبہ
مذاکرہ زرات کرتی ہی وہ قحبہ

مکرر جو کہا حنتی ہی دو دو
نہ جنتی بیچ پڑتی نا بلا سکو جیدو

کہ اجب حارنی منہ اوبی کا
ہوئی تب جا طلب کرنی جیبنا کا

نبا ماچلیری نطفہ سمیا ہی
ہوا تہا جب تو لیدی جا زیا

یہ رجی ایا تو عمارہ اوسکا
مسافر دوسرا تھی اسکا بابا

یہ بیٹی تیسرا اس بچیا کا
ابو شیبان وہ دشمن مصطفیٰ کا

یہ بچہ جو بنا اسکا سیتا
معنی بن صلحا اوس خر کا تھی

ولیکن ایک تو بیتی تو کہانی — سنا دے جابر او بیتی مرا تو
عجب چیتی دو رنگی ہو نکی ہے — کہ ہوں شیرازی و جیب بتہ ہوں
یہ لیلا تی کہانی لو جلد سینی ہو — مکالی از نصیر الدین طوسی
اگر میرن لگو تا سی بکا لیے — کہ تھی وہ سبزواری مرغ جنگ
یہ او سکی اند ونیں تو لک ہرا — او نہس تو ہو تو جیں جابر ترا
تو لو بس خوب تھی جیہا کہا نا — تیرتی و مذا ہونکی تبھی را

جواب باصواب مومنین ہی

تبرا تھر تو ای ملعون روسے — اوان مرغی جو دیوی نیک سندے
تجھی تھی مرغ نا ہے یا وسا رے — کہ تیرتی مرغا زون ہی ہات
تو تھی قاضی نا بغضا یلی گتا — تو ایک مرغا تھی دلیا زیبدا
جلال الدین میں جلالہ کرکتا ہے — لگا قاضی نا جوڑا او سکی نوحا

ترک ہووی تو کروی بات — جوتا قاضی ہویی بیبہ اور بیز
تو او بیبہ کو جہاتی لگا رے — نجاری ہے او قاضی افی
لہلا دوہ نا دیاز بیجاتی جیبہ — کرا تو ابھی جیجا بو جیبہ

بھی اپنی عقل یہی ہی تھی — نہیں آتا تمکو غیرت
عدو ہیں رفض و خفت کے بار — ذرا تو ہو تجمل تو او خشمگیں
عدو سنی کا کی اور حب علی کی — مساوی ہیں کہاں جا کسی سے

جواب باصواب موسومہ بہ

عدو ہیں نیک و بد کو ہوں برا — اسی کو سمجھ رہے ہیں مجتہد
سیدی ہی سیاہی ہمعدوے — تو ای سنی نہایت بیا خوے
اگر ہی تون استخراج اعداد — تو یہ مشہور لفظین سنی ہو شاد
نفاق و منکر و خائن کو پہچان — ابوبکر و عمر ہی او عثمان
بحق لون علی سی ہمعدوے — عجب وان تیر ہی نشانہ
بہ لفظین ہین قدیمی اسی سے — سنی لفظ سی ہی زادہ ہو تو
نہ اوقف و الحساب ہین سے — وہ اصحاب علی ہین کہ ہین سے
تو ای سنی نہایت بوا ہوشیار — ذرا لفتی تو ہر سنی کس سے
اگر ہی چار یار نبی دشمن آل — تو ہی طماع سنی جملہ کن وال
اگر سنی ہو کہی سیدھے — تو ہر گز کچھ نہیں اسمین رو ذی

کہی شیعہ نے جب لعنت عمر پر ۔۔۔ جڑی اک بات تو کو یا تیری بر پر

کیا شیعہ یہ تو نے بس حلال لعنت ۔۔۔ وہیں تیرے تلاتہ پر ہوئی لعنت

ہوا اپنی کہی سی منفعل تو ۔۔۔ ہوا پیرو سنی بھی اپنی تھل تو

جہنم میں تو جب جاوے گا اول ۔۔۔ زنیکی جھوٹ تجھ سی تین سو سال

مجب ٹھہرا علی کا نام عمر کا ۔۔۔ ہوا طعون او دہر کا نام او دہر کا

یہ قول سنی بعقل و دین سے

سبب کیا ہے کہ یہ ملعون ہوا ۔۔۔ نہیں جاتی کہ اپنی کی سیاہی سے

جواب باصواب مومنین سے

خلیفہ تین جو تینوں تیری نادر ۔۔۔ ہی او ظاہر نہیں یہ تیرے سیاہ

رہی برسوں ہی پیغمبر کے ہمراہ ۔۔۔ مصاحب بڑی کو تیری

مرا ایمان کب لاتی ہی فاسق ۔۔۔ جی جب تک ہی موذی مثال

وہ ملعون بیان کی دم سے ۔۔۔ رہی ہی کب ہوتی ہی سیدھی

تو ذہن کی تق ہی مدح اسکے ۔۔۔ کہ تو ان رفت از کی سیاہی سے

بنا زنگی کا تجکو ہو معلوم ۔۔۔ رسائی ہیں کیا ہی نہی

ابوبکر ابن العین کرد کفت ہے
تو نا بخار ای مرتد عمر سیے

عمر کی وصف کردن نہ چہیے حالے
ہی نر ودی دلبری کردہ بالی

عمر کا وصف مردودی جو تہرا
تو پہر عثمان ہووی کیون نہ ترسا

بلا غبار کو یا نقتل تہ لہ لہ
ہی اور حنبلی لوگ لی خوش ہو

تیرا مرشد جو محی الدین شیخی ہی
عدو اوسکی تو لوگ لی نا سبی ہے

ہی شیطان شیعہ اور حواج باطن
نرہ تو خوبیو نسی انکی جا ہل

تیرا کتی ہی یا تو ہو کی بکلہ معلوم
رہ بکلا لوگ ان پر سہہ ہووی یا روم

لعین ہی ابو حنیفہ و ملا دے
الف آخر لعین کی ایک برہا تے

یہ قول سنی یہ عقل و دین سے

پس ای سنی نواب خاموش ہی
نصایح اسی زیادہ اسنی مت

چوتھا باب اصحاب مومنان سے

ای سنی نہ لیو نکر ہو تو خاموش
لیا شیعے بکلو یر یا یو ش

ہووی تو لہ یر جبہ قت یہ کلام
تیری منہ پر سی ایک دھڑی یہ

کہ لشکر شجر میں اوسکو لیجاوے ۔۔۔ اوتاری نیچے آہستہ شلوار

ہوئی اقصہ دونو زیر و بالا ۔۔۔ گیا شیطان لے منہہ چشمنی کالا

فراغت کر چکا جب وہ سیہ کار ۔۔۔ پہنادی پہر اوسی صورت شلوار

ہوا مندی ہی پہر تو اوسکا معمول ۔۔۔ کہ وہ ضحاک سی رہتا تہا شلوار

کہایا بیٹ آخر ہوئی شیدا ۔۔۔ ہوا ضحاک سی خطاب پیدا

ہوا ایل کر جوان جسدم وہ تنہا ۔۔۔ لگا نادر سی ہر دم کرنی تہتہا

سُرین دیکہی جب اوسکی موٹی سی ۔۔۔ تو ہر دم پھیجا دی اور لوٹنے

غرض ایکروز ہو تنہا تہی اسوار ۔۔۔ کیا ضحاک نی ہی نجہہ انکار

جُڑیا ضحاک یہ اسطرح ہوا خر ۔۔۔ خر ہی پھر یا بچہ جنی ماما

ہوئی جب حاملہ بیٹی سی ناپاک ۔۔۔ جنی وہ زانیہ ایکدختر ناپاک

اوسی کہوری پہ خنجر پھیک مارے ۔۔۔ ہتیا ابن مغیرہ کی وہ پاپی

کہایا بیجا کی اوسکا ختمہ نام ۔۔۔ ہوئی پیلر بڑی جو بیوہ بیت نام

کیا خطاب نی اوسکو وسی کالا ۔۔۔ اکیلا پا کی اوسکو تو ڑ ڈالا

ہوئی السیتن آخر وہ مُوید ۔۔۔ ہوئی حضرت عمر تب اوسی پیدا

کہ ایک بوڑھی ہی حبشہ نالزاد سے — عمر مرمد کی لگتی ہی داد سے

شتالب میں یہ ہی بھی اک بحر تھی — جو تھی اہل تسنن کا پرہیز سے

مگر لکھنے میں یوں نساخ شیعی — کہ تھی ہاشم کی ایک ضحاک اولاد سے

وہ حبشہ تھی نہایت شوخ و بیباک — بہت ضرار یار عیار سے

نہایت جوش پر تھی اوسکی مستی — وہ کالی ناگنی تھی سب کو ڈستے

نظر آیا جو اوسکا شوخ دیدا — ہمنام ابن مغیرہ نی خریدا

نہایت ہی اوسکو ایک شہلا تھی — نہایت ہی اوسکو ایک شہلا تھی

نازک تار رہتی دست محفوظ — رہتی سندونسی اوسکی بحفظ

لگیتا اوسکی ناری میں لگا کر — غزل سندونسی تہا اوسکو بجاتا

کئی ایدن جو وہ دنبی حیرانی — نفیل اوسی نکا انکہیں لڑانے

قرینو نکا وہ تہا مطلوب بدذات — لگا ضحاک سی کرنی اشارات

کہا ضحاک نی لاچار ہو نا میں — کہ تہا حیرم کی شہلا رہو نہیں

نہیں تو مدتیں مجھ سی نہ نباتے — ابہی بہاتا یہ تکلف اٹھ جاتے

نفیل روسیہ نی یہ سنکر — مدد شیطان کی سوجہی یہ تہ

دلیلِ آوں شبیدم میں کجی پر — تہیں واجب طاعت تب کسی پر
مجھی او سوقت راہ راست دکھلاو — جو بہتر جانی ہو مجھکو سکھلاو
ہی ایک شیطان پیر و ہادی رہبر — کہ وہ مجکو ہمیشہ ہے ستاتا
مجھی جسوقت تم دیکھو غفلت — ذرا مجکو جگا دینا ای اہل بصیرت
غرض ہو کر تیطا کا ہاتھا — ہوا لڑی دیں میں جیہا سنا تھا
ہوا ز ابلیس اور اوسکے جنسے — تو ای سنی او نہی حرکا تفسے
تو اب چاہو تو وہ دوم و لے — ہو نہی تم دونو شیطان کے چیلے

یہ قول سنی معتقل دین کی

بتا ہاتف نی جب منعموں نہارا — رکہا تب سیف قاطع نے اسکا

جواب ہاتف سنی متین کی

بہائی تو اوگہاں ہاتف جسکا — ہوا نی قدر سنی واقف جسکا
اگر سنی ملعون نے ہاتف ہوتا — تو ہرگز وہ بہائی پیر ایسا کہتا
تجھی حق ال محمد کی عداوت — ایسا کہتا ہی ہاتف تجھپہ لعنت
تجھے ای متنوی ہاتف ہا تمام — ہوئی مردود لشکر خاص او علم

یہ قول سنی بیعقل و بوزنہ ہے

تو اب خاموش ہو نام خدا لے اور اوسکو کر دی شیطان ملی حوالے

جواب باصواب موسومہ بہ

سنا اور نام کیا لیکا تو ہووے ترا اللہ ہی جانے ہی موجود

عقیدہ سب تیرا اللہ اکبر آوے تو لا زندہ ہی رہیگا کہا ہی ہو دوست

غزالی ہی حوتر ابلہ جو ہووے سمجھتا ہی اوسی کو ہوشیار ہی

ولی شیطان کو سمجھا ہی ملحد لکھا ہی اہل وحدت کافری ہے

الہ وحدت ز ہا جانب ہی بولا رو ہی کا کس لئی ہوتا ہی قایل

تو اوس سیطان لعین و دشمن زدان ترا بولا بہا جیکی حوا ہے

ہوا ہی اسطرح طبری میں مذکور حقیقت ہی ہی اس مضمون کی سطور

عقیدہ جب ہوا بوبکر فاسق اچھلوں لگا کہنی منافق

یہ کہنا تھا ہر ایک سنی اشکارا ہوا ہون کر چہ میں والی تمہارا

و لیکن ہین نہین تم سبھی بہتر کہا تا ہو ابھی ہر کہ خوشتر

کروں جسا تو تمہی منافق اطاعت سی کرو میری نہ انکار

هوی عکیس وشت نده بو صب که سیعه سنیز آی غالب ش

ماده تاریخ

هوا اس نظم معنی یا تعب جوا کها صدا آلی لگی گردون سنی ناکاه

کهی تاریخ تو خورشید طالع کهی نادا سکا برق لامع

ماده تاریخ که کسی دیگر گفته

آخر شد چون این تقریر کردم لعنت بر بو بکر ش

لعنتهای نازبخش ش بر دوم لعنت بر بو بکر ش

نقش و نامه معنی پرور ! مع تصنیف شگفاوت باب ازلی

مرزا جعفر علی صاحب تخلص بفصیح که در سال هزار و دو سند

و سی و شش هجری بسعادت حج مشرف

شده بخط بد خط مملو خطا محمد مرزا بیاس

بخاطر مرزا صاحب مهربان خبر گیر غریبان

مرزا جعفر علی صاحب دار دو مرتبه

کجا ضلع الہ آباد

۴۴

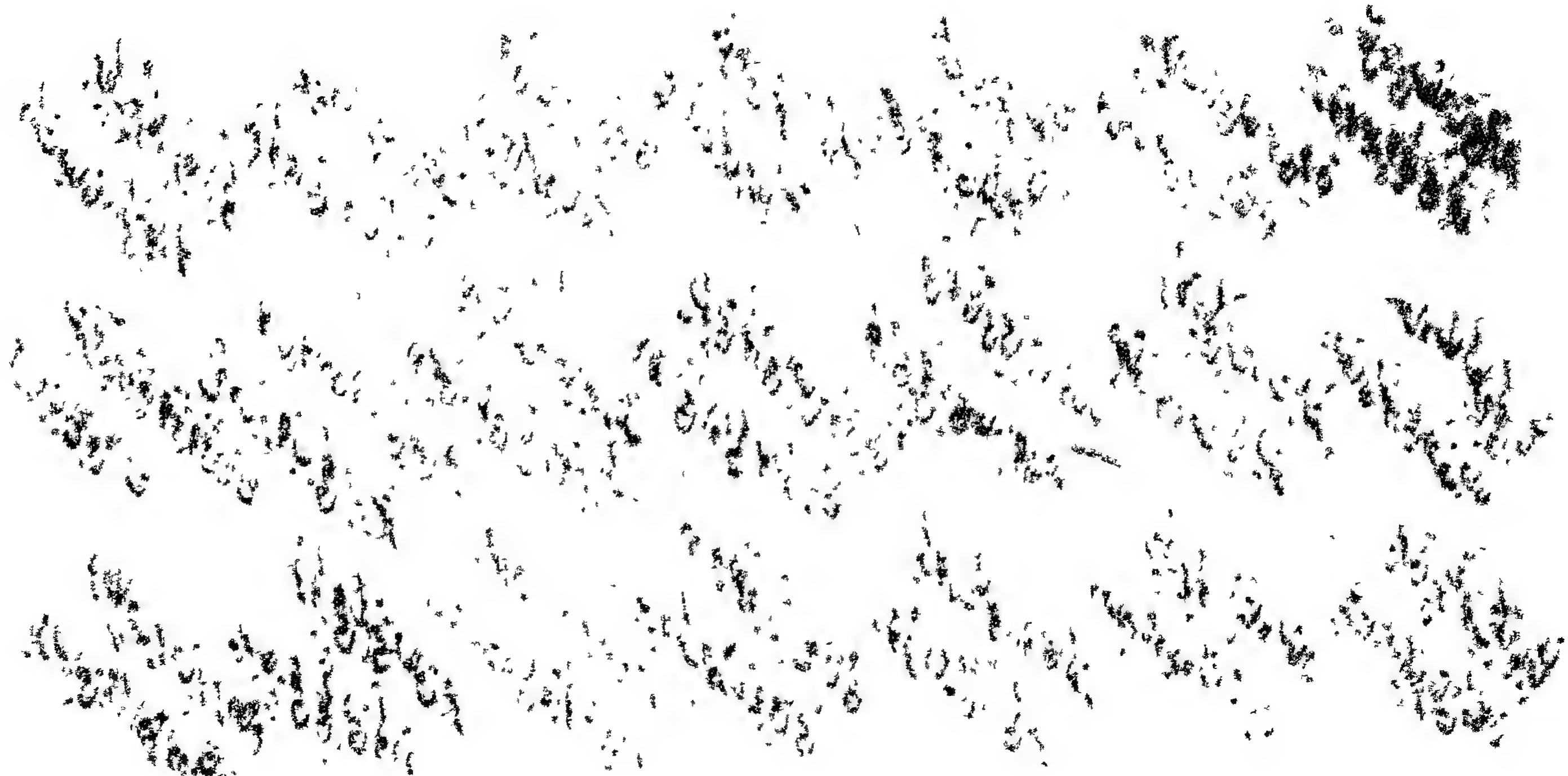

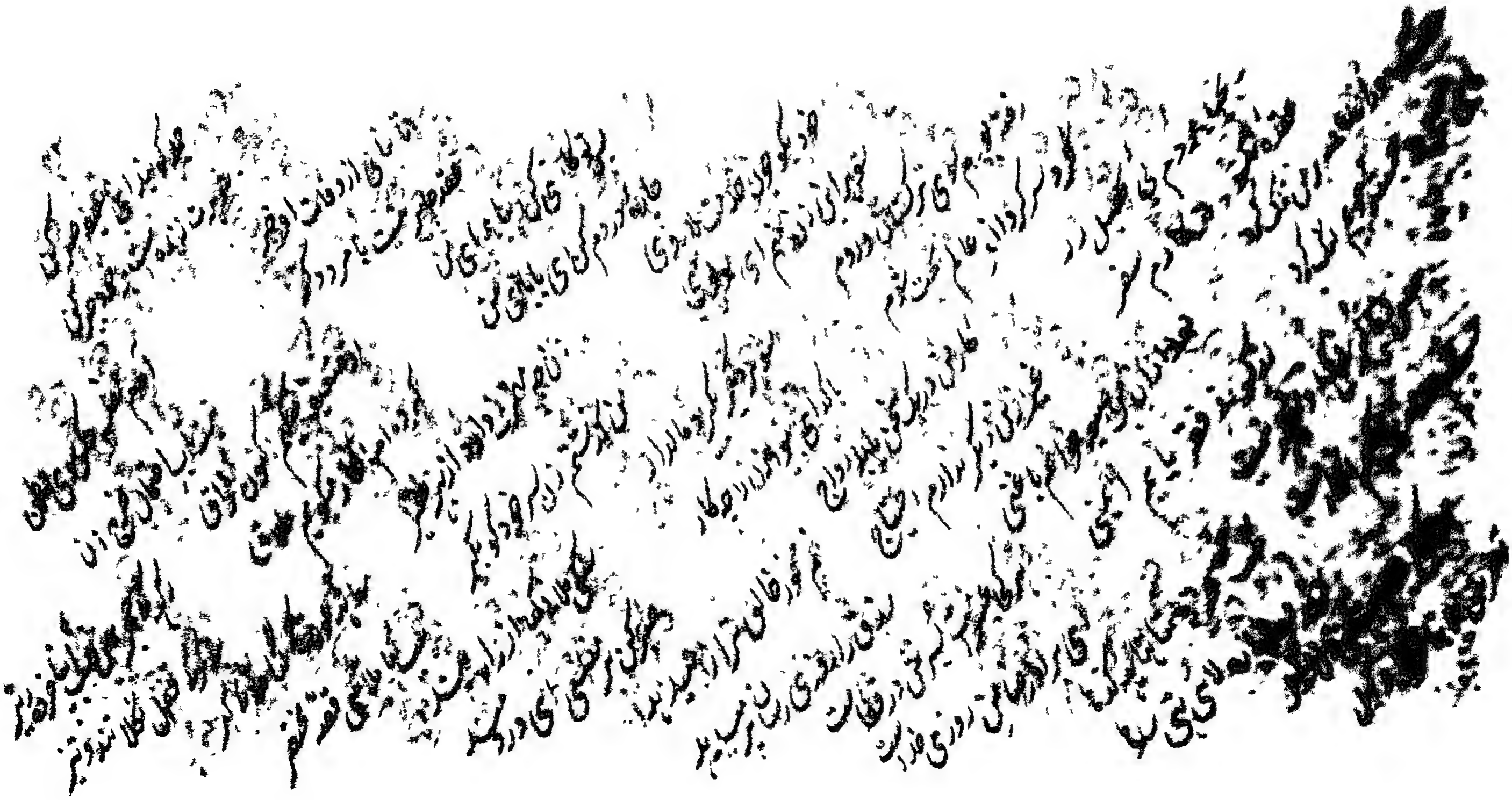

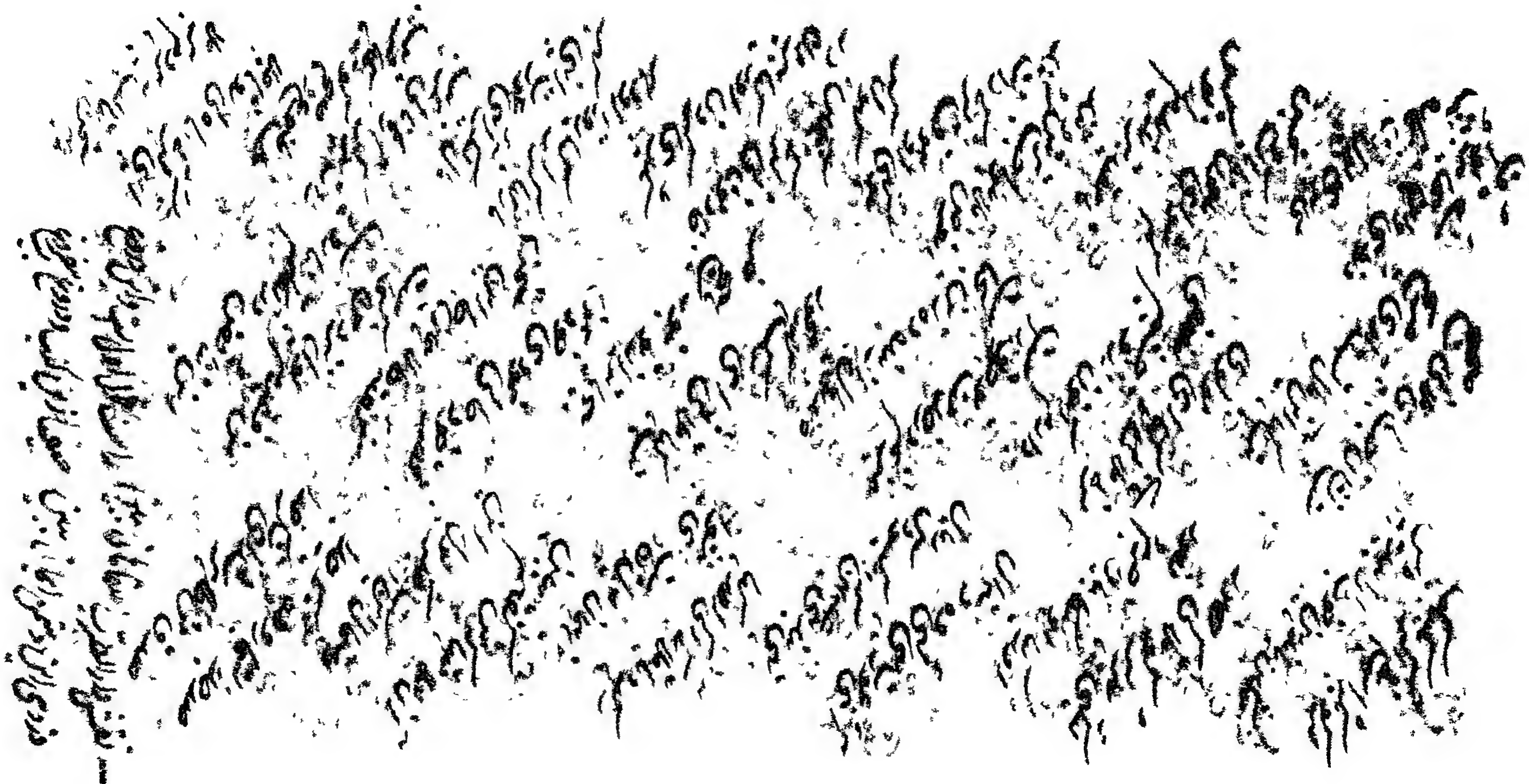

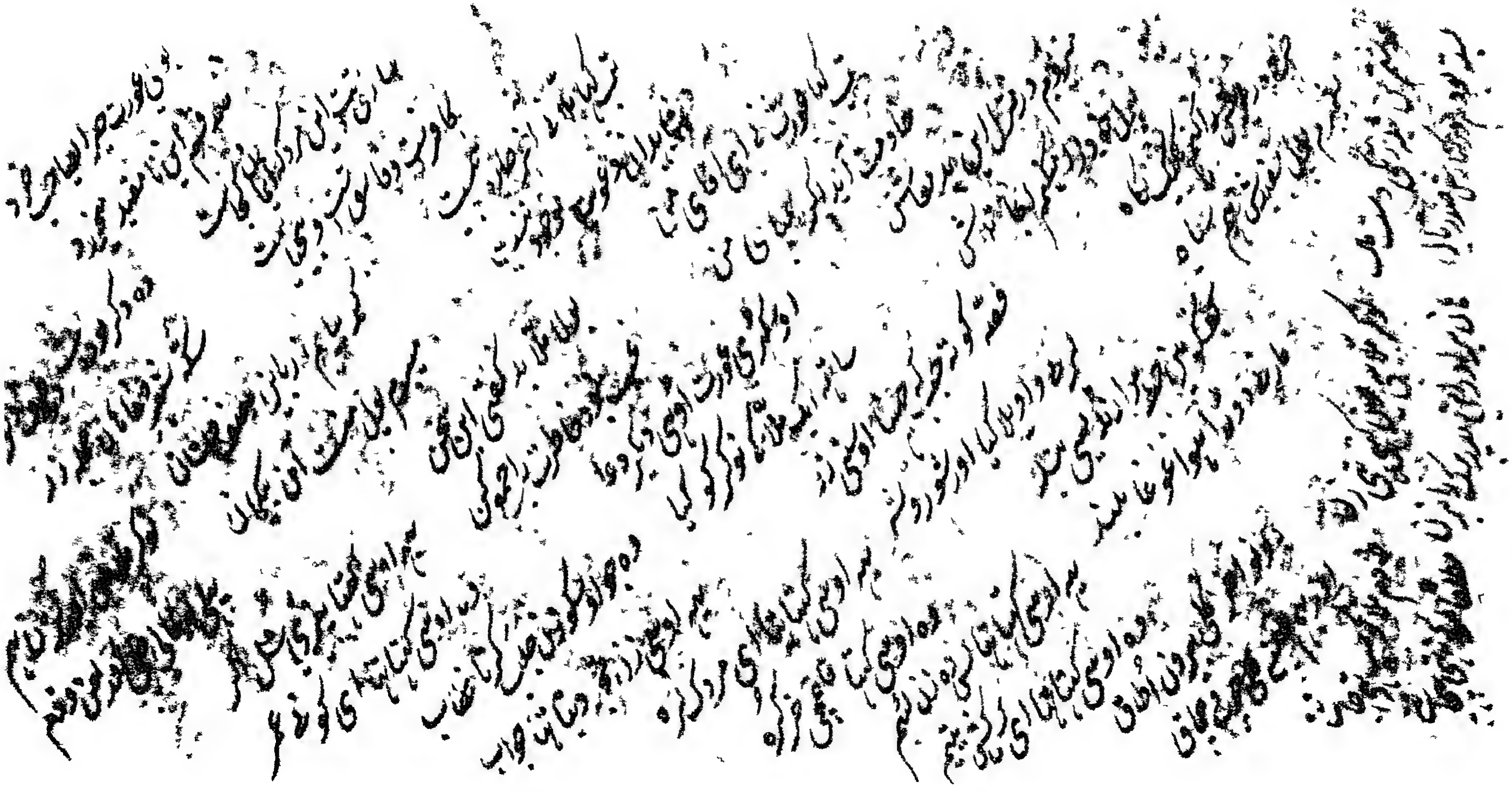

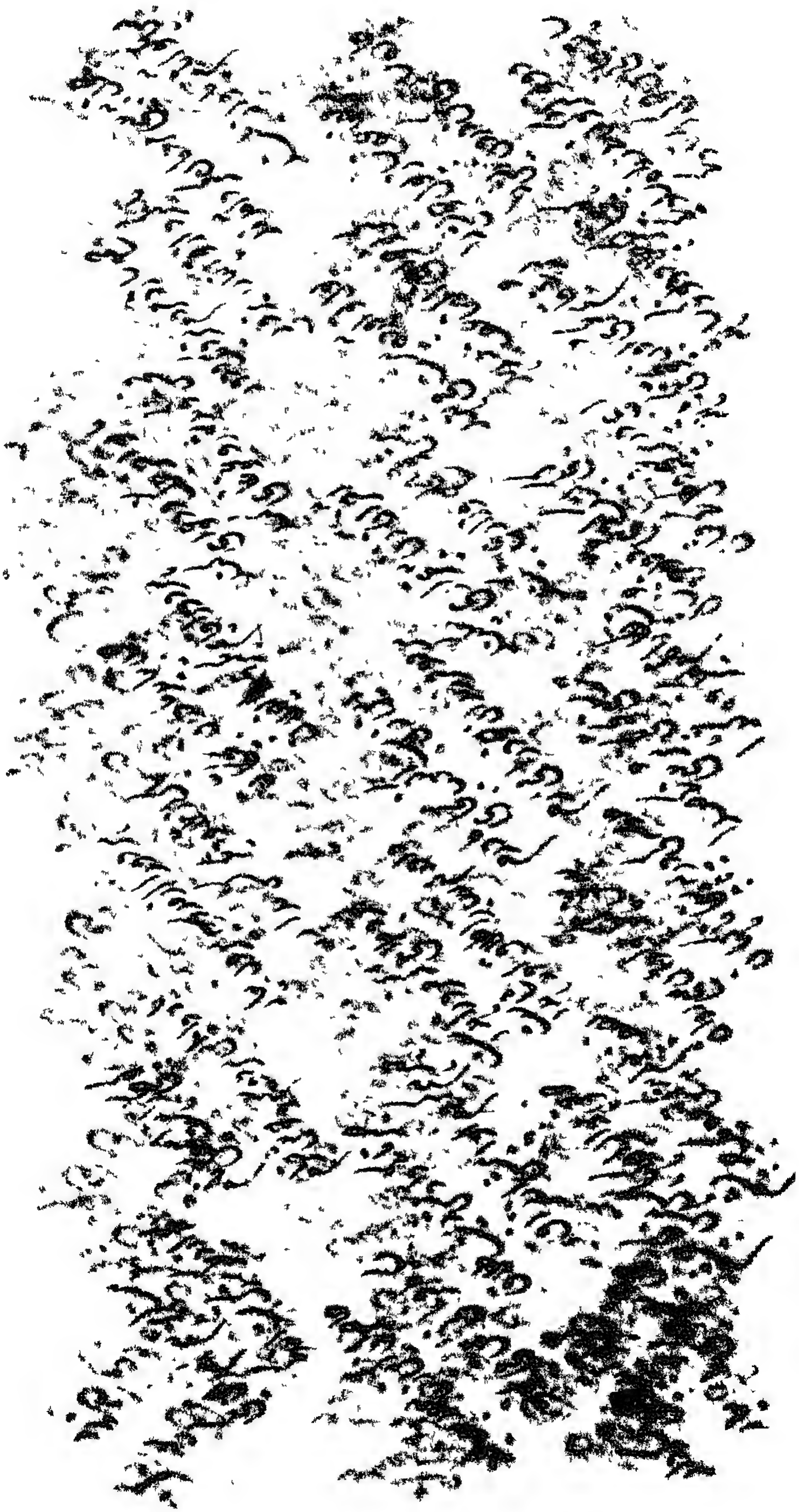

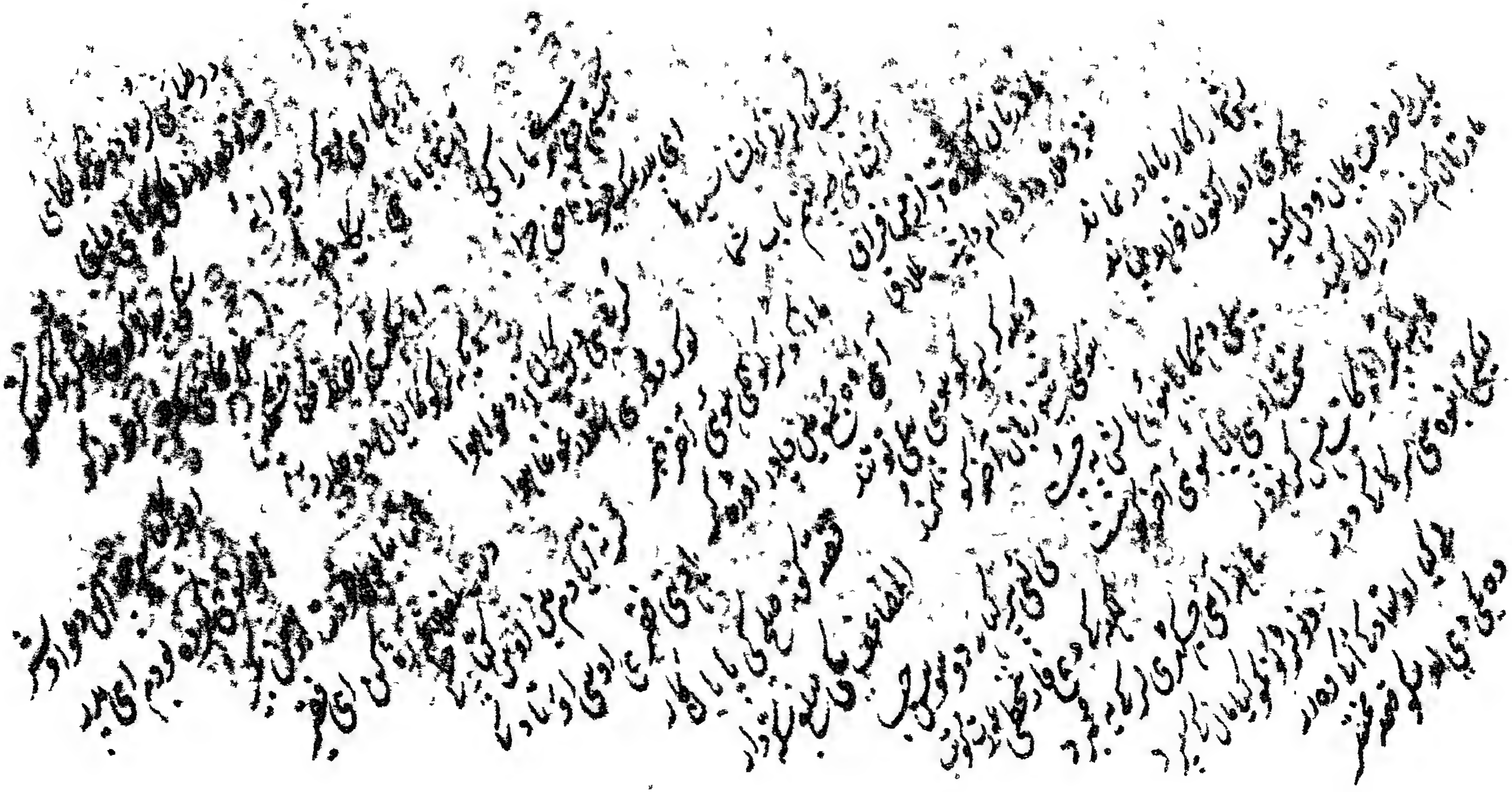

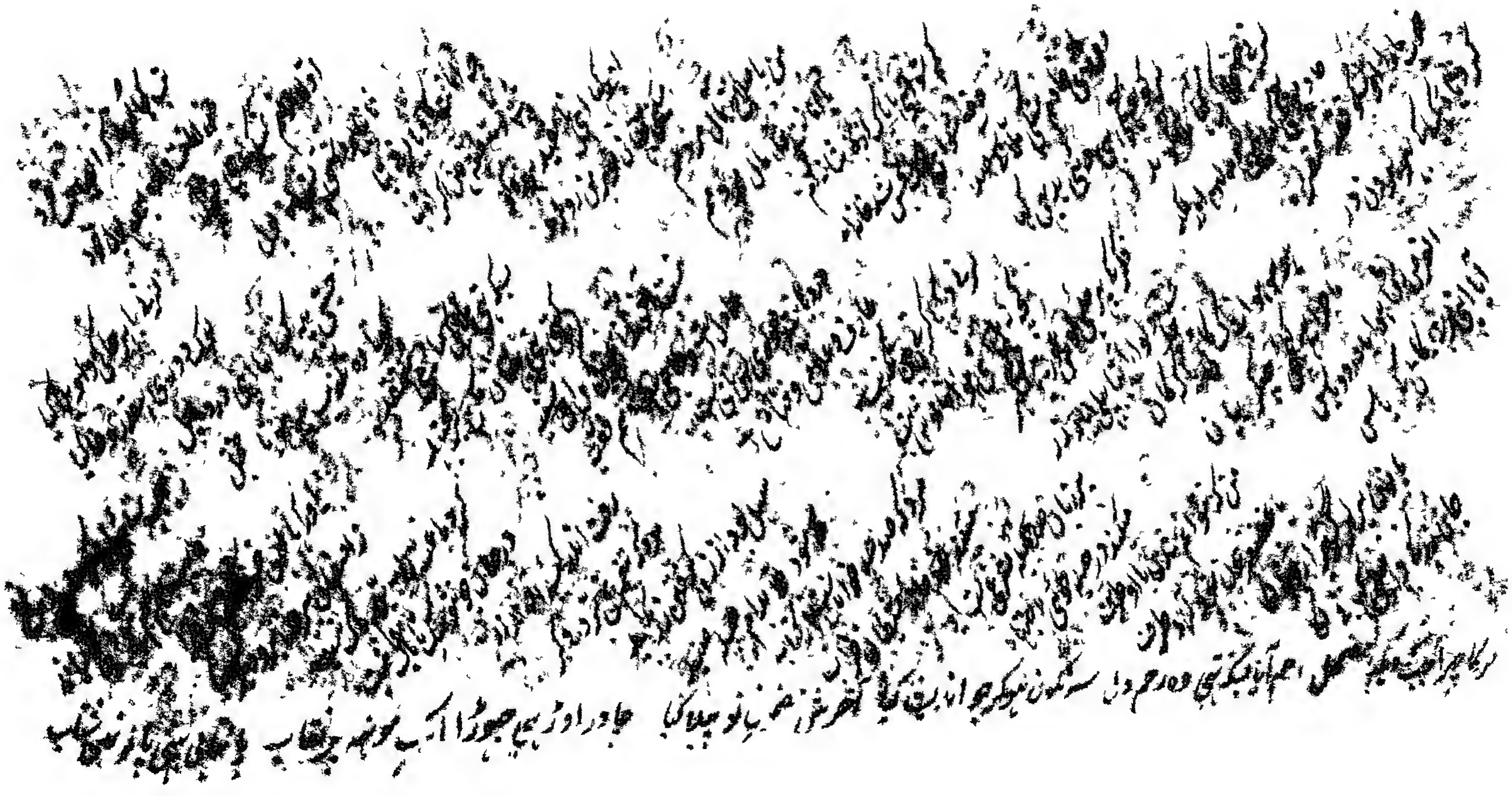

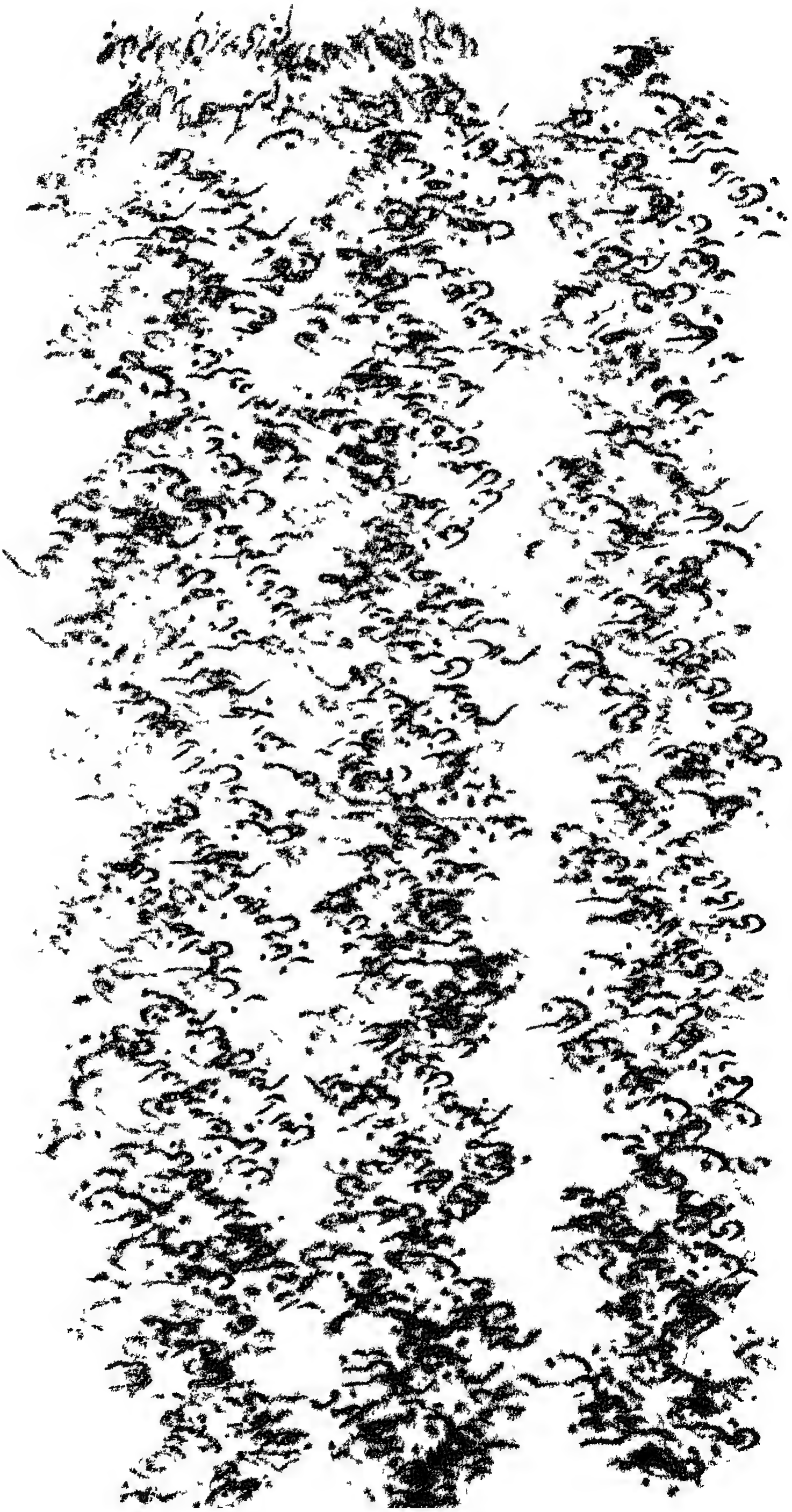

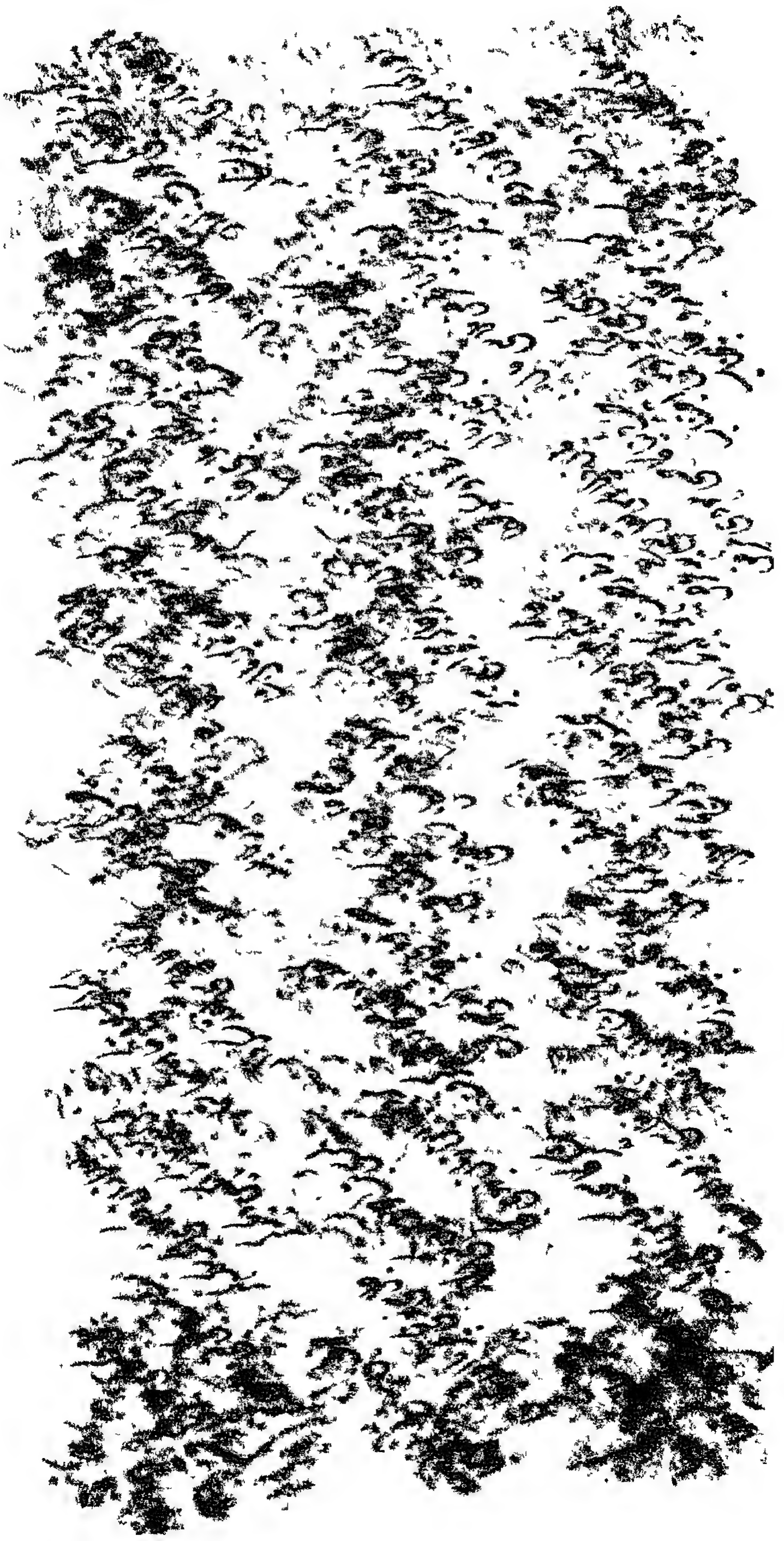

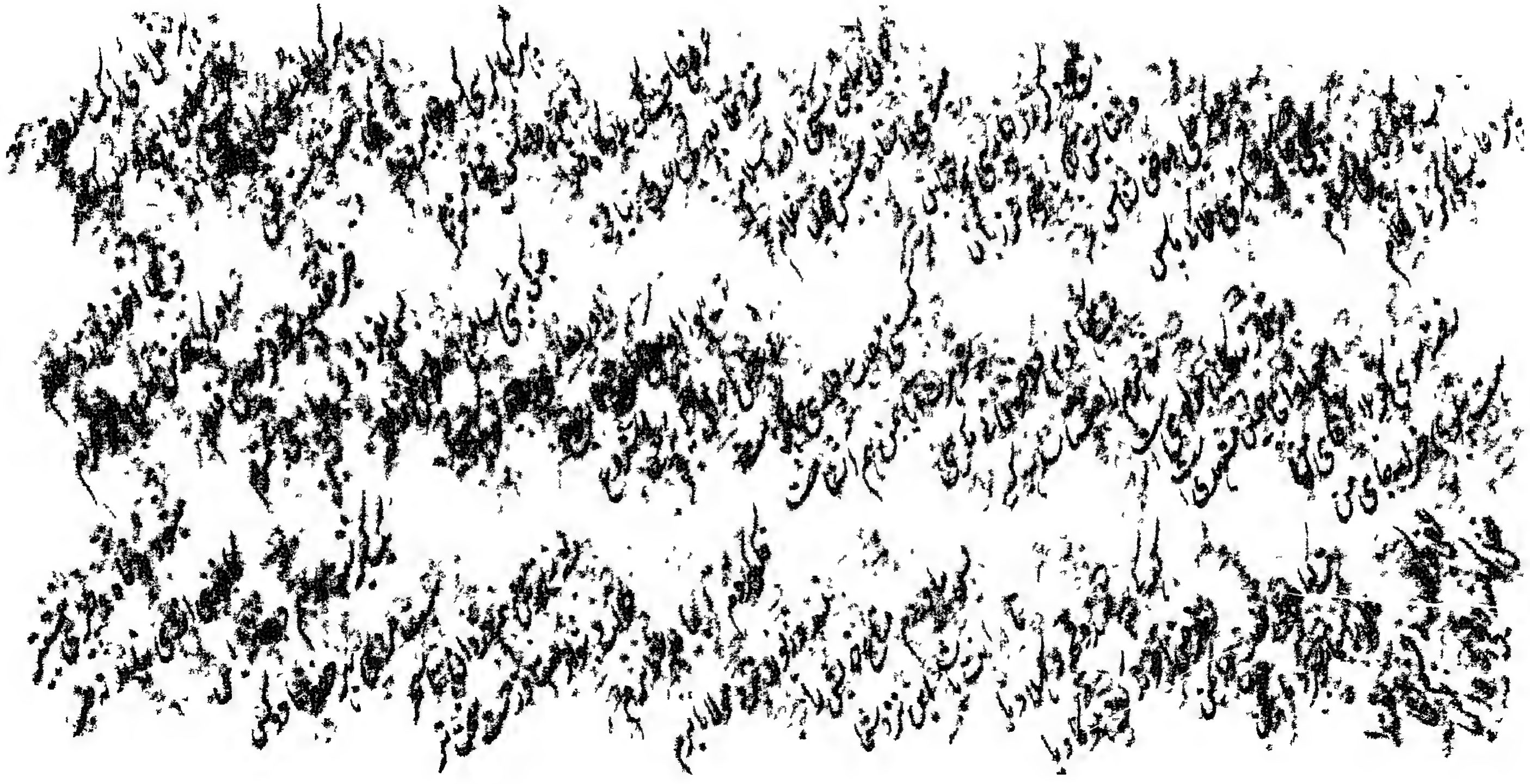

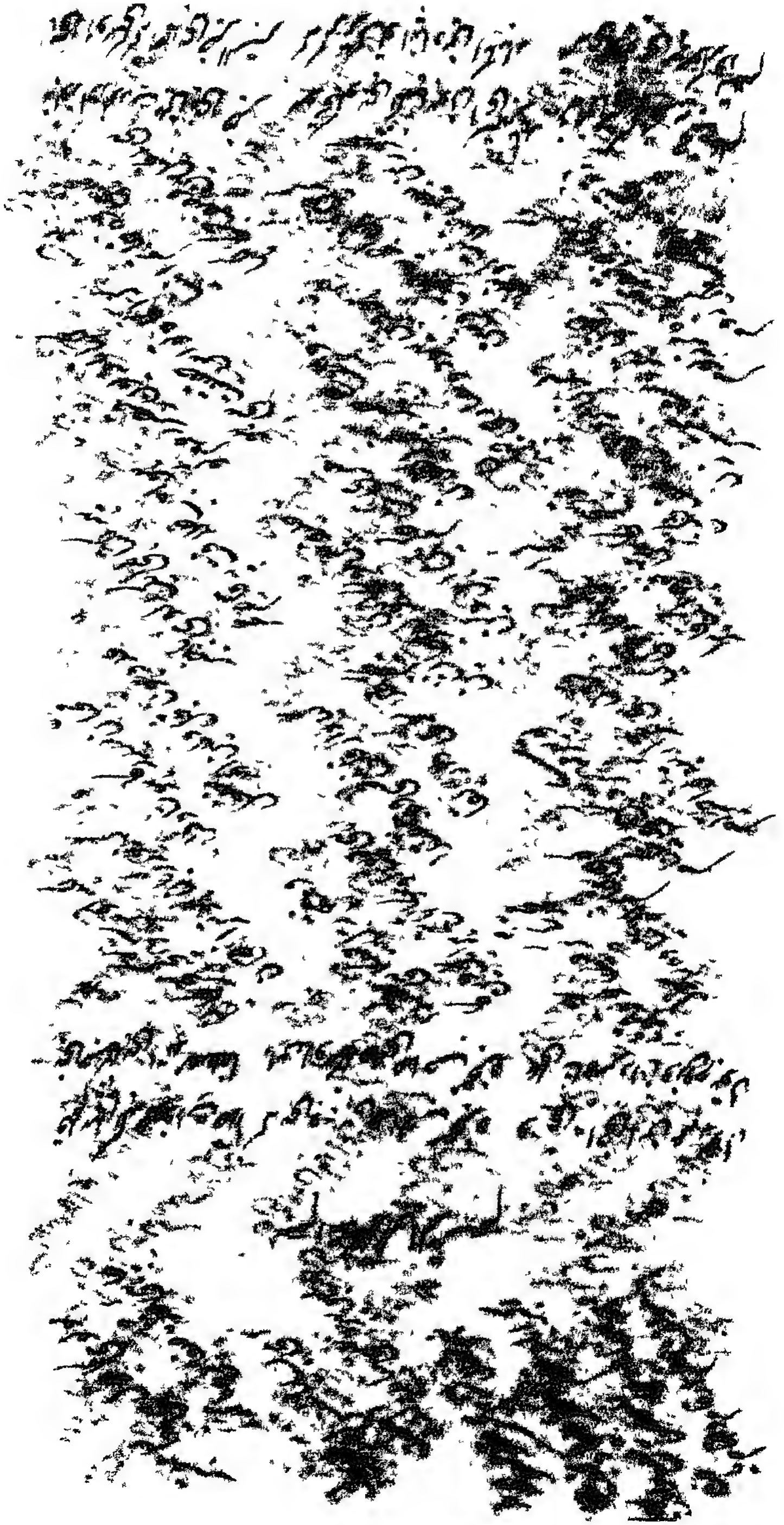

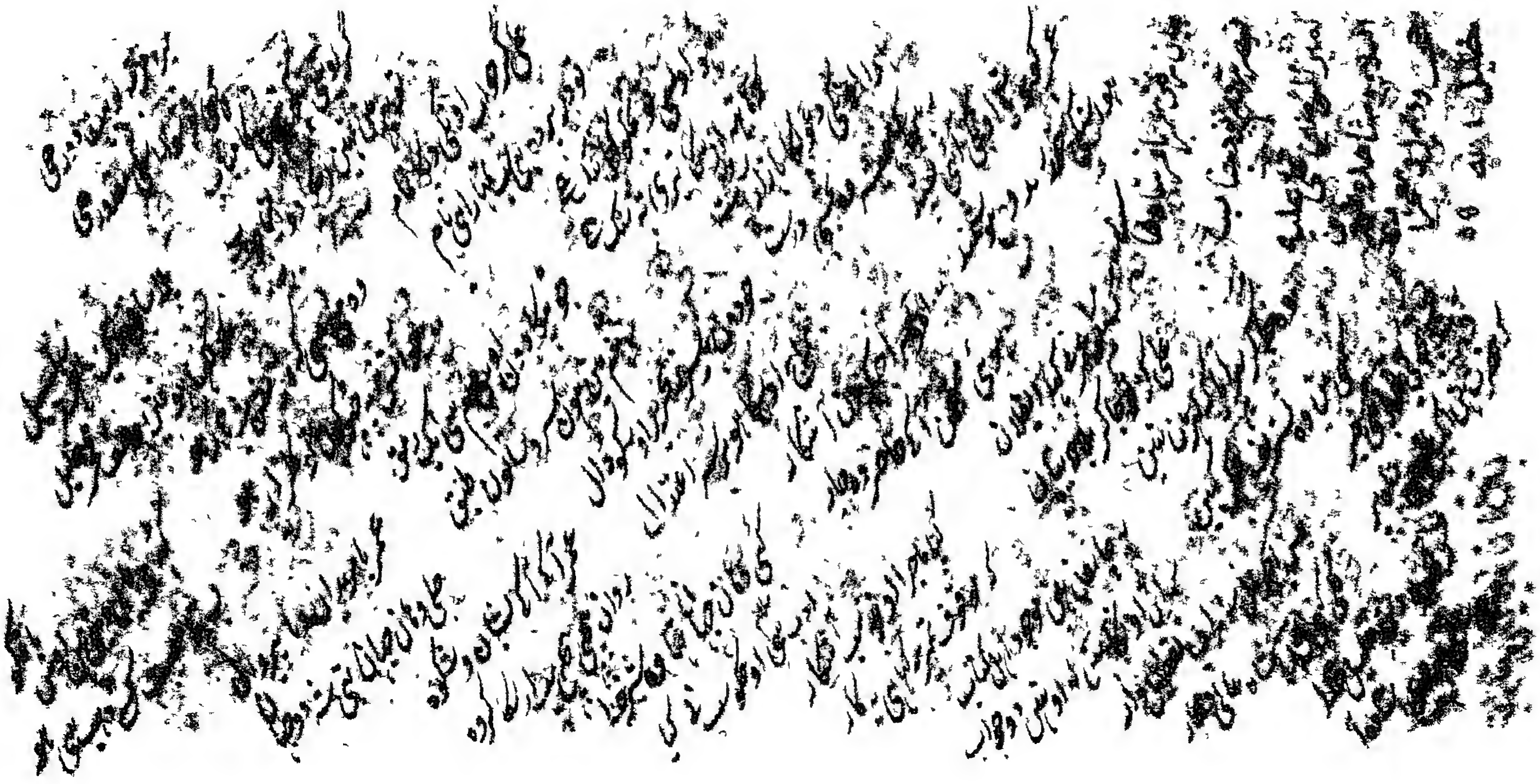

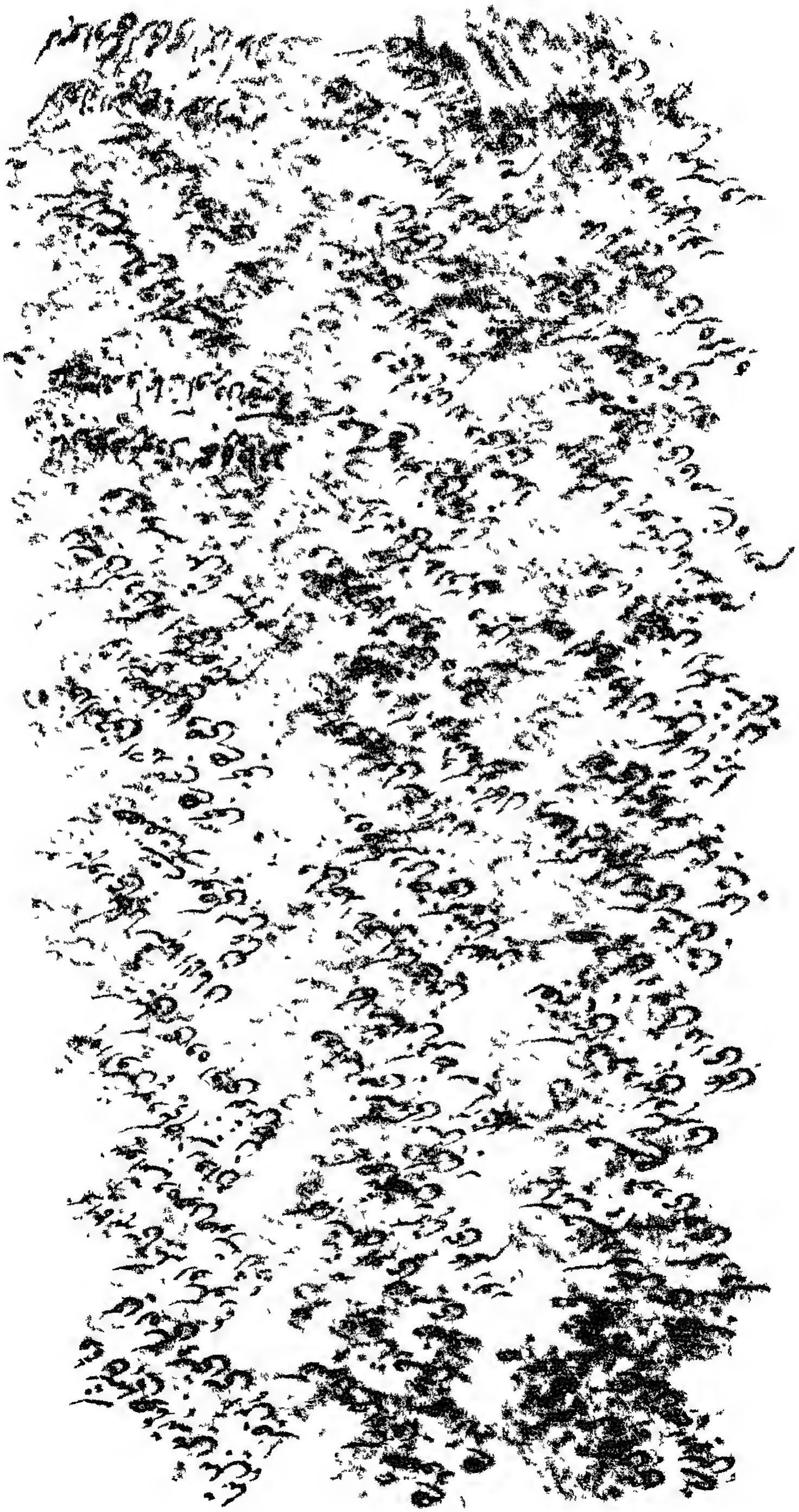

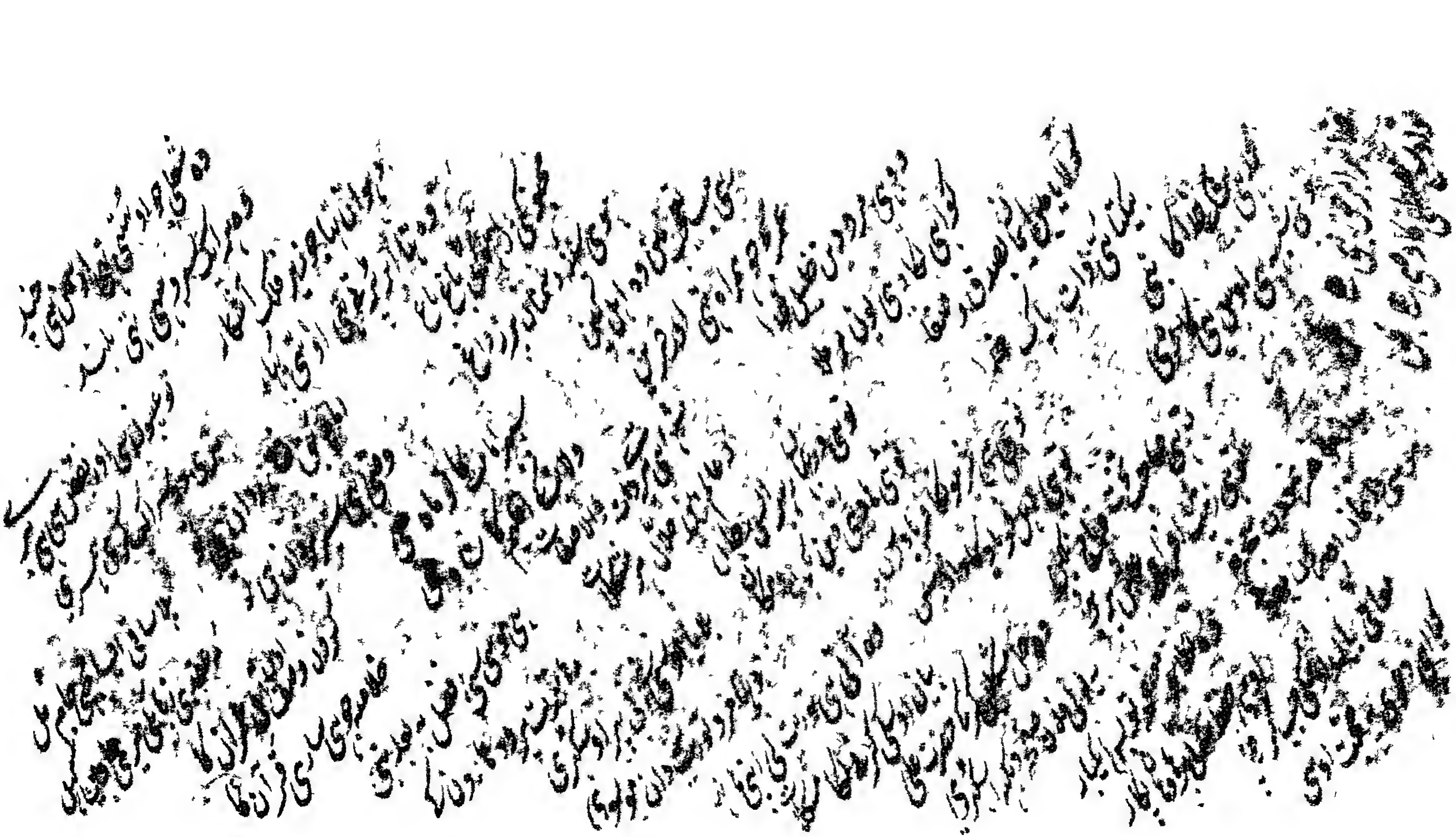

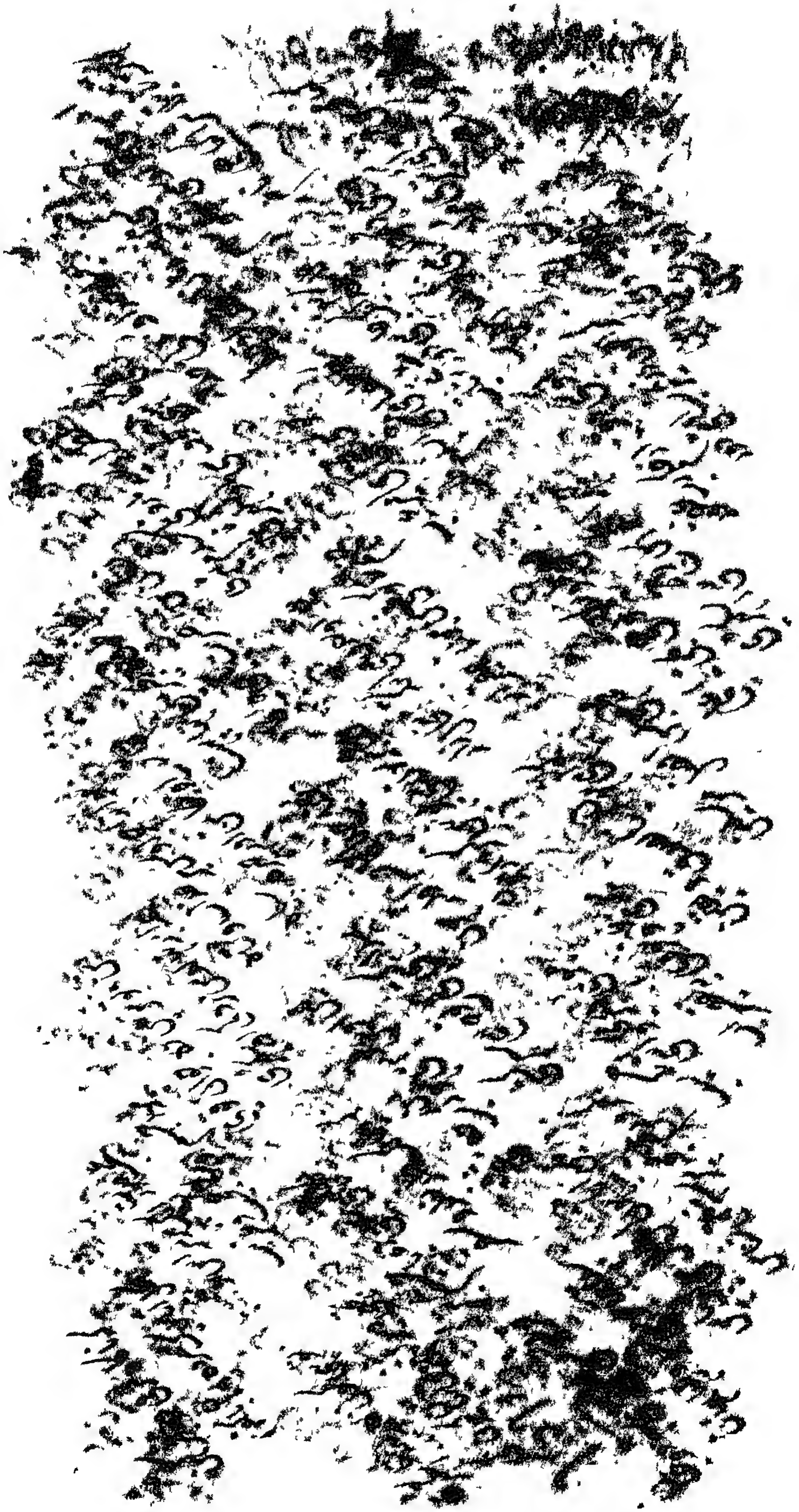

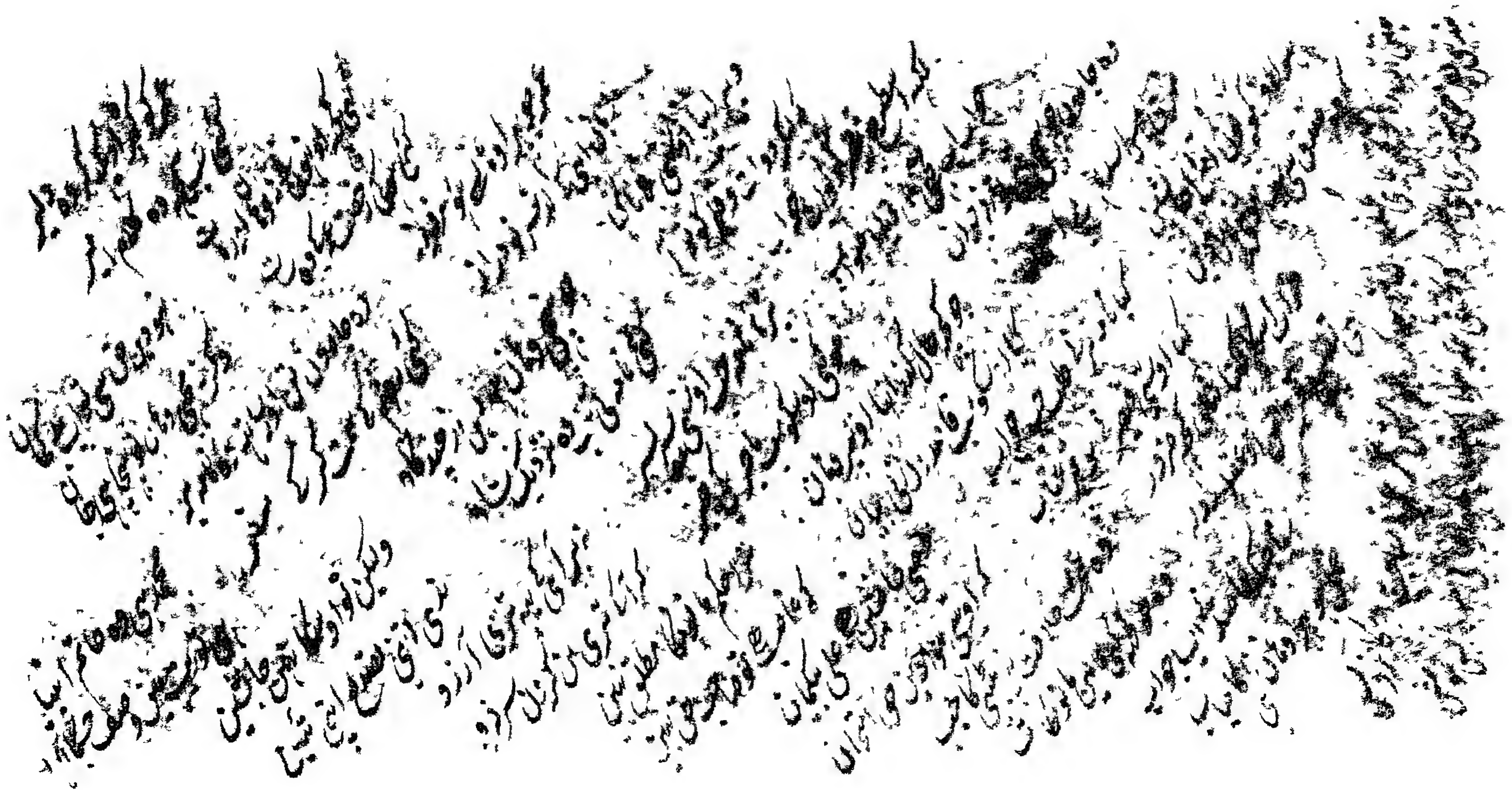

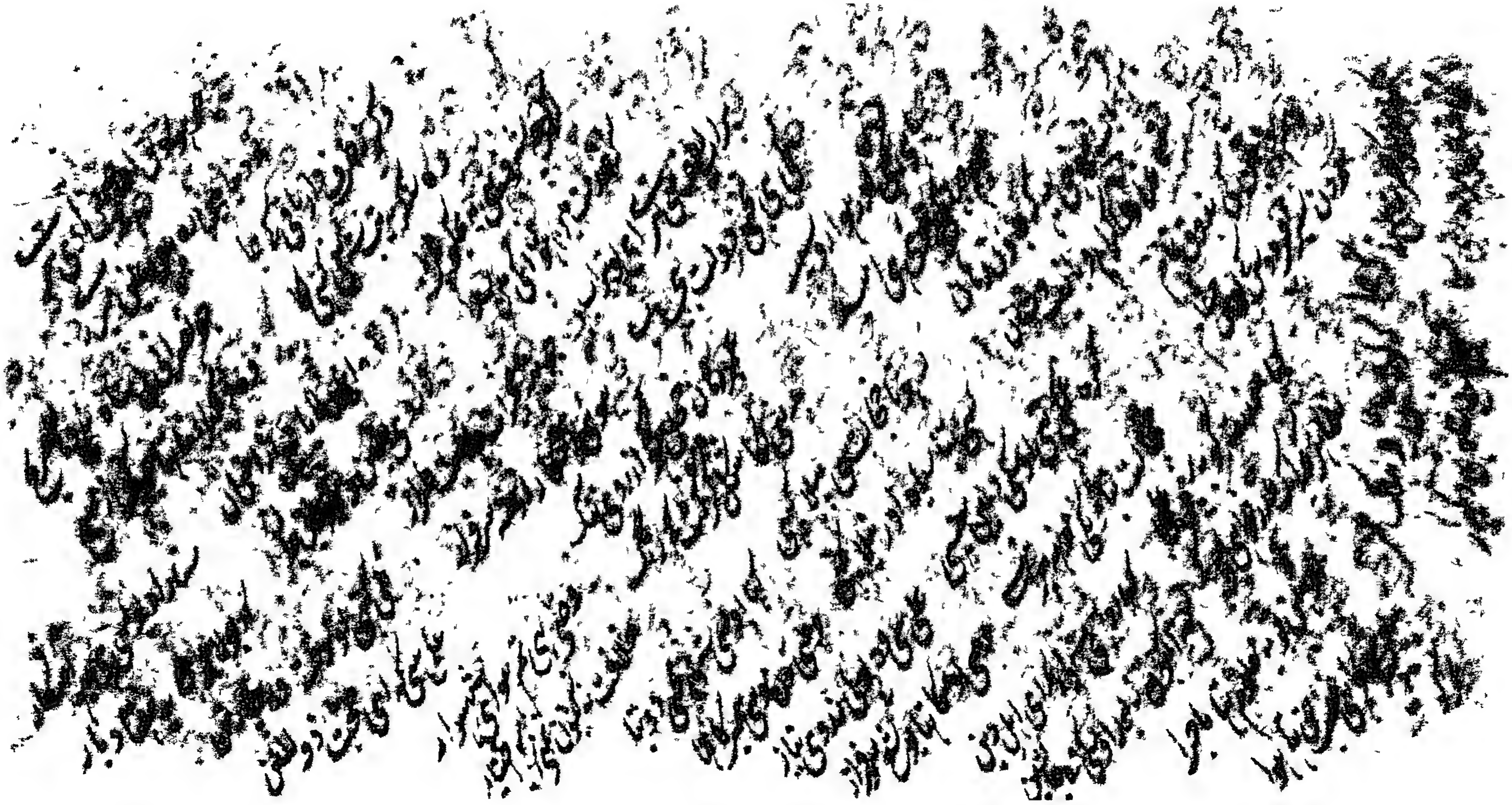

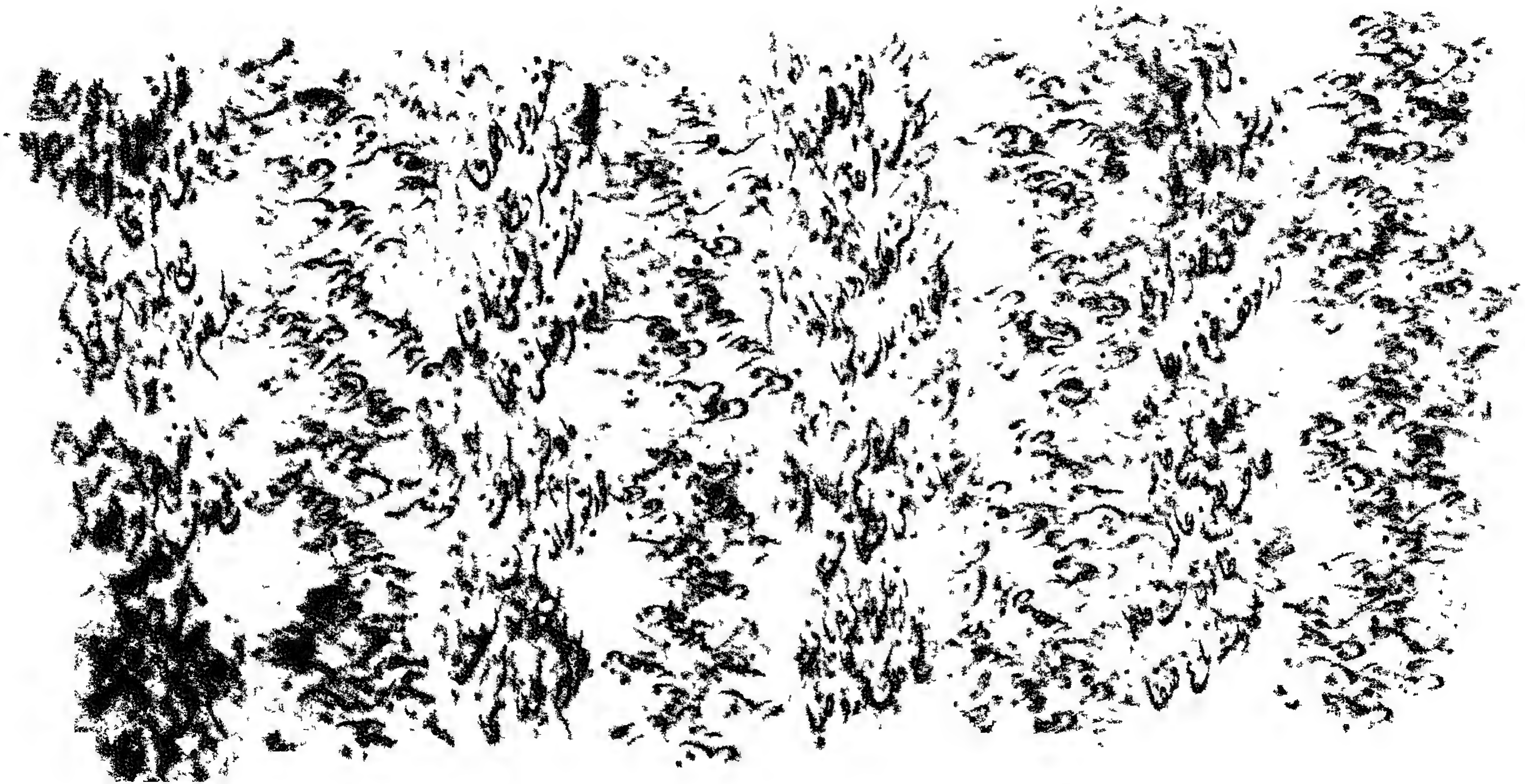

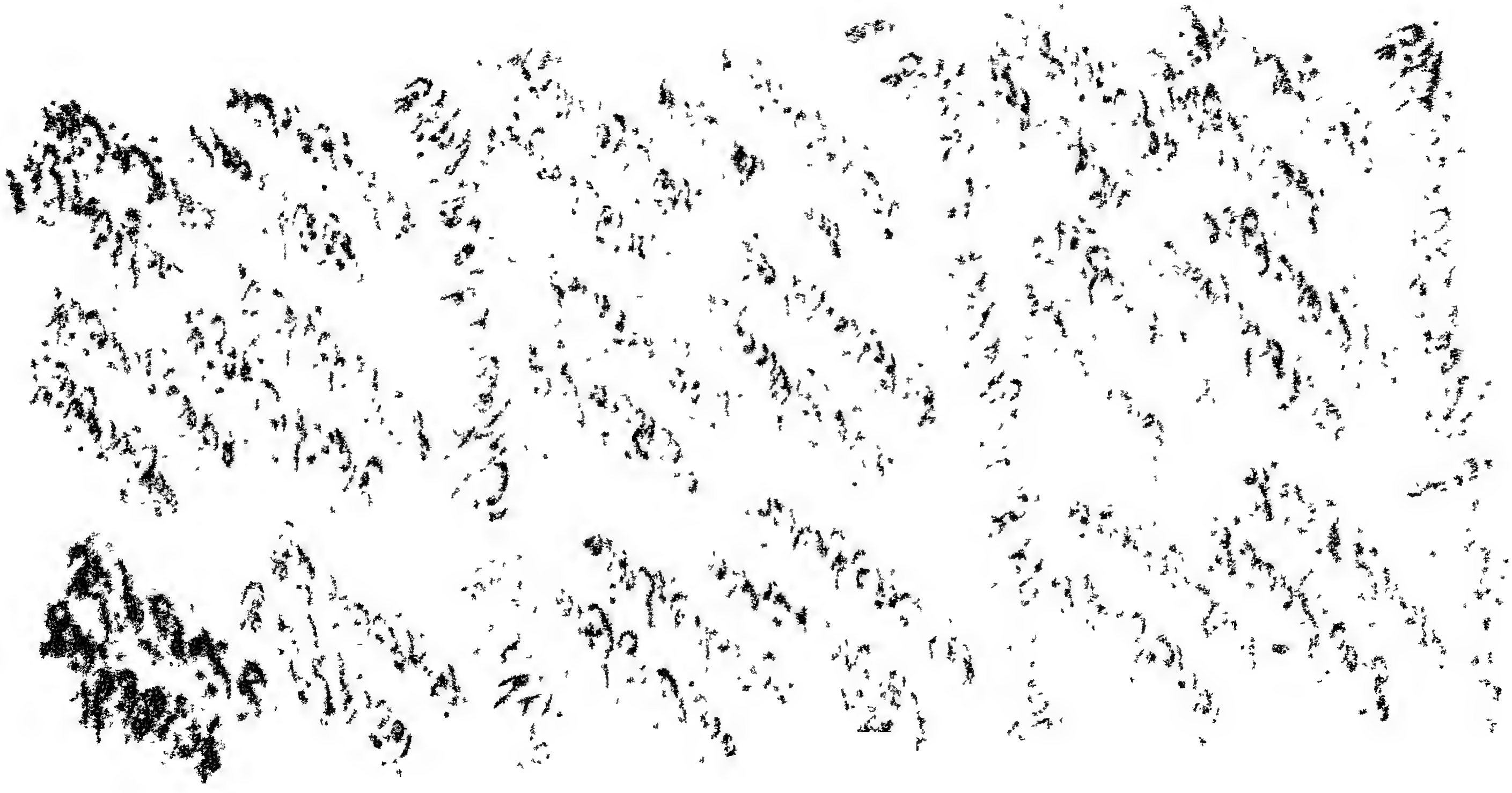

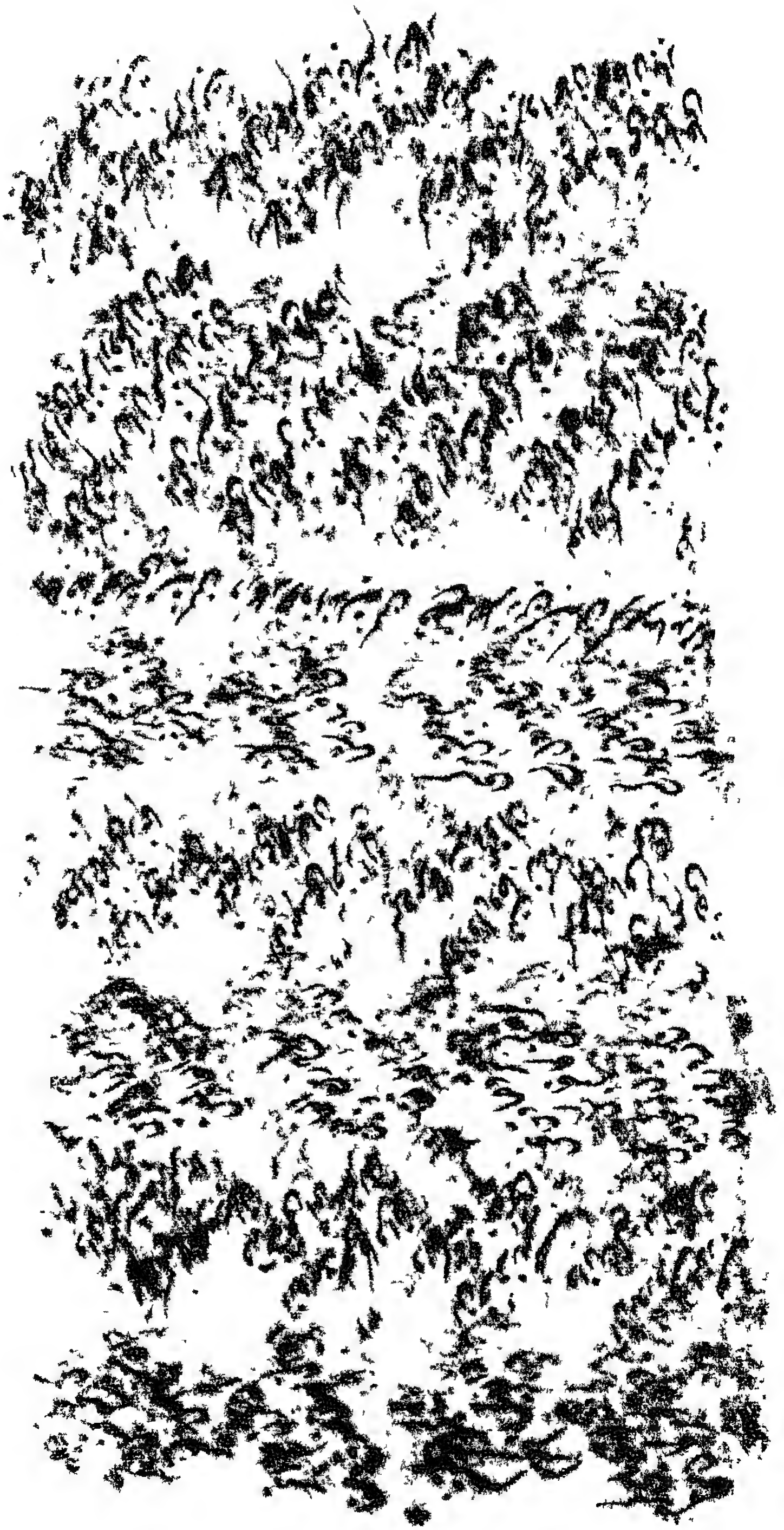

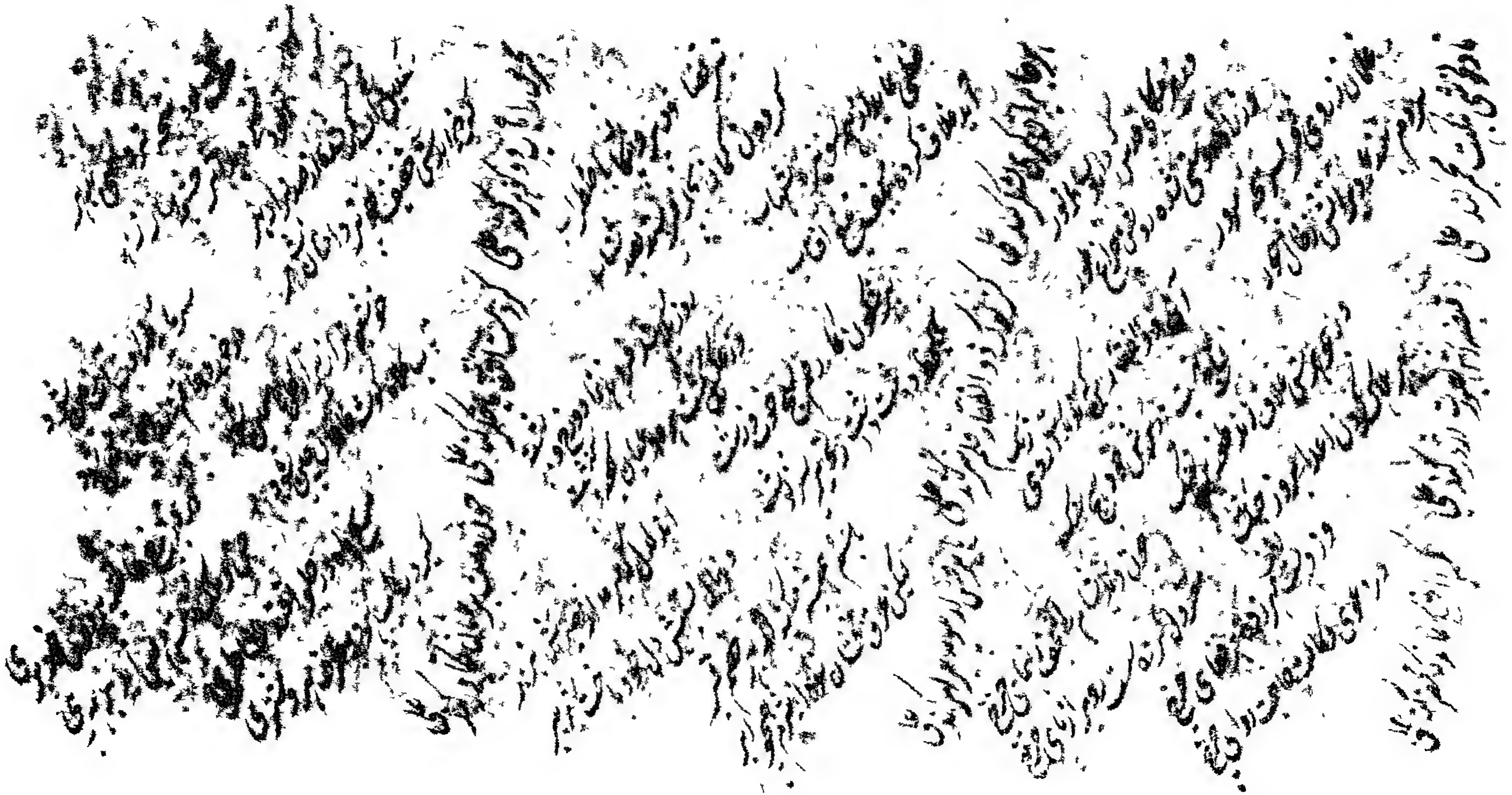

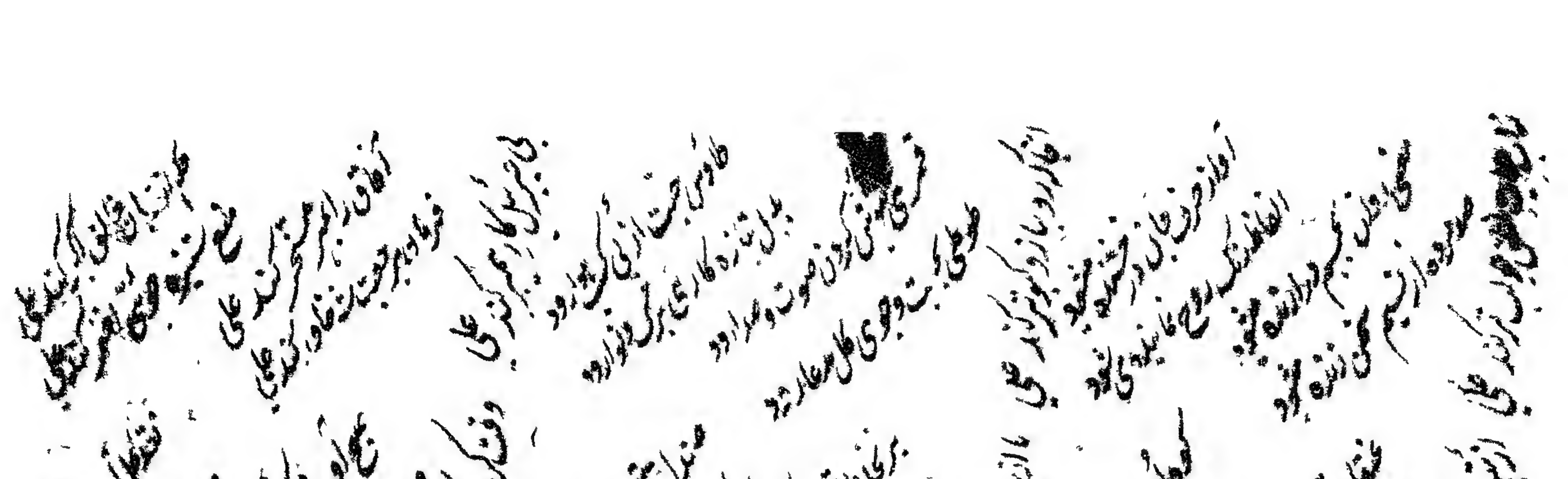

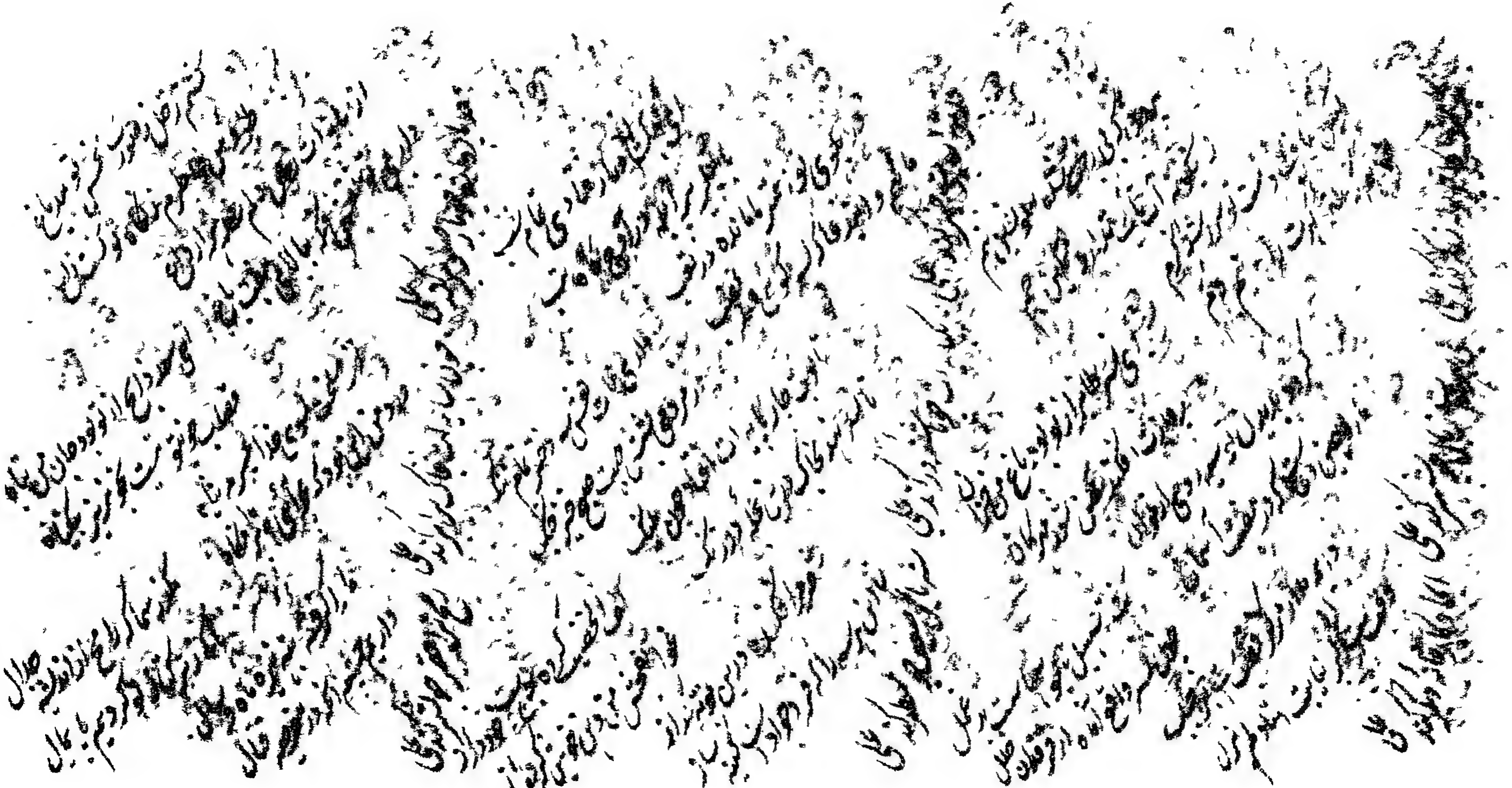

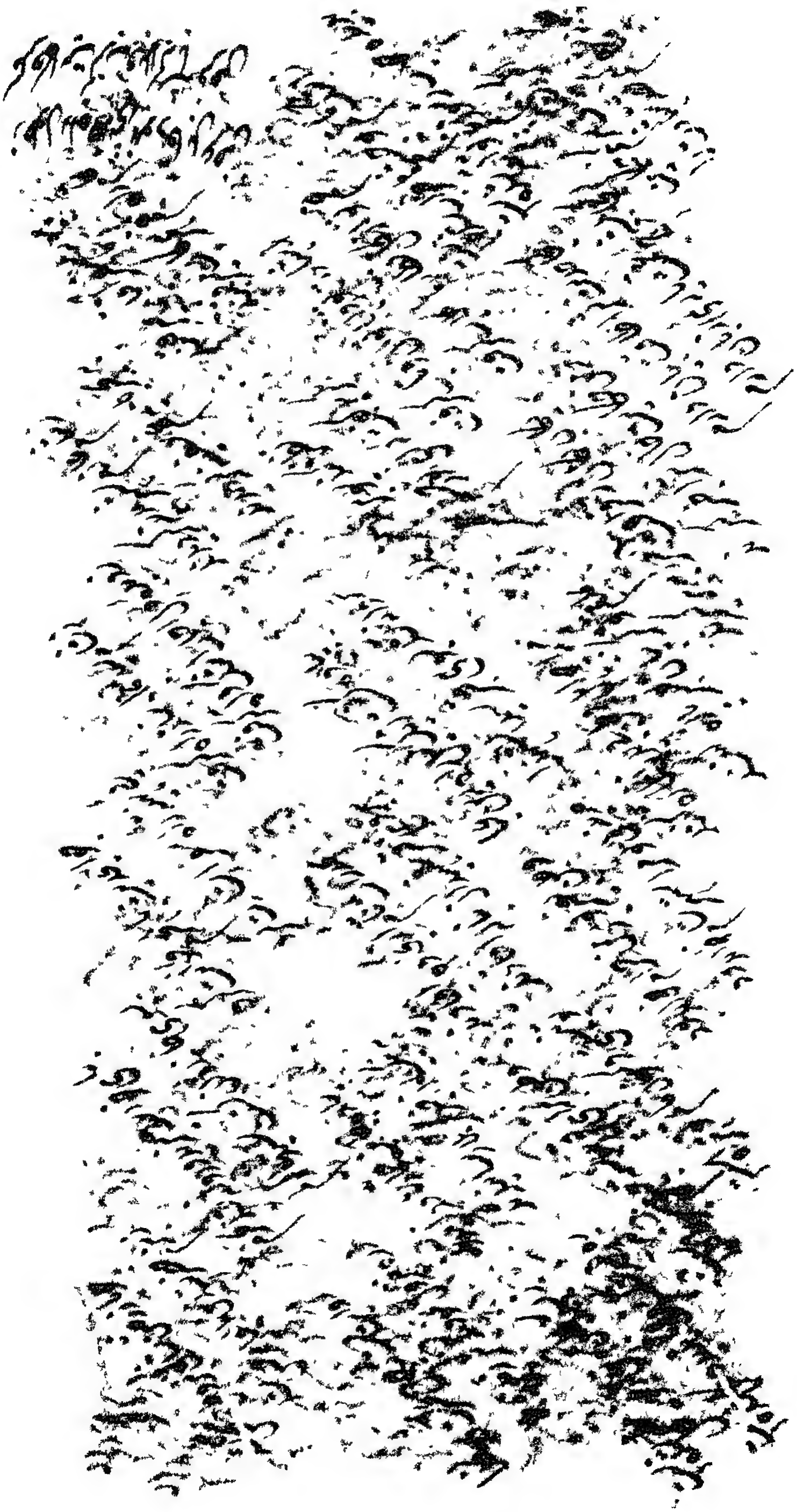

نشسته خاطر و اندوه کین خواهر کرم نشسته بود و نعم دولتی سرای شاه شهید خجاک کرد که ای شهسوار کشته ما نم

زنگ به بود شب و روز دیده شن بر نم کو آمد از دراو قاصد نیز ید بلید تر از نید طلب مکنید ز اهل حرم

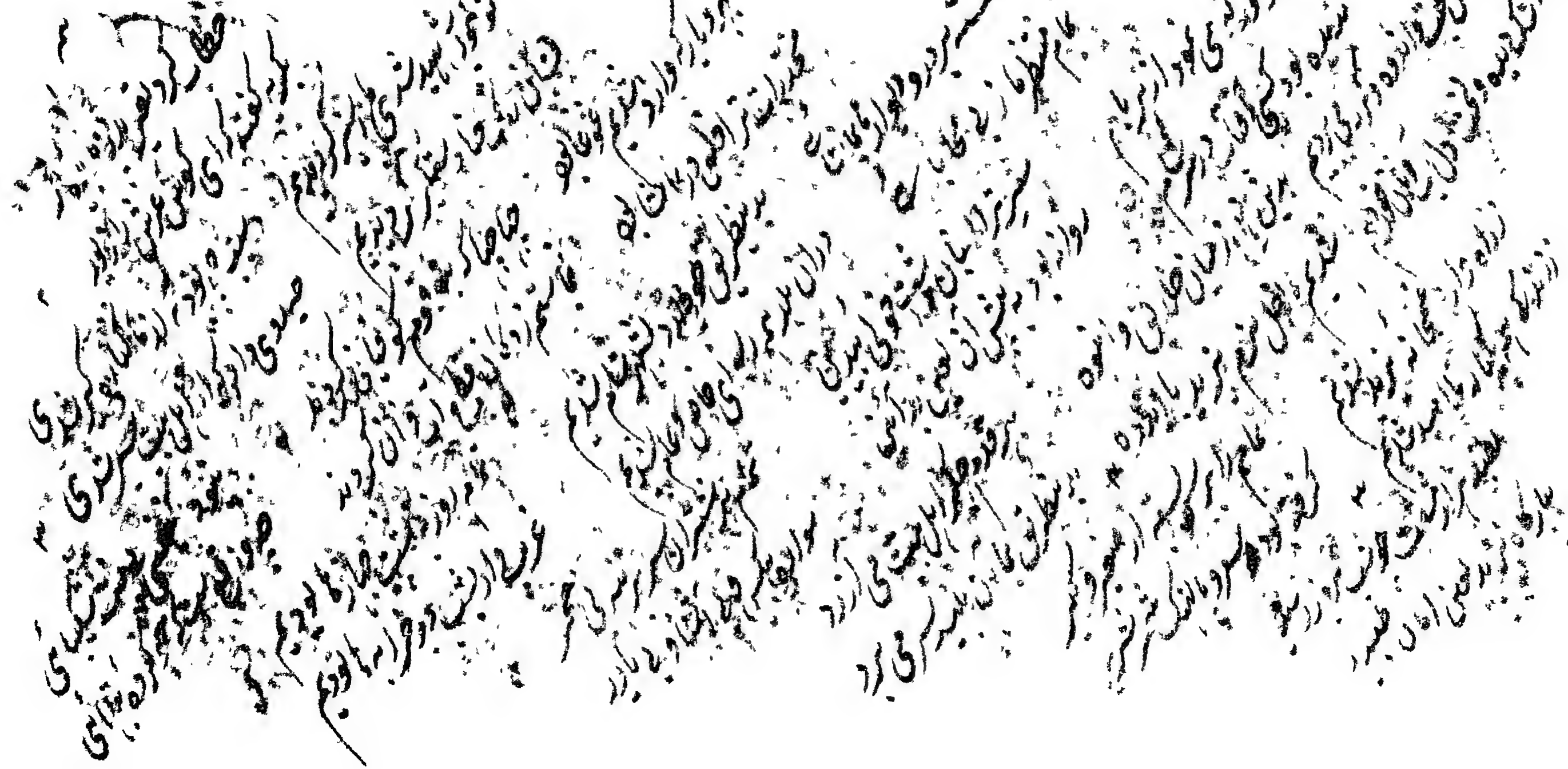

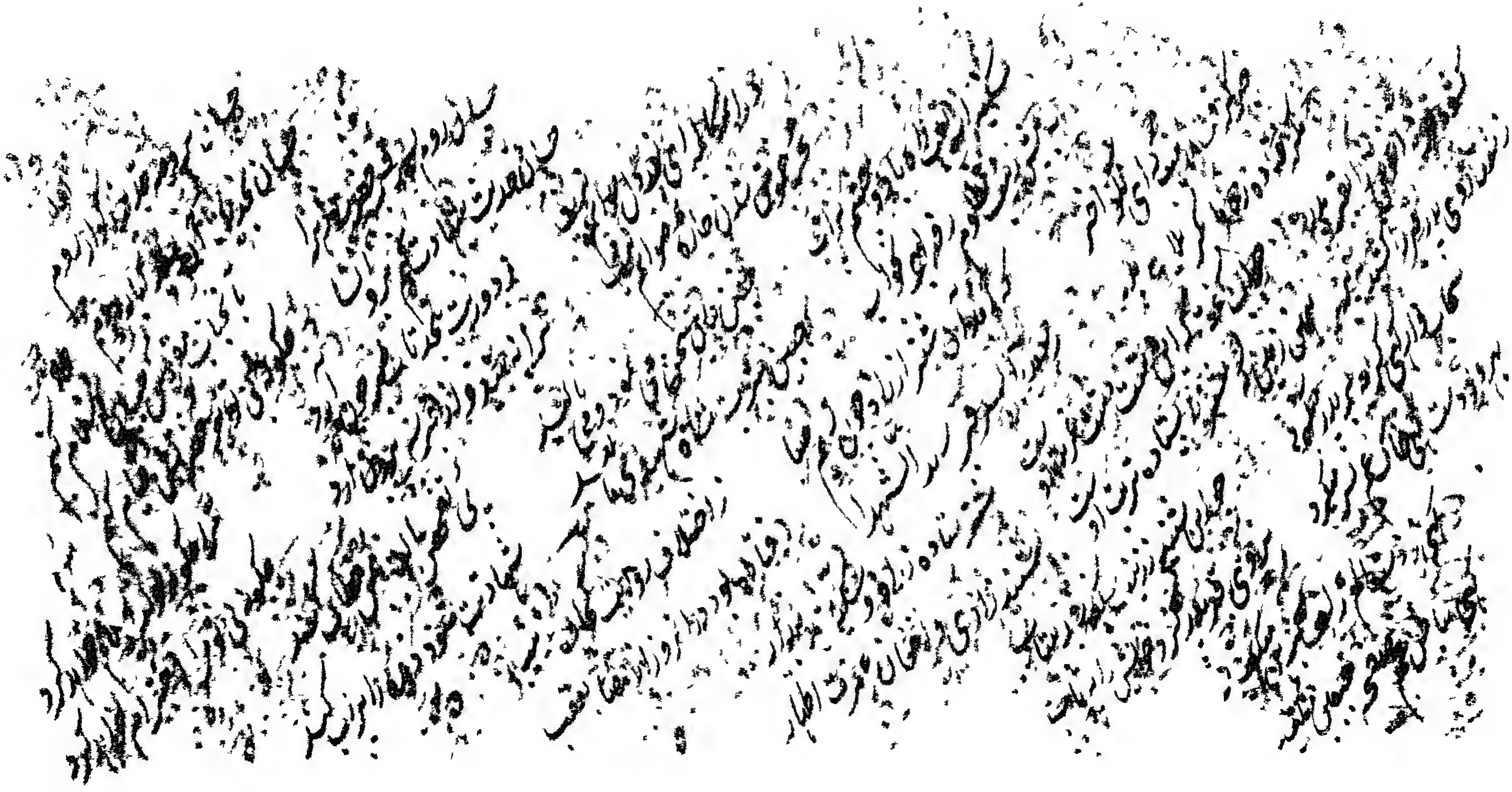

بداانکه چند ازین بیش روزگار شورا مرا فتاد کزار قضا درین صحرا کجا زجور فلک بیم انقلاب نبود که همچو دیده یعقوب شور آبم نبود

مخدرات خیمه‌ها چون کمنیه را دیدند صدای ناله بگوش فلک رسانیدند آهی ز تعزیه بنگاه کرم میکردند آهی رسید شتاب شرم میکردند

نشسته بود و بداخشین جراحت تیز برادرانه بخشش خواهش شمشیر خدنگ در تنش از بیخ کاوی پیکان فرو داده در خانهای زخم نشان ۵۵۵۵

چو اینقصه رو داد من خموش شدم کجا خموش کنیا که زهوش شدم ز حو نیش رقتم و احوال من ز کرکون بقصه نجود چو آمدم آن نقش تاب حرفوان بقصه

چو آن سبز دیبای زرین قبا ز تاب آفتاب آسمان عبا کرفت ز بر بر آمده از نخت باد و دیده تر شهنشهی که لباس سیاه داشت به سر ۵۵۵

زد عیش حق حبه بجانه بمذهب ما بشکل شیر تیرا صبوه کرد شیر خدا

تمام ماتم این خون طپیده را دارند مصیبت و غم این نور دیده را دارند ۵۵

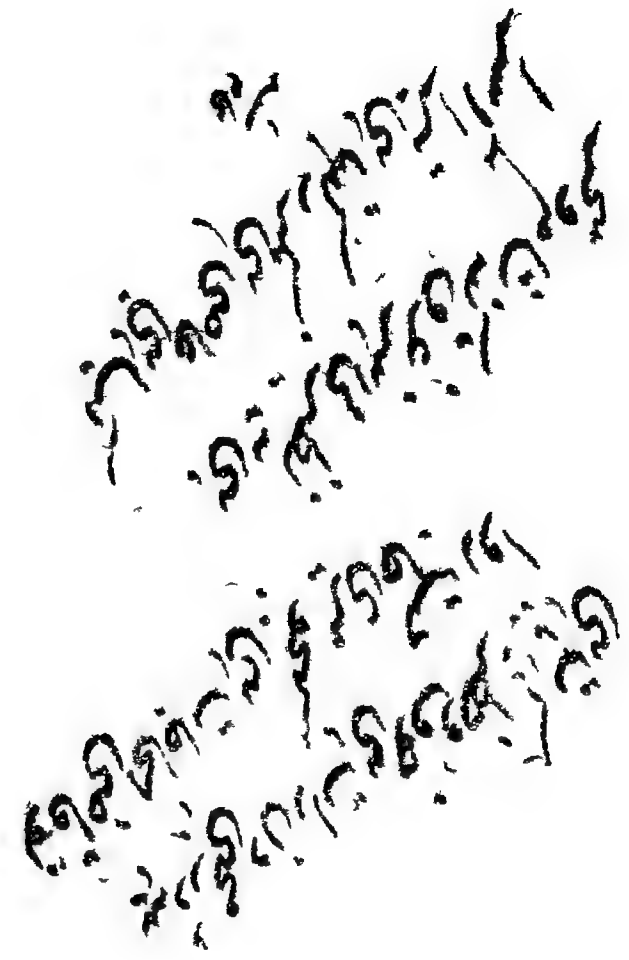

انعام تیرا انعام ہی الطاف تیرا کام ہی افضال صبح و شام ہی بندہ نوازی اور پروردگار اخلاق ہی شکر مجھ سے ادا کس کس طرح ہو

نام کتاب حلیۂ تاریخ

نام مؤلف میر محمد علی رفعت

نام ناشر نامعلوم

سنہ اشاعت نامعلوم

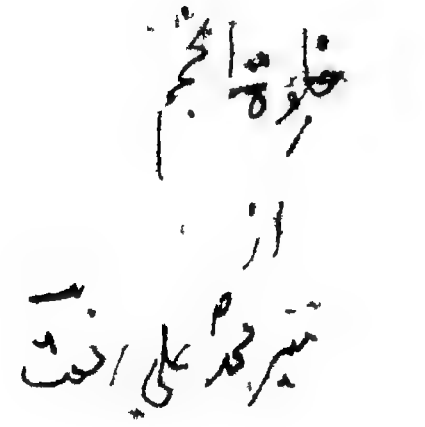
حلیۂ تاریخ

از

میر محمد علی رفعت

بسم الله الرحمن الرحیم

غفلت بیان کرخیزد از عمر دی ریشه

ای عشق تنگ بستو صورت گر سربلند و بسته

ای خالق مهر و کین بهر و ماه دی مجمع وه بن قل هو الله

ای ذات تو از جلوگی پاک برتر ز گمان و وهم و ادراک

سرحالت ته انتظار ان شنیدها ز نغمه سحر

سحر نه ترا بیدار نغمه تو مرغ

صیقل نه کن تو زنگ دلرا شست گل را

تا رز تو آرزو بدل بود بگذار تو

آن بوده که ثبت آسمانها ان شد که شد

زان باده فشان بقدح عاشقان ز ان شهد جگان تو قطره در کام

من بیتو کجا روم تصبر باد دارد دل من که میتوان داد

دارا شد در دل پیش بس است تا چه کند زکار خویش است

از خود ز دلم تیغ تیز بنما تیغ دوای سر این سفر و صد رای

این [illegible] روزه ما — میفاید و میرود و در نیابد

مدام میرود و ناکام — باران چه نوش و نیش روزگار

ستم سیاه بیشمار غفلت — بیگانه رو بعفلت

حاصل شد از وجود — معتبر شد بی‌بود

این نفس شریر من چه مزدور — بی‌کار خدا نه کار خود کرد

چه با نه این نه آن کار — تخم بلم چه و بار

شنیده سرم لرزه و نیز — خیزد و

کردم لقمه و — سر را نم و مغز

انوم ایزد — نیک جلد جواب

بیمار شبه و بم از آن رو — جزا و آه جانسوز

آرام سر خویش در گریبان — نزدیک خود منوم پشیمان

شرمنده و خسته و خجل نیز — معترف بنم زده جوش

میاید در جهان یکسه — در راه نویسنده

انسان زید و بد خواند — در دفتر نیک من نخواند

مرغان تا سحر ملحن و داستان سرا — افسرده خسته لاله و گل پرده درد و ما

هر گل بنوای خاصه نوازشی — هر بلبلی بشاخ گلی آشیانه

از نغمه هزار بهاران بهاست — هر گوشه سرو و سایه بر جویباریست

از هر سو سرو و راستی بدیدنی — قمری بشاخ طوبی و بلبل بجویبار

دریا بخاطر آید و گردد ترا هوس — بگذر ز دشت و کوه بدریا کنار رسی

هر جا بچشم گرد و نشانی نهاده اند — بگذر ز خویش تا بدل دوستدار رسی

ناگاه بیوشه خیابانی — از هر سبط چو ماه تابانی

عابد منشی ز خود گذشته — بر مسند نور نشسته

مردی عجبی هدایت آموز — در نام خراب دیر مغبوز

مردی عجبی ز خویش بیگانه — شیرین سخنی و دلبر و یگانه

سرحلقه زنندگان عالم — جانان جهان و جان عالم

صاحب نظری و نکته دانی — از عالم قدس نکته خوانی

فرزانه سخن سرای بستدی — در قالب مرده جان دمیدی

هزار نکته ز کار فلک بیاموزد
نگاه دیده ما را بسی بیاموزد

سر ز کعبه و دیر و کرشمه ات دارد
کسی که دیده ز دیدار دوختن دارد

هر گل چمنی در ان چمن بویی دارد
خنک آن چمن که بدان چمن بویی دارد

ز رنگ شعر تو خلقی چو بوستان خندان
چو سبزه بر لب جوی تو خط سبز دمیدن

فردوس کجاست نعوذ بالله
خورشید کلاه و کهکشان زلف شین

خورشید که چهره بر افروزد
صد گل شب و روز بر نیاورد

پیراهن زرنگ و بوی تو
شبها همه بوی پیرهن دارد

در باغ سخن ناز نمی پرورد
گر پرسش کند نمی سزد

دیزد بجان همه ما سوختگان
چون باد سحر سوختم و دلجا

بلبل بترنم و بکلام
خندان گل و عنچه و تبسم

گل چو شنید بوی تو از قفس بدر شد
صد پاره شد ز شاخ و بصحرا گذر کرد

هر لاله برنگ دگری می شکفد
هر برگ گیاه با دگر

نرگس که بباغ جنت و از دست
نرگس که بباغ جنت و از دست

پرسید زحالت چو جنبم ... وز گرمی اشک در دمندم
گفتا که چه حال فهم داری ... در سینه تپها خیال داری
از شعله‌گی از رخ تو پیداست ... بر نامیه تو غم هویداست
خورشیدگی از قبول عشق است ... ماجت نکوتن و بیاست
ای عاشق زار بار پرسید ... هم پرسش بیهوده ایست
نمیده ام رنج درد نشنه ... خود درست بلوکه دانیست
این خانه خراب کرده کیست ... این سینه کباب کرده کیست
این راز نهان کن اشکار ... بر حال تو رحمتی ست ما را
با من تو بگو اگر تو انی ... من نیز بگویم انچه دانم
من نیز بسی جا شفا نم ... در زمره خویش رفتگانم
تا پرسنه نامه درین کار ... بیگانه ز خود مرا مپندار
گر ظاهر اگرچه جانرا ایم ... ما هر دو بباطن آشنا ایم
پیوسته دو گو هریم هر دو ... یک تیغ دو پیکریم هر دو

خود عاشق و قدردان معشوق حور و شغور و مهربان عاشق

با سنه قدم بپیش رفتم از رشک زخویش رفتم

کردم چو گذر به محفلی او استاده بدم مقابل او

از گوشهٔ چشم سوی من دید جانانه ببر بلب بخندید

بر چهرهٔ من چو دیده بان بود بس سرشک من روان بود

از نظر ستش چو پی نوا دانست بر من بفلسفه داد شناخت

استاده بصف بپای خیزان بودم بچمن چو سبد لرزان

زانجا باشارت نظر خواند رفتم چو پیش بیشتر خواند

از دست ادب سلام کردم اداب ادب تمام کردم

با من به کمال مهربانی فرمانبخشین که ناتوانی

بنشست بصوبت نشستم وان وزد بری رو بستم

بیون بخت سعید یاوری کرد آن مرد هنرور سبری کرد

از سر طربی سخن برانگیخت با من به ادا نکی در آمیخت

صد بار گفتم با خاطر خود را
آخر نگفتی در بر من با که بودی

در سینه خیال یار دارم
سودای وصال یار دارم

دل رحمی نا آشنا گرفته است
جان بسته مگر بموی خم اندر است

خواهم شدن از پی خیالش
والله ندهم ز غیر فرقش

شبها همه در فراق بخفتم
حالیا شب خوش بلقا

و خلوت در دیده ما تو
درست بحق محرمی که تو

بسیار بعید دور رفتار
رحمی کن بیچی فراق و بازار

گر دلبر ما بما نباشد
ما را غم او چرا نباشد

دارم صنمی بغایت رعنا
زنار ز بس خال و خط مهیا

بر گل ز دست زلف رها
سقا ز کوثر ت رکابی

بی شبه مثال بی نمونی است
او را چه مثل هم نه چونی است

کیفیت ما ز من چه پرسی
کیفیت ما ز دست خوش تو

کیفیت جلوه تو شام شب
کیفیت باده تو شعاع خورشید

بیصفت بهشت و خالم
کیفیت تو صفت جمالم

حاشا که بگلمی بسپارد و بگذشت و تبسمی بگذارد

چندانکه تمنّش حرمی جوید نتواند که بگذارد غم خویش

چون غنچه بگفتم نشگفتم احوال چو دانه بود و نفتم

دل سوخته از تاب تنش غم او مگفتم و مگفتم زانش

ای چشمه مهر تا کجا تابی بی مهر مباد عشق و بی عشاق

ای بی خبر از وفا و عاشق جانی وز مظهر عشق چه طلب دارد

ای بلبل بوستان اسرار ای آیدم از تو بوی دلدار

این راز اگر به گفتنی نیست هم از تو مرا نهفتنی نیست

گفتی تو مرا نخند دلم بود چندان که تنی نخند کام بود

سر عقدهٔ مخفی کمار است در ابتدا تو اشکار است

عشاق همیشه زرد رنگ اند محرمان ز لباس نام و ننگ اند

از مشغلهٔ بی خطی آشنایست خود ساختن هیچ مبتلایست

مشهور بلد سران قبا نوشند جز جامهٔ خاک با نپوشند

خبر بیان وصف تو کم — عالمیست از آنچه من گویم

بیرونست ز حد فهم تحریر — عاجزست زبان من از تقریر

بشنید چو بانگ عرفنا — سر بر زد ماه زین سپهر آسا

عمری نگذشت بر در او — تا نالش و دیدبار او

در مکتب وصل او چگویم — من بشنیدم او تمام یا دیدم

روزی ندرخشد آن عجب — تا خود نرسیدم بحبیب خود بس

از پرده جمال می نماید — وز پرده برون همی برآید

نی نی غلطم منم حجابش — او مهر منیر و من سحابش

نادانی خویش تا کجا گویم — رویا تن و من حجاب بینم

رویا من و تست بود و هستی — رویا تن و من نشسته با تن

ان معنی سنج نکته پرداز — بشنو چه فسانه کرد آغاز

حال دل من زمن چو بشنید — بر صفحه خال این بخندید

زد این نفس به کلک مهر بانی — تا بشنوی اگر توانی

چو او جانی و جانها جمله قالب
تو قالب جانت جانان و زین قالب

از خود شاد باش و نغمه می‌زن
بر این بیدل دلی و کفر بیت باقی

در این چند سه روزه کار کردی
الا طلب فال کروی

از این بیهوده کی خلقی شد دلها
از این کس کی شود این جمله

بیان تا خود چه دارد منزل آخر
سخن را مختصر کردم طویلی بود اگر

مسافر کان ره آسان و خوش دانند
مجو بر ره نشانی ره نشانند

هم ترسان را طاعت کیمیاست
هم قدم را طاعت ننگ و عناست

هوسبازی که بنشیند بر این پایه
بیفتد زین بلند پیر سفیه

اندرین ره مرد نیست ای بی‌خبر
الهی هم سوخت اینجا بال پر

ز طریق زهد و روی گاه تو
رفت کام مرد در راه تو

بر حال او نقاد حیرت جمله
هر کسی مست شراب خویشتن

الهی راه در حرمت نیابد
نام هستی بجز رسوا نیابد

الهی رفت از تو هستی را نشانی
سر بخت اندر میان بی‌نشانی دوست

بیا ای کاملان اهل دل الهی
عجز ما در ادراک تو عین راهی است

سبق تیغ سر بالین بر نخیزد
این بام سایه دیگر نخیزد

چنین کوشش و سعی ناتمام است
این فکاره مرغی زدام است

سر بر دم تیغ کی زند باز صیاد
خس پیشه خالی مغز جای

در وادی خارستان خار
باز آبله شدن برهنه پا

گر سر ندهد پرنده از جنبش
سوزی نرهد ز آتشش

پای تو ز موم تو زین راه
زین بای بگیرد ز بن راه

تا شور و نوا ز دل نخیزد
در سینه شعر منزل نیست

وطنی چه خیال خام پرورد
در مسکن باز آسمان جست

بیفایده سعی مبتلایی
نالیدن بیجا و خود کجایی

هم سالک فهم با خبر نیست
هم طایر و هم پرنده نیست

آید ز زبان و فهم چالاک
هر لحظه صدای ما عرفناک

شبها ز سپید بر نخوردم
زد سبز و ز مرغ نبردم

دل هیچ بنالهٔ او نیرزد
بس جان بفغان دوست بازد

نقاش خرد تصور تصویر
پرداخت قلم پری بتحریر

گم گشته وادی بلا نیم — صحرای غم است نیشتر با لبم

گفت هجر تم نوشتند — این حال لوح از قلم نوشتند

از دور چه مرگ کرم کباب است — خرچنگه لنگ عنکبوت است

آه از تو برین ابر بهاره — نمناک بلند و دست کوتاه

من بیکس و نالم از غم عشق — کس نیست که پرسش دلم عشق

ای شاهد هجر را چرایی — محسود رقیب و حسرت ما

مجروح ز نیش خار خویشم — افتاده و چیره زار خویشم

نی هم نفسی نه چهره یاری — نی قاصد و نه نگار و نی

نی روی نشستنی نه دیدار — چون راه برم بدست بیمار

گردم چو خیال یار بیمار — زان بسته پا بپیش خارش

چون حالت خویشتن شنیدم — خود را بهوا ز دست دیدم

غیرش چو نبود در سرایی — جز خاک درش نبود جایی

بار آدم ز خیال آن غم — در غفلت خود بیاد دل سر

دل ار نه طاقت بیداد یار خویش نیاورد — این نامه مشک باز نخواهد آورد

دوا نکرد دلم هیچ و میکند چاره — چنان مباد که درد تو را دوا نکند

تا نکهت چنید بانگ گوید — از عالم غیب راز جوید
ساغر دل شعر اب ریزد — بر شاخه عود آب ریزد
ای باد صبا بزرگوارا — با او بر سان پیام ما را
رفته و دلا امید واران — در راه تو چشم بر کناران
ای چشمه زندگانی کجائی — وقت است که بر کنار مائی
بر طلعت خرمان نظر کن — بر گشته گلشن هم گذر کن
ای خانه تمام از تو پر نور — بی شمع رخ تو جمله گور
ای باد بهار بوستانم — بر من بگذر که در خزانم
خندان ز تو غنچه دل من — آباد ز تو عندلیب مسکن
ای دولت بر شکوه و تمکین — تعظیم کدام سند این همه ناز
این شیوه و طبران نباشد — جز رسم ستمگران نباشد
نفرخروم زمن ببردی — خرمنهره حاصلم نسپردی
عالم ز غم تو اینچنین شد — ناگفته از تو دل این چنین شد
دل تا وقت ز رقص ایستاد — انگشت بدندان حیرت نهادی

برنکته‌ئی تبسمی بکرد برحالت من ترحمی بکرد

گفتم کز من چرا نپرسیدی والله کریم پارسا بینی

من با تو برای این نه‌ام کز حرف نرفتنی نگفتم

ترسیدم ازین نگار غمخوار دردم نشنود ز بندی کز خار

نازک‌تر قدمی ز یاسمینی وز حادثه و بلا غمینی

کی قافله باید این سفر را هندین خطر درست بگذرد را

این راز بدان نمی‌رسد کس بین عقده را تو کس نگشاید

دشت ره و مرحله بسی هست نی آب نه سایه درخت است

نی راه‌بری نه همزبانی نی همرهی نه همدرائی

راهی که درین قدم نشانند بیتابی تشنگی بیفزاید

از خویش هزار ره بریدم زین راه نگاه هیچ نایدم

نی توشه درین سفر دلیری رهبار مکن که تشنه میری

پنداشتی که مرد بی سر انجام بی توشه براه چون بود کام

ای محرم راز درد مندان — وی مرهم سینه های ریشان
حاشا که ترا ز خاطرم من — بیرون بنهم مگر تنم من
دلدار مرا تو نیز بنمای — یا بند ز پای من برون نه
بیچاره دلم بجز هوایت — در کنج غمت چه جای دیگر
با درد تو ساخت خوش نشستم — جز خاک درت نیافتم هم
با هیچ کسم نیست سودا — هم با تو کنم هم از تو خیزد
آیینه کجا کند هویدا — روی چو صنم تو در دلم کی
مسکین دل و بیدلم تو دانی — نادیده ز دیدنم تو دانی
زین سینه خانه ای نیاید — آزاد بود و خانه دارد
وز غیب خزانه ای رسیدت — صد گونه ز هر خزانه دادت
من غیر تو هیچ کس ندارم — جز خاک درت کجا بدارم
یا رحم کنی تو یا برانی — یا هیچ نکنی تو یا بجایی
تا ره بتو هیچ کس نیابد — جز تو ز درت کس نراند
شاها بنواز بیدلان را — وحیی و توفیقی ده ما را

بشنو که چه گفت آن سخن‌گوی — این تشنه‌ی تشنه را بجوی

ای آنکه ز درد بی‌نصیبی — وی آتش عشق را حطب‌ها

بنشین دمی از پی شکیبا — تا نظره کند طبیب خود را

از توده‌ی خرد نقاب بردار — کافکند ز پیش روی دلدار

آنگاه نگر بصورت خویش — آیینه‌ی کبریا و دلبش

فکاره بکن بچشم ادراک — کیست این نقش زیر این خاک

از دیده‌ی عشق اگر بجویی — بینی همه نور و جمال دلبر

یار تو اگرچه بی‌نشان است — این طرفه که از تو هم عیان است

دانش ز پی باطنی گزیده — گر جان پی نور بر نچیده

رو را تو بجو که چیست در سر — وین خط بخوان که کلک قدرت

نقش رخ یار هست در سر — در جمله‌ی اجزای تو بنگر

کیک اینهمه کارخانه‌ی چیست — اندیشه نمود هیچ کیست

دولت نتوان ز خویش بگسست — مار پی خود نگشته هرگز کنج

اول قدم محبت آموز — زان پس سر راه جان و جانان

[illegible] تو سستی که راه گیرد ... در راه تا رسی خسته نمیرد

[illegible] کس که نه بیند آخر کار ... آخر به بلا نه دوگر فتار

[illegible] این نبرده دو دمان در دولت ... این نبرده نمی‌کند از مردان

[illegible] گفتم که چه جای این کلمات است ... حقا که تو این سخن جزاف است

[illegible] ای دوست دو بینی یکانه ... از من بخدا کمن جدا نه

[illegible] تا دامن تو نمیگذارم ... من دامن تو نمیگذارم

[illegible] تا کی بود شود مبادا ... گفتم که نه هر چه باد دارد

[illegible] زان همه اختیار بریدم ... زان پس همه وصل یار دیدم

[illegible] تا غم تو مرا بلا نیارد ... وحشت همه خلق را بلا نیارد

[illegible] من دیدم و غم ترا غلط کردم ... زان لحظه که دیدمت غمی ندارم

[illegible] تا دیدهٔ من ترا بدید است ... از دیدن تو دلم نمیرنجد

[illegible] گفتم که لبت بوسم یابم دادا ... گفتا که بسی بوسه بجان باید داد

[illegible] گفتم که لبت بوسم یابم دادا ... گفتا که بسی بوسه بجان باید داد

[illegible] گفتم که لبت بوسم یابم دادا ... گفتا که بسی بوسه بجان باید داد

چون کلام کهن را خواند — بیش چیزی در او نخواهد ماند

غافل از دل مشو که غفلت دل — می‌برد هوش و می‌کند بیدل

در نی غفلت است و خواب گران — آدمی کی بود ز خود نگران

چند باشی در این عتاب و عقاب — این صدف را بگیر و گوهر یاب

دل فگاری بیش از این مفروش — صید خود را بدام خود منوش

بنده را خیر بندگی کار است — کی ز تو بی تو در جهان کار است

بگفتی باز در رسیدی کی — بستانی و رد نمیکنیدی کی

جانا نه صنعت تو فانی نیست — در گلشن تجلی وی نیست

در دیده بجز تو هیچ نگاهی — در دل بجز تو هیچ نخواهی

بردم به تغافلی و تاری — جز غرقه و آه جان گدازی

گه غصه و گاه سرزنش بود — گه خنده و گه تبسم بود

پوشیده نظر ز تو نکرد — ناله چه نگاه گرم نکرد

کی بی تو در جهان کار است — حرف از لب تو شنیدنی دارند

که ره ندانی قدم بنه — تا نه بخاک در نه آید — شیر تن و نهنگ را — ریز دمد عمر سنگ دل

وای بر آن چشم که بی دیدار تست — وای بر آن اندیشه و افگار تست

وای بر عقل من از فرقت — وای بر دیده بی دیدن

خیز تا تو چرا رسوا شدی — خود همه نوری و ما نیما شدی

او همه سرو است و من او را چو آب — او همه جوی است و من جیحون مست

او چو دریائی و جیحونی روان — قطره ام خود را نجویم هم چنان

او بجیحون جوید و ما تشنه — حیف عقل و دانش و آگاهی

گر بخود بینی به بینی بوستان — ورنه خود بینی به بینی دوستان

بیتجلی کرده است او تا بحال — عالم اندر جلوه اش گشته نهان

این همه آثار از ما چون بود — چشم بگشایم سراپا نور شد

صد نکته ز کرم و سه ز گفتم اما بزبان درد نگفتم
ای سرو بیان و ترک بیداد از دست تو الغیاث فریاد
از دوختنی آتش جیحون را درمان ز دوای اخگر دونز
از روز له و بدعهدت نه آنی وز لاله عهدت سخت جانی
در عالم بی‌آشنائی چندین ز تو بود بیوفائی
وان بت‌کی از تو ایمن شد حالا حکیم رحمن خطا شد
صفا کز تو آشنا نبود ی جز ظلم و جفا نبود ی
ای شیشه دل ز تو بجز دست صد حیف نازنین ترین حیف
از سوز دلم نمیشد آخر دل با تو نکرد نازه فریاد
دل با تو چو آشنا نگشتی ریشه بن بلا نگشتی
آنرا که ز تو جفا نیامد او را چه گنه نصیب من بود
دیدم که چه کرد با من این چرخ برگشت ز بن قرار با من
سنگین دل من همین چرا کرد با این همه دوستی و مدارا
او را بچه دوستی در آویخت آخر سر دشمنی بر انگیخت

بیا که وعدهٔ معشوقه گونه‌ئی خوش است مدار خاطر ما هم نگاه دار خوش است

تو رای بیهده با ما بدین قرار مبند که رسم عشق نه این است و اختیار خوش است

من با تو دوست نه‌ام تا ترا نصیحت کنم تو خود بخود نکو اندیش و حق‌گزار خوش است

حدیث ما و تو در گوش اغیار افسانه‌ست حدیث ما و تو بی‌فصه مختصر کن خوش است

حدیث دلبری و دلبری بس است ز بس مسئله هم مرا خاطر است

بلند همتی ما بخواب نیست بگیر و در فرصتی بیاویز

تو نیش سخن چه دانی ای آنکه تو حوصله را نه‌ای

سخن ز بهر زبان آوری نگوید اظهار حقیقت، نه خودنمائی

این طرفه گلی بود ز آغاز دولت نه نصیب هر گلام است

بیدار که عشق سخت جانی زیبا که ملک نه نوان داد

این بادیه گام ما نه‌ورد است این پیشه مقام شیر مرد است

تا گفته نرم زان شنیدم چون ژاله بگلستان خزیدم

جان رغبتی در خروش آمد چیحون بلم بجوش آمد

ما بین و خدا نه ندگانی است بیدار می باش و دلی بدست آر

هر صبح هزار رستخیز است هشدار که تا یکی نمیری هشدار

این صحبت ما نه شراب است از دست مده که کامیابی در تو

باید که بر این نمط دعا بود مغرور بخود و نیستوان بود

زین بزم گذشتنی است آخر این شیشه و سنگ و نقش آخر

اکنون تو بچشم و گوش دادی همه را زبان بپوش دادند

باز این همه فرصت سخن کو فردا تو کجا روی من کو

امروز بحال قیل و قال است فردا همه حیف و انفعال است

گفتم که چه زود مست بودی گفتا سبب زود جهان فانی

ساقی بمن این سخن بگو زان تا این نهد شکسته را و فا کن

ده ده دو سه ساغرم ازان می کز هیچ نیرزد و بیا بی

بازار محبت آب و تاب است چرخ است گدای جام و آب است

بر منبر و مسند این عبارت افتاده سر کلیسیا و جماعت

گفتی که بباغ دهر کشتند در قسمت آن ترا نکشتند

اول دبستان شهریاری — آخر نشست عهد پاری

آری بزرگانه آشنایی — این مروت وخانیت

این مگر از جهان گذشتند — از زمانه عزیز رفتند

در مکلد وفا نشستند — وی خود از تکلف رفتند

یاران چو کل از خزان بهاری — رفتند ثنای این گلستان

باز آمدش بیا بیوسی — ور کم بر شهر جا بیوسی

ای یاد تو جان عاشقان را — قربان تو صد هزار جان باد

از هیچ سخن نمی‌شکیبی — خوبست سخن ولی نه چندین

از بیت بیاض ریخت — اعجاز مسیح بر زبانت

از نی و نعمت مزرعه غنی — دانای عروض سنه اریب

در لنبر خیر چوست بنیاد — مثنا ایزند ره می زاد

از بهر خدا زبان شیرین — بیهوده دلان ستم مبین

خوابست که اعتبار دارد — خوابست که اعتبار دارد

رخت عمل ببند که تا جرت دهی آبی بیار و باز سر اغ بنا دهی

بلبل ببانگ و نوله البلبل خوش بود اگر محمد این مال

زرده نسیم: ای خوش درگذر از طول املهای هوش

پیغمبر دلها چو بیاشند تا صد زبان کنند چه پیرو درشتند

آنکه بخوابی به سر منزند چشمه کشد بیان میروند

زانکه رفتند بگو با خبر کوچه بی مست سفر را بگو

هر سر صفتی دامنه شد قافله چون رفت تو گرد شدی

هر که بر بن نکته من کوش کرد نادیهان جمله فراموش کرد

کلبت شعر و خرد تا بی بیش ورنه جوانه بکوش ابد تا

چون قاصد دل بدین خبر کرد تا بلبل من بر و اثر کرد

صد دل او برد و هم هر دو یکی رهبر هم کردم

سر حال تباه من نظر دست بر نشت و عذر نپذیرد

رسفته حال من چنان شد گریان بنشست و بیان شد

ای دل بیا که ما ز جهان رفته ایم و باز
وز هر چه رنگ تعلق پذیرد آزاده ایم

ما با فلک ز راه مدارا نمی رویم
تا همچو خاک زیر پی خلق او فتیم

ما را به هیچ عهد وفا در جهان نبود
کاین رسم نیست در همه آیین دلبری

ما را ز خاک میکده آب و گل سرشت
با ما بگو که مهر وفا را چه کرده ای

ما را ز خاک میکده آب و گل سرشت
با ما بگو که مهر وفا را چه کرده ای

ما را ز خاک میکده آب و گل سرشت
با ما بگو که مهر وفا را چه کرده ای

ما را ز خاک میکده آب و گل سرشت
با ما بگو که مهر وفا را چه کرده ای

ما را ز خاک میکده آب و گل سرشت
با ما بگو که مهر وفا را چه کرده ای

یک نکته ز نور حضور کافیست کوته سخن و ولی تو دانائی

اگر تو ز حضور بهره نداری دلریش تو طاقت و دانائی نداری

قولی تا چه پری ز اوازه دوست عمری دیده چو دیده نور است

آنرا که دو دیده نور روشنائیست نزدیک ترا ز جان تو خود اوست

تو چشم همی دوزی و نداری هم همی چشم همی نداری

بسیار ز نور راز خود نگشاید بر تا نبینم چو دیده بینی

این حرف ز بان نه زبانی است فهم و تعقل نهانی است

این در نه بدست جانی آواز از سینه سینه بسته در راز

از دست بخم دلی دوشینه کاغذ در باد و خامه بشکست

نا محرم این زمزمه نبود جز عاشق بیدل و حزین نیست

صد جان بزبان زبان برانند تا این چه جهان نشانی و چه در

از دور رخ تو میتوان یافت تا نزدیک نظر بحکیم نیست

کتاب سبط ابن جوزی مرد و علامت — بر خشت سر بی لب بالین نهاد

صحن خانه پر از بیت مشغول — نه ز ماضی و معروف نه مجهول

جهان را لفظ این و بعد چیست — همه بیهوده و تمهید چیست

بمحل - مردم هشیار کتب بند — بخلوت طرب و دلدار جویند

بصورت خرخر شان در هوا — بر ... ترحم و آزار اند

سلا بر نفس شیطان دزد — بر سر خوان یغما با نفس دزد

بصورت گر به مکان نمایند — بمعنی گرگ ... باشند

نه صاحب ... بر آن خرابات — مریدان جمله بی آب و حیات

مریدان را همه دانش همین بس — که شیخ ما چنین گفته است و بنوشت

نخواند از نسخه جز نقش — بدل خواهد دید جز نی

عسی ... تواضع پیشه گیرد — خود را از خود برهاند

بگفتار و سیرت فطرانند — کز انها ... نیم کنند

صافی تن لذت آن گر بری ... ور نه بجز حیرت و شرمت بری

بد بپذیرای کدورت دل ... بین چو نداری بصبوری تحمل

نیست ز جانان بپذیرای رنج ... ایزد از آن نیست بخیلش بخزانه

ور تحمل بجود نیست بیابی ... کشتگان بصبر ز پایان یابی

شد دوم یاد ... ان ز میان نمانی

تو خرمن ... ن ... کشتگان

بر رو ... ی نه تحمل جانان ... از نمد ... ی از تحمل بیابی

مثنوی ... بر ... ار ... ز تحمل زبهمن مخور!

... تو ساغر کشیدی ... در مرتبه فنا رسیدی

زانجا ... و مقام پیش ... کان منزلهای آشنائی تو پس ...

هر گاه که بر سری در آنجا ... صد تشنه لب بسته میان وا

ای ... نو بصبر جاودانی ... با دوستان نه زندگانی

وان ... نجه شاهد آشنائی است ... دین موت نه مرگ جاودانی

بر خرد ... تحمل بیان کرد ... این ... هو ... طی توان کرد

چون قدیمش از ثنا حاصل شود ساکت این رمز کلی کامل شود
منت من میکند از شاه دین حسنوی من بود دستاد من

از ثنا خواهی و از بو حنیفه دارم سنی خوش لطیفه
گر ترا از من هوا و حبت است در سخن هست چو یک سنی درست
از ثنا و حق چو دست من بداشت با وفا از بهر عشق آمد بهشت
از ثنا و حق چو دست من بداشت مبارزه و زد میشوم باب
با ثنا خواهی و حق و دین حاجتش چیست بوحنیفه و ما و تو
حق و دین را شرف ایمان است ایمان دین و شرف انسان است
ثنا لفظ نیست بوحنیفه است نام فضال خوب سیرت است
ثنا و علم و دین ستار است در طلب تراجه
یار خزای جا هنر نزدیده از هنر گفتن چه دیده
در ره مصطفی چه کردی تو تا نگویند بر تو آفرین
ذره نه ذره خدا سنی در ره سنی تو با دینی

سخن تو پرده صباد بهم کرد ز انم ملامتی نکند هیچ و نرنجانم

بس است شاهد مدعی که روز است وگرنه چشمه خورشید پیش کور است

هر نکته که بینی که در زمان است هر خشک تری که در جهان است

یار من بود شد جوانه در دریا صد نیشکر شیر مردی

هست کس را ز تربیت

مردان خدا صحیح و [illegible] دارنده سد در بابا [illegible]

هم جنبش هم [illegible] وقت ستد روام روز قرار [illegible]

عاد و ثمود بهمنان نرود دامنش نار جزان نگرود

هیزم تن منان و تازه و سبز ان

ان در حین سرا [illegible] اسوه گشتند از گو [illegible]

بند دوست نگار دوست کاری به تقوی نه نسب

[illegible] بنده [illegible] [illegible] ستاده قوت [illegible]

[illegible]

محمد آنها از مردست

[illegible] مذهب عشق خود زیانست هر عاشق خود نماز دانست
[illegible] کز کعبهٔ دل تو صانست

[illegible] قبلهم در و دیوار نمی‌گردان
[illegible] سر عشق بسیان و یکرنگ
[illegible] وز کفر بپرسید
[illegible] چه دل ز فکر او مشغول
[illegible] دویدنهای راه کعبه
[illegible] اگر نمایان
[illegible] چون خلوت چه ذاکر
[illegible] کجا در قبلهٔ دل خیمه
[illegible] چه حاصل ز بتخانه
[illegible] بدل باید نمود این طاعت لا
[illegible] با این خانه

عیش بیا بی نصیبانست ... رنج در قسمت حبیبانست

بیا در بلای غم بودند ... اولیا مبتلای غم بودند

آن همه در اختیاری بود ... حق تسلیم و شرط یاری بود

آن همی سوخ خاهای تنوت ... سر نیاز بر در بعقوب

گر روی چیز تو نزک سوی الله ببروی همقام سوفت را
تا دیده نشاده مجلسوق نظاره نکنی به معشوق
چون دید هز غیر حق بپوشی رستی زدوی و بار هستی
صاحب نظران ترک مهر فرزند هستی تو بزام مهر پابند
خرم تبال دل ربائی تا چون بس حصول مدعائی
زد انکه چون تو دلبری تمام مذان کوشش کم نشنوی تو هم نکوش
صد صف نعوی غیر دیدن گفت بجهانیز نشنیدن
آن نازنین و محل و دلدار باید تنهی کسی زان یار
تا در غم خویش دا نیابی حقا که صبر من بلا نیابی
ما را چه بحال شب زاری با کریه او و خنده او
کی کلته زلوح عشق کاهد کر اینه دل نو نیابد
کی کلته از سینه بیم کوشش است بعد از این ایام محبت نوشش است
محبت تا نیابد خاطره ده یا تهر دوستان سر ای نه

زن و فرزند چون شکار دام — شمع روی دوست بر دولت بام

دوستی دوستان بیحاصل است — یاری یاری محلوق عزوجل است

یاری مخلوق ناید بکار — همتی کن در یاری کردگار

باید تا کم خور و کم گفتنی — یا ز خدا دوست سخن کم گفتنی

دعای این سخن بر ما مجاب — در جهان را کار بر دوان صواب

نفس را میران بخود چون مرد کار — چون یتیمان رنجها بر وی بار

در ره آزادگی پی سنجیست — چون زن و فرزند دامن گیر است

تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم

حضرت امیرالمومنین علیه السلام از حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله نقل
فرمودند که هر که خواهد محبت کردن رزق و عاقبت و آبادی خواهد
این سه چیز الله را باید که ترک نکند نماز آیه الکرسی و قل هو الله احد
یا تیسیر بخواند و هفتاد بار درود بخواند و افضل آنست که بعد از نماز بامداد
بخواند هر روز صد بار و نه توانست بخواند که در هفتاد روز یک بار
و سعید گوید که هر که صد بار این دعا را بخواند الله تعالی
خواند که در دنیا و آخرت حاجت او را روا کند و هیچ
شروع میکند تا بدین که اول عمل کند و چون نماز بامداد
صورت بر خاک نهد و سه بار بگوید لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم
و بعد از آن بگوید سبحان الله و بحمده عدد خلقه و رضا نفسه و زنة عرشه و مداد کلماته
و بعد از آن بگوید الحمد لله رب العالمین کما هو اهله و صلی الله علی محمد و آله

LIBRARY
1684